ملفوظاتِ فضلیہ

نقل از قلم

رئیس العاشقین فخر الاولیاء

حضرت مرشدنا و مولینا خواجہ محمد عبدالغفار صاحب پیر مٹھا

فضلی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

(درگاہِ عالیہ رحمت پور لاڑکانہ)

ناشر:

مکتبہ غفاریہ

جامع مسجد سیٹھارجہ ضلع خیرپور

www.maktabah.org

www.maktabah.org

۲۹۳
۵-۶ نومبر بموقعہ عرس مبارک
حضرت سوہنا سائیں

ملفوظاتِ فضلیہ در مجالس

فضلیہ

قبلہ عالم قطب الاقطاب غوث معظم حضرت مولینا مرشدنا **محمد فضل علی** قریشی عباسی قدس سرہ العزیز

درگاہ مسکین پور شریف ضلع مظفر گڑھ پنجاب

نقل از قلم

رئیس العاشقین فخر الاولیاء فضلی نقشبندی مجددی
قطب الاقطاب عارف باللہ حضرت مرشدنا و مولینا **خواجہ محمد عبد الغفار صاحب** پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ
درگاہ عالیہ رحمت پور شریف لاڑکانہ

ترتیب

فقیر الاشئی **خدا بخش** مسرور سابقہ بیخرچ غفاری و خلیلی
خطیب جامع مسجد غوثیہ سیٹھارجہ ضلع خیرپور

حصہ اوّل

ملنے کے پتے
جناب مولینا خلیفہ قادر بخش صاحب خلیلی درگاہ رحمت پور شریف لاڑکانہ سندھ

ناشر
مکتبہ غفاریہ جامع مسجد سیٹھارجہ ضلع خیرپور

نور قلم ماں منڈی سکھر

نام کتاب ________ ملفوظات فضلیہ در مجالس فضلیہ حصہ اوّل

نقل از قلم ________ قطب الاقطاب حضرت خواجہ محمد عبد الغفار پیر مٹھا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ترتیب ________ فقیر خدا بخش مہر ور سابقہ بے خرچ سیٹھارجہ ضلع خیرپور

تعداد ________ ۱۰۰۰

قیمت ________ ۱۵/- روپیہ یا حسب توفیق

ناشر ________ مکتبہ غفّاریہ جامع مسجد سیٹھارجہ ضلع خیرپور میرس

کتابت ________ نور قلم پان منڈی سکھر سندھ۔ ۲/ جنوری سنہ ۱۹۸۸ء

طباعت ________ بار اوّل جنوری سنہ ۱۹۸۸ء

طابع :- ضیاء الدین پبلیکیشنز

جے۔ کے ۱۷/۴ نزد شہید مسجد کھارادر کراچی فون : ۲۳۰۳۹۵

(مشہور آفسٹ پریس کراچی)

www.maktabah.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

عرضِ ناشر

عرصہ دراز سے یہ تمنا تھی کہ حضور قبلہ عالم قطب الاقطاب حضرت مرشدنا و مولینا محمد فضل علی صاحب قریشی عباسی قدس سرہ درگاہ مسکین پور شریف کے ملفوظات شریفہ جو کہ حضور عارف باللہ پیر مٹھا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُنکی مجالس سفر میں قلمبند فرمائے تھے شائع کئے جائیں تاکہ ان کے معتقدین اور عوام و خواص حضرات مستفیض ہوں، الحمدللہ میری یہ دیرینہ تمنا اس طرح بر آئی کہ واجب صد احترام نبیرۂ قبلہ عالم قریشی صاحب جناب حضرت علامہ مولانا محمد رفیق احمد شاہ صاحب مسکین پور شریف والے مدظلہ العالی نے یہ احسان عظیم فرمایا کہ وہ ملفوظات جو انہوں نے پیر مٹھا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ازدواج مبارکہ سے حاصل کئے تھے مجھے (خدا بخش مسرور سابقہ بے خرچ) عنایت فرما کر ارشاد فرمایا کہ اِن ملفوظات کو شائع کرنے کی کوشش کریں تاکہ عوام و خواص کے استفادہ کے ساتھ ساتھ ان کی حفاظت بھی ہو جائے

فقیر نے ملفوظات میں آمدہ مشکل الفاظ کا مفہوم قوسین یعنی اس شکل میں (   ) دیا ہے تاکہ اصل عبارت بھی رہے اور عام قارئین بھی سمجھ سکیں۔

اسکے شائع کرنے کے سلسلے میں میرا بھرپور تعاون جناب محترم قاسم بھائی خلیلی نے مقیم کراچی نے فرمایا اور تمام اخراجات اپنے ذمہ لے لئے ورنہ فقیر اس کام کی تکمیل سے قاصر تھا۔ الحمدللہ آج آپ کے سامنے ملفوظاتِ فضلیہ موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ عزوجل حضرت محترم شاہ صاحب اور محترم قاسم بھائی صاحب اور ان حضرات کو اجرِ عظیم عطا فرمائے جنہوں نے اِس کی آج تک حفاظت فرمائی۔ آمین۔

فقیر لاشئ خدا بخش مسرور سابقہ بیخرچ غفاری و خلیلی غفرلہٗ

www.maktabah.org

راقم ملفوظات

حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مختصر تعارف

الانتظار اشد من الموت والا معاملہ تھا۔ رات لمبی معلوم ہو رہی تھی۔ دل چاہتا تھا پر لگ جائیں اڑ کر درگاہ رحمت پور پہنچ جاؤں، کبھی داہنی کروٹ لیتا کبھی بائیں، نیند اڑ گئی تھی، کبھی آنکھ لگ جاتی تو اپنے آپ کو اسٹیشن پر دیکھتا، گاڑی آگئی کمانی پکڑ کر سیڑھنے لگا گاڑی چل پڑی آنکھ کھل گئی اضطراب کی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ کبھی تاروں پر نظر کبھی چاند پر، کبھی گہری سوچ میں پڑ جاتا۔ تصوراتی دنیا کی سیر کرتا کرتا پیر مٹھا محبوب خدا کے قدموں میں پڑا ہوا دیکھتا، شوق یہ تھا کہ کسی طرح اس غوث پر نظر پڑ جائے جس کی محبت میں لوگ مست ہو کر رقت آمیز لہجے میں تعریف کرتے ہیں، اُن کا نام زبان پر آیا ان کی بات چلی آنکھیں اشکبار ہوگئیں گریہ طاری ہو گیا۔ آخر کیا بات ہے اس پیر میں کہ لوگ ان کی محبت میں دیوانے ہو رہے ہیں۔ پرائے مال سے پرہیز، بے عمل شخص سے میل جول سے پرہیز عورتیں باپردہ، نمازی تہجد گذار، ذکر قلبی پر توجہ رکھتے ہیں تو بے ساختہ منہ سے اللہ کا نام نکل جاتا ہے۔ سرد آہیں اشکبار آنکھیں مرد و عورت یکساں متاثر، ان کی صحبت ان کی محبت کو دیکھ کر دل کھنچا چلا جا رہا تھا، دراصل بنیادی طور پر دل کا رجحان ان کے ایک اولوالعزم خلیفہ جناب حضرت قبلہ کریم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت کی وجہ سے حضرت قبلہ عالم پیر مٹھا کی طرف ہو گیا تھا۔ یہ بات غالباً ۱۹۵۷ء کی ہے، ساری رات انتظار میں کٹی وہ رات مجھ پر بھاری ہو گئی تھی جسکی لذت آج تک محسوس ہوتی ہے، صبح ہوئی اللہ والے اسٹیشن کی طرف روانہ ہوئے باپردہ خواتین، باریش مرد، نمازی اور تہجد گذار لوگ، عشق و محبت میں سرشار، رقیق القلب اور فیض یافتہ مریدین پلیٹ فارم پر آ جمع ہوئے، پسنجر روانہ ہوئی ہم اپنے مضطرب دلوں کو

www.maktabah.org

سمبھال کر سوار ہو گئے۔ پہلی دفعہ اللہ اور اس کے محبوب (جلّ شانہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے لیے دور دراز سفر کرنا نصیب ہوا، عشاء کا وقت تھا ہم سب لوگ لاڑکانہ اسٹیشن پر اترے، ہر طرف سے نیک اطوار صالح شعار لوگوں کی ٹولیاں اللہ اللہ کا ذکر کرتی ہوئی دربار عالیہ غفاریہ رحمت پور شریف کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ عجیب سماں تھا، نرالا وقت تھا، عشق و محبت نے دل پر مضبوط گرفت جما رکھی تھی، سخت بھوک اور شدید اشتہا کے باوجود دل پر پیر کامل کی ایک جھلک دیکھنے کی تمنا غالب تھی۔ آدھا فرلانگ سفر کیا، دربار معلیٰ پر حاضر ہو گئے، عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے وقت کا غوث الاعظم محبوب ربانی حضرت پیر مٹھا دولت کدہ پر تشریف لے جا چکے تھے جماعت دیکھی لوگ دیکھے، اللہ اللہ کی صدائیں فضاء کو پر فیض کر رہی تھیں، دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ حیرت زدہ ہو گیا، نہ آج تک ایسی جماعت دیکھی اور نہ اللہ کا ذکر سنا تھا، ہزاروں کی تعداد میں لوگ ہیں، کوئی سگریٹ نوش نہیں، داڑھی تراش نہیں بے نمازی نہیں، اس کے ساتھ اللہ اللہ کے پر کیف نعرے، کوئی رو رہا ہے، کوئی مضطربانہ مچھلی کی طرح زمین پر لوٹ رہا ہے اور زبان پر بے ساختہ اللہ اللہ جاری ہے، ادھر لانگری صاحب مولوی عبدالرحمٰن صاحب آواز دے رہے ہیں، جو لوگ ابھی آئے ہیں وہ لنگر شریف کھالیں، **خلیفہ** صاحب کی معیت میں ہم سب مرد لوگ دس دس کی ٹولیاں بنا کر بیٹھ گئے۔ پہلا نوالہ منہ میں لیا ہی تھا کہ گریہ طاری ہو گیا، بڑی مشکل سے ضبط کیا اور لنگر شریف کی لذت سے سیر یاب ہوا، رات تھی تقاریر کا سلسلہ جاری تھا، نعتِ رسول سندھی زبان میں لوگ مستانہ وار اپنی سریلی آوازمیں اللہ والوں کی محفل کو گرما رہے تھے، صبح ہوئی اذان سن کر نورانی لوگ وضو کی تیاری کرنے لگے، وضو کیا صف میں آکر بیٹھ گئے۔ ایک ایک ساعت ایک ایک مہینہ کی سی ہو رہی تھی۔ اچانک صف میں بیٹھے ہوئے کھڑے ہو گئے، اللہ اللہ کی آوازیں اتنا بلند ہوئیں کہ ابلیس لعین اپنا کلیجہ تھام کے رہ گیا ہو گا۔ صفیں مساوی، اور درست ہو گئیں تو تکبیر اقامت ہوئی۔ نماز ہو گئی

www.maktabah.org

التحیات کے بعد سلام پھر گیا، درمیانی صفوں میں ہونے کی وجہ سے اگلی سف کی داہنی طرف اپنے پروانوں کا چراغ محبین کے محبوب تشریف فرما پر نظر نہ پڑسکی، بے چینی بڑھتی گئی، اے خدا، کب اپنے یار کا دیدار کرائے گا، دعا ہوگئی تو فقرا اہل الذکر دائرہ کی شکل میں مسجد کے صحن میں بیٹھنے لگے، خلیفہ صاحب کے ساتھ دائرے میں ہم بھی جا بیٹھے اب غوث الاعظم اور ہمارے درمیان صرف وہ لوگ حجاب بنے ہوئے تھے، جن کے کندھوں پر بندوقیں، سر پر دستار تھی اور زیادہ لوگ جن کے بخت جاگ اٹھے اور وہ خدا کے محبوب سے قلبی ذکر کی تلقین لے رہے تھے دل کی تیز دھڑکنوں کے ساتھ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر محبوب ربانی کی طرف ہم ٹکٹکی باندھے بیٹھے ہیں، لیکن محبوب اب بھی اپنے طالبوں کے جھرمٹ میں چھپا ہوا بیٹھا تھا، خدا کی رحمت کا کرشمہ دیکھو کہ بادل چھٹ گئے، پروانے بٹ گئے حجاب کٹ گئے، کیا دیکھا کہ ایک پر نور شخصیت، بڑی بڑی آنکھیں سرمگیں پلکیں گول چہرہ برگِ گل سے نازک ترین لب، سفید بُراق داڑھی، چہرہ پر گولائی میں ایسی سجی تھی جیسا چودھویں کی رات آسمان پر چاند چمکتا ہے، گلابی رنگ کی پا سکٹ، کلاہ مبارک پر زرین دستار باندھے، سفید سفید سر مبارک کے بال مبارک گوش سے اوپر ہو کر پھیلے ہوئے تھے، اچانک نظر پڑی سخت گریہ طاری ہوگیا، دل بے قابو ہوگیا، آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش جاری ہوگئی، حیرت میں ڈوب گیا کہ یارب ہمارے علاقے سے ایسا محبوب سندھ میں روانہ کر دیا جس نے اپنی بے مثال صلاحیتوں، لا انتہا خوبیوں سے تیری مخلوق کو گرویدہ بنا رکھا ہے، یہ دیکھو علماء ہیں، یہ دیکھو قاری ہیں، یہ دیکھو نیک صورت نیک سیرت لوگ ہیں، جوان پر پروانہ وار گر رہے ہیں مسجد کا صحن خاک اور مٹی سے مزین ہے ابھی تک فرش بندی نہیں ہوئی، ادھر دیکھو کچھ آدمی بڑی عمر کے ہیں خاک پر مرغِ بسمل کی طرح تڑپ رہے ہیں گریہ اور آہ و بکا سے فضا گونج رہی ہے، اللہ اللہ زبان پر بے ساختہ جاری ہے میری حالت بدستور دگرگوں ہوتی جا رہی ہے۔ رقت ہے جو ختم ہونے کو نہیں آتی، دل

www.maktabah.org

ملامت کر رہا ہے کہ اتنا عرصہ ایسے محبوب ربانی کی صحبت سے کیوں محروم رہا۔ علماء کے سلسے میں شرکت کیا کرتا تھا، علمائے بریلویہ سے بھی عشق کا سبق لیا تھا، اور پھر دیوبندیوں کی خشک توحید سے بھی سرشار ہو چکا تھا عقائد میں موحد کہلاتا تھا، اور ان کی شرک و بدعت کی جکڑبندیوں میں بھی کچھ عرصہ بھٹکتا رہا تھا، مگر آج جیسا نظارہ نہ کہیں دیکھا تھا اور نہ سنا تھا، مراقبہ ہوا، مراقبہ کے بعد دعا ہوئی، محبوب خدا اپنے مصلّٰی سے اٹھ کر دولت خانہ تشریف لے گئے مگر ہمیں مضطرب حالت میں گریہ و بکا اور آہ و فریاد کرتا ہوا چھوڑ گئے، ایک منٹ کیلئے بھی اُن کا تصور ختم نہ ہونے پایا، لنگر کھایا ظہر تک وقت گذارا، اب نماز پر زیارت کی توقع تھی، ظہر کی نماز پر تشریف لائے مگر ہماری توقع کے خلاف وہ محراب شریف کے دروازہ سے تشریف لائے اور نماز پڑھا کر اسی راستہ سے واپس تشریف لے گئے۔ ہم روتے ہی رہے، مگر وہ مسکراتے ہوئے چل دیئے۔

یہ تھے راقم ملفوظات فضلیہ جس کی عظمت کے ڈنکے چار دانگ سندھ و پنجاب میں بج رہے ہیں۔ آپ کا آبائی وطن ضلع ملتان تحصیل شجاع آباد نزد جلال پور پیر والا موضع لنگر تھا، آپ کے آباؤ اجداد پشت در پشت بحر العلوم و منبع علم و عرفان رہے ہیں۔ آپکے والد گرامی کا نام مبارک حضرت مولانا یار محمد صاحب ہے، آپ کا سلسلہ نسب حضرت مخدوم چنڑ پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے شروع ہوتا ہے جن کا نام نامی اسم گرامی عمادُ الدین قدس سرہٗ تھا چنڑ پیر لقب تھا۔ آپ کی خانقاہ مبارک بہاول پور سے جنوب مشرق کی طرف تقریباً چالیس کلومیٹر دور ریگستان کے علاقہ میں واقع ہے۔ حضرت چنڑ پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لاولد تھے ان کے بھائی حضرت خواجہ محمد اویس قدس سرہٗ جانشین ہوئے چنانچہ حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب اس طرح اُن سے جا ملتا ہے۔ (۱) حضرت پیر مٹھا خواجہ محمد عبد الغفار صاحب قدس سرہٗ ابن (۲) حضرت مولانا یار محمد صاحب علیہ الرحمۃ ابن (۳) حضرت مولانا خیر محمد صاحب علیہ الرحمۃ، ابن

www.maktabah.org

۴ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب علیہ الرحمۃ ابن (۵) حضرت خلیل احمد صاحب علیہ الرحمۃ ابن (۶) حضرت حافظ خان محمد صاحب علیہ الرحمۃ ابن (۷) حضرت محمد پناہ صاحب علیہ الرحمۃ ابن (۸) حافظ محمد صاحب علیہ الرحمۃ ابن (۹) حضرت غلام رسول صاحب علیہ الرحمۃ ابن (۱۰) حضرت نور محمد صاحب علیہ الرحمۃ ابن (۱۱) غلام حسن صاحب علیہ الرحمۃ ابن (۱۲) حضرت احمد علی صاحب علیہ الرحمۃ ابن (۱۳) حضرت غلام رسول صاحب علیہ الرحمۃ ابن (۱۴) حضرت نور محمد صاحب علیہ الرحمۃ ابن (۱۵) حضرت محمد اسحاق صاحب علیہ الرحمۃ ابن (۱۶) حضرت محمد ذکریا صاحب علیہ الرحمۃ ابن (۱۷) حضرت مخدوم خواجہ محمد ادیس صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جانشین حضرت چنڑ پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

سلسلۂ تعلیم

حضرت پیر مٹھار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل فرمائی اور حضرت مولانا امام الدین صاحب جو ادرچ شریف میں مدرس تھے اُن سے بھی تعلیم حاصل کی، مولینا امام الدین صاحب جناب مولینا خلیفہ غلام محمد صاحب دین پوری کے مرید تھے علاوہ ازیں ڈیرہ نواب صاحب میں مولوی نظام الدین صاحب کے پاس بھی تعلیم شروع کی مگر جب والد صاحب کو معلوم ہوا کہ مولوی صاحب مولینا ارم اور دوسرے پیران کبار پر اعتراضات کرتا ہے تو آپ کو واپس بلالیا اور بڑے بھائی مولینا محمد اشرف صاحب سے تعلیم دلوائی، آخری کتابیں جلال پور پیر والا میں وہاں کے بہت بڑے بزرگ عالم دین حضرت مولینا عاقل محمد صاحب کے پاس پڑھیں اور قرأت حضرت مولینا قاری محمد مطیع اللہ صاحب سے پڑھیں۔

بیعت

آپ حضرت حافظ فتح محمد صاحب جلال پور پیر والا سے سلسلۂ قادریہ میں منسلک ہوئے، ان کے سلسلۂ عالیہ مجددیہ نقشبندیہ کے مایہ ناز بزرگ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان قطب الاقطاب حضرت مولینا محمد فضل علی قریشی عباسی مسکین پوری،

www.maktabah.org

موضع حمزہ والی تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور شرفِ بیعت سے مشرف ہوئے اُن سے خلافت حاصل کی۔ چنی گوٹھ شہر سے شمالی جانب ایک میل اور اسٹیشن سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر دربار عاشق آباد میں قیام فرمایا آج سے تقریباً چالیس سال قبل عاشق آباد سے سندھ منتقل ہو گئے۔

اولاد آپ کے اپنے خاندان والی زوجہ محترمہ سے ایک بیٹا اور بیٹی ہوئی۔ اور سندھ میں شادی کے بعد ایک زوجہ سے ایک بیٹی ہوئی، بقول حضرت حافظ نور احمد صاحب احمد پوری کے کہ حضور نے یکے بعد دیگرے چودہ شادیاں کیں لیکن اولاد صرف دو بیویوں سے ہوئی

وفات درگاہ رحمت پور شریف لاڑکانہ میں بروز اتوار مورخہ ۸ شعبان المعظم ۱۳۸۴ھ میں ۸۴ سال کی عمر پاکر راہی ملکِ بقا ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ط

حضرت کے وصال کے بعد اُن کے لختِ جگر مرشدنا قطب زماں حضرت علامہ مولانا محمد خلیل صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ جانشین دربار ہوئے، جن کی مساعی جمیلہ سے پنجاب اور سندھ کی جماعت میں استحکام پیدا ہوا اور کراچی میں تبلیغی مشن جاری فرما کر جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب جناب قاسم بھائی اور مولانا عبد المجید صاحب جیسے ذی شعور لوگ جماعت میں داخل فرمائے، اور حضور پیر مٹھا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پُر انوار پر روضہ شریف تعمیر کرایا، آپ بہت بڑے عالم تھے حضرت کی پیدائش، تعلیم اور بیعت کے حالات ملفوظاتِ غفّاریہ میں پیش ہوں گے، آپ کا وصال ۷ ذی قعدہ ۱۳۹۶ھ کو ہوا۔ آپ کی اولاد صرف صاحبزادہ حضرت خواجہ محمد مظہر جان جاناں ہیں۔

www.maktabah.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مختصر سوانح مبارک

حضور قبلہ عالم قطب الاقطاب حضرت مولینا و مرشدنا محمد فضل علی قریشی عباسی قدس سرہ العزیز

درگاہ مسکین پور شریف ضلع مظفر گڑھ پنجاب

نحمدہ و نصلی و نسلم علی حبیبہ سیدنا محمد و علی اٰلہ واصحابہ وبارک وسلم

متقدمین اولیاء اغیاث واقطاب ابدال و اوتاد کے حالات پڑھ کر قاری یہ محسوس کرتا ہے کہ اُن کی مثل زمانہ حال یا استقبال میں کوئی نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ خیال عدم معرفت کی بنا پر پیدا ہوتا ہے۔ سرور کائنات علیہ و آلہٖ افضل الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ میری اُمت مرحومہ ہے کیا معلوم اُن کے اولین مقربین ہوں گے یا آخرین، پھر مثال کے طور پر فرمایا۔ بارش ہوتی ہے تو کبھی پہلے زور سے برستی ہے یا کہ کبھی آخر میں۔

لہٰذا نہیں کہا جا سکتا کہ اُمتِ مرحومہ میں سابقہ زمانہ میں تو مقربین اولیاء گذرے ہیں زمانہ حال یا استقبال میں پیدا نہیں ہوں گے۔ جب ہم حضور پُرنور قبلہ عالم قطب الارشاد حضرت مولینا مرشدنا محمد فضل علی صاحب قریشی عباسی قدس سرہ متوفی ۱۳۵۴ھ کے حالات و کرامات اپنے بزرگوں سے سنتے ہیں تو یقین ہونے لگتا ہے کہ زمانہ سابقہ کے کوئی قطب الارشاد ان کے روپ میں تشریف لائے ہیں۔ آپ شریعتِ مطہرہ پر دیوانگی کی حد تک عامل تھے اور

www.maktabah.org

فرائض وواجبات سنن ومستحبات پر ظاہری طور پر یکساں عمل کرتے تھے۔ ترک ادنیٰ ان پر گراں گزرتا تھا اُن کے معتقدین ومریدین میں بھی شریعت پر عمل کا نام ولایت ہے۔ آپ ذرا ماضی کے اوراق الٹ کر دیکھیں جب بھی کوئی فتنہ پیدا ہوا اور دین متین میں نقصان اور بدعات کا ظہور ہوا اس وقت امتِ مصطفےٰ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والسلام میں سے ایک مصلح پیدا ہوا جس نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور دین کو از سر نو تر و تازہ کر دیا۔ لوگ اُسے مجدد غوث قطب وغیرہ کے نام سے یاد کرتے فتنۂ رافضیت کے خلاف اور فتنۂ خارجیت کے خلاف اولوالعزم اولیاء آئمہ پیدا ہوئے۔ فتنۂ وہابیت اور فتنہ مرزائیت کے خلاف بھی ایک معروف ہستی اگر پیدا نہ ہوتی تو آج ہندوستان میں بھی شعائر اللہ کے نشانات ختم کر دیئے جاتے۔ اولیاء کرام کی مزارات جو مرجع عام وخاص ہیں کو منہدم کر دیا جاتا۔ جس طرح حرمین شریفین پر وہابیہ قابض ہوئے تو صحابہ کرام اور ازواجِ مطہرات اُمہات المومنین کے مزارات پر قبہ جات جو ان کی عظمت اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی علامت تھے کو منہدم ومسمار کر دیا اور قبروں کے نشانات تک مٹا دیئے پھر عالم اسلام کے احتجاج کرنے پر کہیں کہیں علامات قائم کردیں۔ اللہ عزوجل کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اعلیحضرت عظیم البرکت مجدد ملت جناب مولینا الشاہ احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی کی مزار شریف پر جس نے تعظیم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حملہ آوروں کے خلاف منہ توڑ اور دنداں شکن دفاعی مورچہ قائم کئے اور ساری دنیا پر اچھی طرح واضح کر دیا کہ عشق رسول کا نتیجہ تعظیم رسول ہے اور علم بغیر عشق نبی نری گمراہی ہے۔

ادھر جب انگریزوں نے اپنے خیالات مسلمانوں کی نسل میں پیدا کر کے انھیں شریعتِ مصطفےٰ سے دور کر دیا اور عیسائیت جیسی منحوس بدعملی کو نئی روشنی کے نام سے مسلمانوں میں رائج کرنا شروع کر دیا تو اس فتنہ بدعملی کے خلاف حضرت پیر قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جیسی عظیم شخصیت نے اپنے روحانی تصرف سے مسلمانوں کو شریعتِ مصطفےٰ پر عمل کرایا۔ علمی کارنامے فخر الدین رازی اور امام غزالی جیسی عظیم ہستیاں دکھا گئیں۔ توحید حقیقی اور معرفت الٰہی کے لئے غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خواجہ غریب نواز اجمیری چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے۔ وہ زمانہ قربِ نبوی کی وجہ سے افضل زمانہ تھا۔ لوگ ابھی تک علم سے نابلد نہ ہوئے تھے۔ علم حدیث علم فقہ و تفسیر کی درسگاہوں میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں طلبا مستفیض ہو رہے تھے اور پھر وہ دنیا کے کونے کونے میں پیغام اسلام پہنچا رہے تھے اور لوگ اکثر و بیشتر شریعت پر عمل کرتے تھے۔ اسلئے ما سلف اولیاء نے اپنی کرامات کا اظہار کر کے ولایت کے درجات کی طرف متوجہ کیا، مگر آج وہ وقت نہیں۔ فتنۂ عیسائیت نے ساری دنیا پر ایک دفعہ اپنا تسلط جما لیا تھا اور اتنا عرصہ اکثر زمین پر مسلط رہا کہ نسل انسانی میں تغیر و تبدل پیدا کر دیا۔ مسلمان دینی علوم سے نابلد ہو گئے۔ درس گاہیں ناکام کر دی گئیں نئی نسل کو نئی روشنی کے نام سے گمراہی پر آمادہ کر لیا۔ ایک وقت آگیا جو مسلمان شکل و صورت میں بھی عیسائیت پر فریفتہ ہو گئے تا حال یہ سلسلہ جاری ہے۔

عوام بظاہر مسلمان کہلاتے ہیں مگر نماز ہے نہ روزہ ہے نہ داڑھی ہے نہ تلاوتِ قرآن۔ عورتیں بے پردہ بازاروں میں خرید و فروخت کے لئے گھومتی ہیں۔ حلال اور حرام کی تمیز ختم ہو چکی ہے۔ زنا اور چوری عام ہے۔ نہ شادی شریعتِ مصطفےٰ کے مطابق ہے نہ غمی بلکہ مسلمان رسم و رواج کے دلدادہ ہو چکے ہیں۔ علماء کرام قابل بصد احترام طبقہ ہے مگر انگریز نے انگریزی کالج کھول کر انھیں ترقی دی اور ذریعۂ معاش بنایا دینی علوم کی درسگاہیں مفلوج ہو کر رہ گئیں۔ علماء کرام عوام کے دروازوں پر بھیگ مانگنے پر مجبور ہو گئے

www.maktabah.org

اسطرح انہوں نے علوم شریعت کو تو محفوظ کر لیا مگر عوام کی نگاہ میں اُن کا وقار ختم ہو کر رہ گیا۔ بڑے بڑے بزرگوں نے خانقاہیں قائم فرما کر منبع فیوضات بنا گئے مگر اُن کے بعد اُن کی اولاد نے صرف جانشینی کو ہی مقصود بنا لیا اور شریعت کو ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ نہ خود عمل کیا اور نہ اپنے مریدین کو سختی سے شریعت کا پابند کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مریدین نے بھی صرف دنیا کی عزّت کے لئے پیری مریدی کو مفید سمجھنا شروع کر دیا۔ اِلّا ماشاء اللہ تعالیٰ شاذ و نادر بزرگان موجود رہے جو شریعت کی اشاعت کو ہی اپنا مقصود و مطلوب سمجھتے رہے

اِس کے ساتھ ساتھ ایک ایسے بزرگ شخصیت کی ضرورت تھی جو شریعت و طریقت میں مرج البحرین ہو جس کے ایک اشارہ سے تقدیر بدل جائے۔ نظر فرمائیں تو مردہ دل کو زندہ کر دیں۔ ہِیَ کالحجارۃ قلوب کو رقیق بنا کر اُن میں عشقِ الٰہی کی آگ لگا دے مردہ دلوں کو ذِکر اللہ کے نور سے زندہ کر دے۔ سخت سے سخت مخالف طریقت کی طرف دیکھے تو وہ قدموں میں گر کر غلامی اختیار کر لے۔

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شہنشاہ بغداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیفات کا مطالعہ کریں آپ کو وعظ و نصیحت اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب لبیب رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرماں برداری اور حصول معرفت الٰہی اور ذِکر اللہ کے بغیر اور کوئی بات نہ ملیگی۔ شریعت تصوّف اور تزکیۂ نفس کی تلقین مشفقانہ ملے گی۔ لکھا ہے کہ اُن کی مجلس وعظ میں عشق الٰہی کا اتنا جوش و جذبہ پیدا ہوتا تھا کہ روزانہ بیس پچیس آدمی جذب و مستی میں فوت ہو جاتے تھے۔ بڑے بڑے بزرگوں کے حالات زندگی پڑھیں تو آپ کو اُن کی مجلس میں جذب و مستی اور ذِکر الٰہی کا جذبہ اور غلبہ نظر آئے گا۔ اِسی توجہ باطنی اور جذبۂ عشق الٰہی کی وجہ سے غیر مسلم مسلمان ہو جاتے تھے۔

www.maktabah.org

نہ مدرسوں سے ہے نہ کالج کے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

قطب الاقطاب قبلۂ عالم حضرت پیر محمد فضل علی قریشی عباسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ایسے ہی صاحب نظر بزرگ گذرے ہیں۔ جن کی صرف توجہ سے سخت سے سخت دل والے لوگ جذب و مستی کی نعمت سے سرفراز ہو جاتے تھے۔ عام آدمی پر توجہ فرمادیتے تو وہ بھی جذبۂ عشق الہٰی اور ذکر اللہ کرتے کرتے تڑپنے لگتا تھا۔ جناب حضرت مولانا عبد المالک صاحب خلیفہ مجاز احمد پوری اپنی تالیف تجلیات فضلیہ میں فرماتے ہیں کہ "میں وہابیہ کے مدرسہ میں پڑھتا تھا۔ تصوف سے نفرت اور پیری مریدی کو بدعت تصور کرتا تھا حضرت احمد پور تشریف لائے جب ان کی زیارت ہوئی ایک عجیب کیفیت پیدا ہو گئی بس پھر کیا تھا بغیر بیعت ہونے کے اور کوئی چارہ نہ تھا" حضرت قریشی صاحب کامل مکمل صاحب سلوک بقا باللہ کے درجے پر فائز تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ آپ کی تربیت میں سلوک تمام کر چکے ہیں۔ آپ کے مجاز خلفاء کرام بھی صاحبِ اثر صاحبِ سلوک صاحبِ کشف و کرامات تھے۔

آپ کے عقائد اہلسنت و جماعت کے عقائد کے مطابق تھے۔ حنفی مذہب، مجددی مسلک پر سختی سے کاربند تھے۔ آپ کے حالات میں ایسے واقعات ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہمیشہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جاگتے میں زیارت کا شرف حاصل کیا کرتے تھے۔ نزولِ ارواح کا سلسلہ تو آپ کے غلاموں پر بھی ہمیشہ کھلا رہتا تھا۔ وہابیہ کو سگِ سفید کہتے تھے۔ لیکن آپ چونکہ مسند رشد و ھدایت پر فائز تھے اس لئے طریقۂ تبلیغ حکیمانہ تھا۔ اخلاق کریمانہ تھا اس لئے ہر فرقہ کے لوگ آپ کے فیض سے مستفیض ہو کر جاتے تھے۔ شیعہ اور وہابی فرقوں کے لوگ کثرت سے حلقۂ ارادت میں

www.maktabah.org

داخل ہوئے۔ اِن کی تربیت محبت کے انداز میں کر کے صحیح عقائد کی طرف راغب فرماتے تھے۔ اختلافی مسائل چلا کر انہیں مناظرانہ کش مکش میں مبتلا نہیں فرماتے تھے۔ بلکہ ہر ایک آنے والے کو ذکر اللہ کی تلقین، شریعت پر عمل کی تبلیغ اور توجہ الی الآخرت پیدا کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔ بالآخر وہی شیعہ پکے سُنی اور وہابی عاشقِ رسول بن جاتے تھے۔ ویسے وہابیہ کی کفریہ عبارات اور اہلسنّت کی بحث کا اتنا پرچار بھی نہ ہوا تھا کیونکہ وہابی علماء بظاہر اہلِ سُنّت بن کر وعظ کرتے تھے اور عشقِ رسول کی تلقین کرتے تھے تاکہ عوام اُن کے مذہب کو آسانی سے قبول کریں۔ اسلئے اکثر بزرگانِ اہلسنّت اُن کے ظاہری لبادہ پر اکتفار کرتے ہوئے اختلافی مسائل سے صرفِ نظر کرتے تھے۔ کیونکہ یہ بات تجربہ سے ثابت ہوگئی ہے کہ اختلافی مسائل پر عام مجلسوں میں عوام کے سامنے بحث کرنے سے ایک دوسرے پر بدگمانی پیدا تو ہوتی ہے یقین کامل پیدا نہیں ہوتا۔ سامعین کے دلوں میں کشمکش پیدا ہو جاتی ہے اور پھر وہ ہر دو فرقہ کے علماء کے پاس تحقیقات مسائل کے لئے اور تسکینِ خاطر کیلئے جانا شروع کر دیتے ہیں اور جب کوئی کسی کی صحبت میں پہنچتا ہے اُس کے دلائل سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لئے حضور قبلہ عالم غریب نواز (قریشی صاحب) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دعوتِ عام کا یہی طریقہ اپنایا ہوا تھا کہ ہر ایک میں صرف توجہ الی الآخرت پیدا ہو جائے اور پھر آہستہ آہستہ عشقِ رسول کا نور اُن کے دل میں پیدا ہو جائے۔ دوسرا یہ کہ وہابیہ کی تصانیف میں جو گستاخانہ عبارتیں ہیں یا عقائد اہلسنّت کے خلاف مواد ہے اُن کا برسرِ عام پرچار بھی نہ ہوا تھا اور پھر یہ کہ کسی نے آپ سے اُن کی کفریہ عبارات پیش کر کے رائے لینے کی بھی زحمت نہیں کی۔ ورنہ وہ ضرور کفریہ عبارات کے محررین پر گمراہ و زندیق کا فتویٰ لگاتے۔ ایک اور وجہ بھی تھی جس کی وجہ سے کسی کو کافر نہ فرماتے تھے وہ ہے قومی مسلمان ہونا۔ کیونکہ سب فرقے اپنے آپ کو مُسلمان کہلاتے ہیں یہ اور بات ہے کہ حقیقت

www.maktabah.org

میں وہ کافر ہوں مگر ہر شخص کا انفرادی طور پر قطعی کافر ہونا ثابت بھی نہیں ہو سکتا اس لئے ہر وہابی یا ہر دیوبندی کو کافر نہ سمجھتے تھے۔ جیسا کہ حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں صاحب نے بھی ذومرآت شرح مشکوٰۃ میں متعدد جگہ تحریر فرمایا ہے کہ اگرچہ یہ لوگ اپنی گستاخانہ عبارتوں کی رُو سے کافر ہیں مگر قومی مسلمان ضرور رہیں گے۔ اس لئے سطحی نظر والا شخص ہر کلمہ گو کو کس طرح کافر کہہ سکتا ہے۔

سلسلہ تحریر طویل ہو رہا ہے مقصد دراصل یہ بیان کرنا ہے کہ حضور قبلہ عالم قطب الارشاد پیر قریشی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کامل عارف اور درجہ غوثیت پر متمکن تھے۔ ان کے عقائد حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مطابق تھے۔ جو لوگ موسیٰ زئی شریف درگاہ عالیہ نقشبندیہ سے متعارف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ دربار عالیہ اہل سنت وجماعت کا سرچشمہ ہے۔ اور قریشی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کے ہی تربیت یافتہ اور فیض یافتہ ہیں۔ لیکن ان کی بظاہر شریعت کی پابندی اور بباطن فیض کی فراوانی سے متاثر ہو کر ہزاروں دیوبندی عام لوگوں کے ساتھ ساتھ خاص علماء بھی حلقہ ارادت میں منسلک ہو گئے۔ ان میں سے کچھ وہ ہیں جو مذہبِ اہل سنت کو اپنا چکے ہیں لیکن بظاہر علماء دیوبند سے برائے نام تعلق رکھتے ہیں۔ جیسا کہ مولانا عبد الغفور صاحب مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین اور بعض متوسلین نے اپنی کم فہمی کی بنا پر صرف مذہبِ دیوبند کو ہی حق بجانب سمجھ کر اُن سے گہرا تعلق پیدا کر لیا ہے۔ جو حضرت قریشی صاحب کو بھی دیوبندی ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ یا تو شاید یہ وجہ ہے کہ کفریاتِ وہابیہ و کفریاتِ دیوبندیہ اِن حضرات کے علم میں نہیں ہیں۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ راقم الحروف دربار عالیہ مسکین پور شریف سالانہ عرس پر حاضر ہوا غالباً سنہ ۱۹۷۲ء کی بات ہے۔ صُبح کی تقریب تھی۔ حضرت مولانا عبد المالک صاحب گھلو مرحوم

www.maktabah.org

نے تقریر فرماتے ہوئے فرمایا کہ حضرت قبلہ عالم قریشی صاحب دیوبندی تھے اور دیوبندی مسلک کو پسند کرتے تھے اور بریلوی حضرات کی بدعات سے سخت اجتناب کرتے تھے، اسلئے سلام وقیام نہ کرتے تھے۔ بوقت اذان بوسۂ ابہام بوقت سماعت اسم خیر الانام نہ فرماتے تھے وغیرہ وغیرہ۔ ان کے بعد حضرت مولانا کلیم اللہ شاہ صاحب نے اپنی تقریر کے دوران فرمایا کہ حضرت پیر قریشی صاحب موحد تھے سنت کے پابند تھے بریلویوں کے رسوم ورواج سے پرہیز کرتے تھے وغیرہ وغیرہ، ان کے بعد حضرت مولانا بزرگوار سید عبداللہ شاہ صاحب بخاری کراچی والے اُٹھے اور فرمایا جن دوستوں نے حضرت قریشی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کو دیوبندی ہونے کی تہمت لگائی ہے میں انہیں واضح کردینا چاہتا ہوں کہ میں بیس ٢٠ سال حضرت مرشد قریشی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں رہا ہوں میں نے کبھی بھی اُن کی زبان فیض ترجمان سے یہ لفظ نہیں سُنا کہ وہ دیوبندی ہیں یا بریلویوں کی فلاں باتیں بدعات ہیں۔ بلکہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ وہ حنفی اہلسنّت مجددی نقشبندی مسلک رکھتے ہیں۔ (یوں فرماتے تھے کہ نہ بریلوی ہوں نہ دیوبندی) میں کسی کو کافر نہیں کہتا، اور کسی کی برائی کرنا پسند نہیں کرتا ہوں۔ ساری جماعت حیران و ششدر ہوگئی کہ قریشی صاحب کے مسلک کی ترجمانی اور پھر غلط بیانی۔

اَلحمدُ لِلّٰہ آپ کے سامنے ان کی ملفوظاتِ شریف کی پہلی جلد موجود ہے جسے راقم الحروف نے حضرت قبلہ مولانا علامہ رفیق احمد شاہ صاحب نبیرۂ قبلہ عالم کے ذریعہ حاصل کرکے جناب قاسم بھائی مقیم کراچی کے تعاون سے چھپوایا ہے قاسم بھائی کا میں تہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے ملفوظاتِ فضلیہ، ملفوظات غفاریہ اور مکتوباتِ غفاریہ اور کلامِ غفاریہ کے چھپوانے کا پروگرام بنا رکھا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اُمید ہے کہ یکے بعد دیگرے یہ تبلیغی

www.maktabah.org

سلسلہ مکمل ہو کر رہے گا اور ان شاء اللہ تعالیٰ یہ سعادت بھی جناب حضرت قاسم بھائی کے حصہ میں آئیگی قاسم بھائی نہایت مخلص بااخلاق اور سنجیدہ شخصیت ہیں ان کے رگ و ریشہ میں عشقِ شیخ اور عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوتے جاری ہیں۔ ان کی باطنی نسبت حضرت مرشدی و مولائی قطبُ الاقطاب جناب حضرت مولانا محمد خلیل صاحب صاحبزادہ غفاری سے منسلک ہے۔ حضور پیر مٹھا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مزار مبارک پر عالیشان روضہ ان کی ساعی جمیلہ سے وجود میں آیا ہے۔ اور درگاہ شریف رحمت پور کے اکثر و بیشتر ترقیاتی امور میں بڑی دلچسپی رکھتے ہیں عرس شریف پر حاضری کے وقت دربار عالیہ کے مساکین فقراء کی خفیہ مدد کرتے رہتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچوں پر نظر پڑ جاتی ہے تو انہیں بلا کر کچھ نہ کچھ عطا فرمادیتے ہیں۔ خاموش طبع، دور اندیش، اور بولنے سے پہلے سوچنے کے قائل ہیں۔ میں نے انھیں حضور صاحبزادہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں میں لوٹتے فریاد کرتے اور روتے ہوئے کئی بار مشاہدہ کیا ہے۔ اُسوقت نہ صرف ان کی طبیعت پر کیف و مستی کی حالت طاری ہوتی تھی۔ بلکہ حضرت مرشدی صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر بھی عجیب سی کیفیت طاری ہوتی تھی پیر و مرید دونوں اشکبار آنکھوں سے ایک دوسرے کیلئے تسکین کا باعث بن جاتے تھے۔ قاسم بھائی وفورِ جذبات سے مغلوب ہو کر عرض کرتے تھے کہ بس اب تو کرادو زیارت سرکارِ مدینہ کی، اب دیر کیوں ہے میں اب اتنی دیر برداشت نہیں کر سکتا۔ آخر تھوڑے عرصہ کے بعد یہ اضطراب اطمینان میں بدل گیا، آہ وزاری سکون میں تبدیل ہو گئی۔ میرے ایک محترم دوست اور قاسم بھائی کے قریبی ہم قوم جناب مولانا عبدالمجید صاحب نے مجھے خفیہ انداز میں بتایا کہ قاسم بھائی کی یہ آرزو پوری ہو گئی ہے اور وہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو چکے ہیں، راقم الحروف، اپنے آقا و مولا مرشد محبوب صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو کچھ لکھتے ہوئے دیکھتا تھا، اور کاغذ کے ٹکڑے جمع کرتے جاتے تھے۔ حضرت کے وصال کے بعد

www.maktabah.org

جب کتب خانہ میں حاضری ہوئی تو اُن کے تحریر کردہ کاغذ دیکھے ہر کاغذ پر، جناب قاسم بھائی کو خطاب سلام دعا اور محبت کے الفاظ درج تھے محب اگر بیتاب تھا تو محبوب بھی مضطرب تھا۔ سبحان اللہ کیا عجب قسمت ہے قاسم بھائی صاحب مدظلہ العالی کی، اکثر مرید اپنے مرشد کے محب ہوتے ہیں مگر یہ مرید اپنے مرشد کے محبوب ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ دینی معاملات میں اور مرشد کے منسوب سب مہمات کے حل کرنے میں کوشاں رہے ہیں۔ اور یہ ملفوظات فضلیہ ان کی مساعی جمیلہ سے منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوئے ہیں جن کے مطالعہ سے قاری کی دل متوجہ الی اللہ ہو جاتی ہے۔ ترک ماسوا اللہ حاصل ہو جاتا ہے اور لطائف میں ذکر کی لذت پیدا ہو جاتی ہے۔ پڑھیں اور دوست واحباب کو بھی پڑھنے کی ترغیب دیں۔

بقیہ: صفحہ نمبر ۲۶ سے آگے کا، ملاحظہ ہو

رہیں، لاڑکانہ قیام کے دوران اپنے والد گرامی کی موجودگی میں وصال فرما گئیں، جن کے مزار شریف پر حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قبہ تعمیر کرا دیا تھا جو آج بھی وہ قبہ شریف زیارت گاہ ہے۔

www.maktabah.org

حمد بیحد مر خدائے پاک را
آنکہ ایماں داد مشت خاک را

خاندانی حالات

حضرت غریب نواز خواجہ فضل علی شاہ قریشی قدس سرہ کے آبا و اجداد عباسی یلغار کے ساتھ عرب سے سندھ میں اور وہاں سے میانوالی کے ضلع میں آکر آباد ہو گئے تھے، داؤد پوترے ہونے کی وجہ سے اس بستی کا نام داؤد خیل مشہور ہو گیا۔ آپ کے کچھ اعزہ و اقارب کالاباغ میں بھی سکونت پذیر تھے۔ ہاشمی عباسی ہونے کی وجہ سے آپ کا خاندان عوام میں قریشی کے نام سے مشہور تھا[1]، آپ کا خط (تحریر) مبارک نہایت خوشخط تھا اور عملِ کتابت کی وجہ سے منشی صاحب، کہلاتے تھے۔ [تجلیات ص ۱۵]

ولادت و سلسلۂ نسب

آپ کی ولادت باسعادت داؤد خیل میں ۱۲۷۰ھ میں ہوئی[2]۔ آپ کا اسم شریف فضل علی شاہ اور والد ماجد کا اسمِ گرامی مراد شاہ تھا۔ ہاشمی قریشی ہونے کی وجہ سے لوگ آپ کو قریشی صاحب یا پیر قریشی کہا کرتے تھے[3]۔ آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت محمد فضل علی شاہ بن مراد علی شاہ بن موج علی شاہ بن برخوردار شاہ بن سعید الدین شاہ، بن محمد شاہ، بن

۱۔ حیاتِ فضلیہ ۲۔ تجلیات ۳۔ حیات فضلیہ

www.maktabah.org

داؤد شاہ بن جمال شاہ بن قطب الدین شاہ، بن ایوب شاہ، بن پیر عبدالرحمٰن شاہ مکّی، بن علی نور شاہ، بن عبدالغفور شاہ بن عبدالرحیم شاہ، بن عبدالعزیز شاہ، بن یوسف شاہ، بن احمد شاہ، بن محمد شاہ، بن ابوحسین شاہ، بن نور حسین شاہ، بن سفیان شاہ، بن طاہر شاہ، بن عبدالشکور شاہ بن عبدالفتح شاہ، بن خواجہ علی بن حضرت عبداللہ۔ بن حضرت عباس، بن عبدالمطلب، بن ہاشم، بن عبدمناف الیٰ آخرہٖ۔ [از شاہ کلیم اللہ صاحب]

تعلیم و تربیت

حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ابتدائی زمانہ کالا باغ میں گذرا اور اسی علاقہ میں اردو، فارسی، اور عربی کی تعلیم حاصل کی فارسی زبان پر اچھی دسترس تھی، کبھی کبھی فارسی زبان میں دو ایک شعر بھی فرمالیا کرتے تھے مگر عربی کی تعلیم بظاہر شرح وقایہ اور شرح جامی تک تھی۔ [حیات فضلیہ]

حضرت مولانا عبدالمالک صاحب احمد پوری مدظلہ العالی "تجلیات" میں تحریر فرماتے ہیں کہ، حضرت شیخ کا علمی پایہ اور حصولِ علم کے سلسلے میں مجھ سے ایک مجمع عام کے اندر بارہا اس کا اظہار فرمایا کہ میں نے حضرت مولانا قمر الدین صاحب وغیرہ سے درسی کتب پڑھے اور دورۂ حدیث مبارک مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری سے حاصل کیا۔

تحصیل سلوک ابتداء میں حضرت علیہ الرحمہ کے دل میں خیال آیا کہ ایک طوطا پالوں اور اس کو اچھی اچھی باتیں پڑھاؤں لیکن غیب سے القا ہوا کہ طوطے کو پڑھانے سے اتنا فائدہ نہیں ہوگا جتنا کہ مخلوقِ خدا کو پڑھانے سے اور قلب جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے طوطا ہے اس کو کیوں نہ ذکرِ خدا کی طرف لگایا جائے۔ [ایضاً] چنانچہ آپ کے دل میں پیر کامل کی جستجو پیدا ہوئی اور عالمِ شباب ہی میں آپ کی آمد و رفت حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی قدس سرہٗ کی خدمت میں شروع ہو گئی تھی مگر چونکہ خواجہ صاحب آخری عمر میں بہت کم بیعت فرماتے تھے،

www.maktabah.org

اور جو اس نیت سے آتا اس کو حضرت سید لعل شاہ صاحب قدس سرہٗ خلیفۂ اوّل یا صاحبزادہ صاحب حضرت خواجہ سراج الدین صاحب قدس سرہٗ کی خدمت میں بھیج دیا کرتے تھے اس لئے آپ کی اول بیعت حضرت سید لعل شاہ دندانی سکیسری قدس سرہٗ سے ہوئی۔ آپ کا سلوک ناتمام تھا دائرۂ لاتعین تک نہیں پہنچے تھے کہ حضرت سید لعل شاہ علیہ الرحمہ کا سایۂ عاطفت سر سے اُٹھ گیا۔ حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ نے وفات سے قبل آپ کو یاد بھی فرمایا غالباً خلافت عطا فرمانا چاہتے تھے مگر آپ تشریف نہ رکھتے تھے جب آپ سید صاحب کی وفات کے بعد دندہ پہنچے تو آپ پر شیخ کی جدائی اور اپنی ناکامی کا شدید رنج تھا۔ انہی ایام میں جب حضرت خواجہ سراج الدین علیہ الرحمہ حضرت سید لعل شاہ رحمۃ اللہ کی تعزیت کے لئے دندانی تشریف لائے تو آپ کی بیتابی اور گریہ وزاری کو دیکھکر آپ پر رحم آیا، نہایت شفقت ومہربانی کا اظہار فرمایا، اور موسیٰ زئی شریف حاضر ہونے کا حکم دیا۔ جب آپ موسیٰ زئی شریف پہنچکر حضرت خواجہ سراج الدین الدین علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت نے آپ کو از سرِ نو ذکر کی تلقین کی اور غلامی میں داخل کر کے تمام سلوک دائرۂ لاتعین تک طے کرایا۔

اجازتِ خلافت

جب حضرت خواجہ سراج الدین قدس سرہٗ دہلی شریف بغرضِ علاج تشریف لے گئے تو آپ کو خط بھیجکر دہلی بلایا (حیاتِ فضلیہ)۔ دہلی میں محلہ چتلی قبر کے قریب جہاں حضرت مرزا مظہر جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ وحضرت شاہ غلام علی اور حضرت شاہ ابو سعید قدس اللہ اسرارہم کے مزارات پُرانوار ہیں اور اُن دنوں حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں کے سجادہ نشین تھے وہیں حضرت سراج الدین علیہ الرحمہ کا قیام تھا۔ حضرت خواجہ سراج الدین علیہ الرحمہ نے اس متبرک مقام پر آپ کو خلافت

www.maktabah.org

سے سرفراز فرمایا۔ ابتدا میں خلافت پچاس آدمیوں تک محدود تھی جب یہ تعداد پوری ہوگئی تو اجازت مطلق عنایت فرمائی۔ دہلی کے مبارک سفر سے واپس آکر آپ اپنے مقام فقیر پور شریف تشریف لے آئے اور سلسلۂ بیعت شروع کر دیا مخلوق خدا بکثرت سلسلہ میں داخل ہونے لگی آپ کے مریدوں کو بے حد جوش وجذبہ ہونے لگا۔ جس کی وجہ سے عوام میں بدظنی کے طور پر تذکرے ہونے لگے کہ حضرت جو تسبیح کھٹکاتے ہیں وہ جادو ہے لیکن آپ کے سلسلہ کی روز بروز ترقی کا یہ اثر ہوا کہ جو لوگ بدظنی کرتے تھے وہ رفتہ رفتہ آپ کی بیعت میں آگئے اور تمام ماحول ذکرِ حق سے منور ہو گیا۔

ہجرت کا ارادہ

حضرت سید لعل شاہ دندانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کے بعد معمولاتِ مشائخ پر پابندی کرنے سے محبت الٰہی نے جوش مارا اور رفتہ رفتہ دل میں ہجرتِ حرمین شریفین کا داعیہ پیدا ہوا، چنانچہ جب ۵۵ سنہ فصلی تقریباً ۱۸۹۶ء میں میانوالی اور اس کے گرد و نواح میں سخت قسم کا قحط پڑا اور اکثر بارش نہ ہونے کی وجہ سے ایسا ہوہی جایا کرتا تھا تو اس مرتبہ حضرت نے مع اہل وعیال ہجرت کا ارادہ فرما لیا اور اسی خیال سے چند بھائیوں کے ساتھ مل کر مکان اور زمین کا حصہ فروخت کرکے دبر واپنے مستاجری پر دیکر سفرِ حجاز کی تیاری فرمائی۔ چونکہ اِس علاقہ میں اس وقت تک ریل نہیں آئی تھی اس لئے کراچی تک سفر طے کرنے کے لئے ایک بڑی کشتی خریدی گئی جس میں سامانِ سفر اور اہل وعیالِ خاندان کو لیکر دریائے سندھ کے راستے سے روانہ ہو گئے۔ ارادہ تھا کہ سکھر تک اِس کشتی میں سفر کریں گے اور کشتی فروخت کرکے وہاں سے کراچی پہنچیں گے پھر جس طریقے سے ممکن ہوگا حجازِ مقدس روانہ ہو جائیں گے۔ آپ کے اہل وعیال کے علاوہ آپ کے خاندان کے سات افراد مع متعلقین آپ کے ہمسفر تھے۔ اُن کے اسماءِ گرامی یہ ہیں (۱) فتح علی شاہ۔ (۲) غوث علی شاہ۔ (۳) نور علی شاہ۔

www.maktabah.org

(۴) فیض علی شاہ۔ (۵) موسیٰ علی شاہ۔ (۶) علی محمد شاہ۔ (۷) فقیر شاہ۔

اِس زمانے میں دریائے سندھ شہر جتوئی ضلع مظفر گڑھ کے قریب سے بہتا تھا۔ جب کشتی جتوئی کے قریب پہنچی تو گرمی کا موسم ہونے کی وجہ سے سب نے حسبِ معمول رات گذارنے کے لئے دریا کے کنارے قیام فرمایا، اسی شب کو کشتی چور لے گئے دوسرے روز جمعہ تھا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہاں سے شہر جتوئی قریب ہے آپ نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے جتوئی تشریف لے گئے، وہاں مولوی غوث بخش صاحب خطیبِ جامع مسجد سے ملاقات ہوئی جو کہ حضرت کے پرانے دوست اور ہم سبق تھے، حضرت کے سفر کے مفصل حالات معلوم کرنے کے بعد مولوی غوث بخش صاحب خطیب جامع مسجد نے مشورہ دیا کہ موسم سخت گرم ہے اور دریا میں پورا جوش ہے آپ کے ہمراہ خواتین اور بچے بھی ہیں اس لئے مناسب ہے کہ کچھ روز یہاں قیام فرمائیں آپ کو یہ مشورہ پسند آیا، مولوی صاحب موصوف نے ان حضرات کے رہنے کے لئے اپنے مکانات دیئے جو کہ دریا کے قریب بیٹ میں جھلار مولوی غوث بخش کے نام سے موسوم تھے۔ چنانچہ سب حضرات وہاں قیام پذیر ہوگئے، کچھ آدمی کشتی کی تلاش میں روانہ ہوگئے تھے وہ تلاش کرتے ہوئے سکھر پہنچے سکھر پہنچ کر کشتی ملی اس کو وہیں فروخت کر دیا۔

حضرت مولانا عبدالمالک صاحب صدیقی مدظلہ العالی تجلیات صا۱۴ میں فرماتے ہیں کہ "سکھر میں کشتی تو نہ ملی کشتی کے چور ملے بڑی مشکل سے ان سے کچھ رقم ملی چنانچہ عربستان جانے کا جو ذریعہ تھا وہ ختم ہوگیا اور اب یہیں کے قیام کا ارادہ مستقل ہوگیا"۔

اِدھر علاقہ میں شہرت ہوگئی کہ کچھ مسافر گھرانے جو جنگل میں جھلار پر مقیم ہیں بڑے دیندار نیک لوگ ہیں قرب و جوار کے لوگ ان کو دیکھنے کے لئے آتے تھے دیندار لوگوں نے درخواست کی کہ ہماری بستیوں میں چلیں وہاں ہمیں دین سکھائیں۔ حضرت صاحب نے اپنے سب ہمراہیوں

www.maktabah.org

سے مشورہ کیا کہ اب سفر نہ آگے ہو سکتا ہے اور نہ پیچھے جا سکتے ہیں مناسب ہے کہ اِن لوگوں کی خواہش کے مطابق ایک ایک گھرانہ ایک ایک بستی میں جاکر دین کی خدمت کرے سب نے اس کو منظور کر لیا۔ حضرت صاحب کو جلال خاں جو کہ بستی مدوانی کا بڑا آدمی تھا اپنے ہمراہ لے گیا، آپ کا حقیقی بھائی فقیر شاہ بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ تیسرا کنبہ نور علی شاہ کا بستی منشی والا میں مقیم ہو گیا اور تین کنبے، یعنی غوث علی شاہ و موسیٰ علی شاہ و علی محمد شاہ والیس داؤد خیل چلے گئے۔ ان مقامات میں آباد گھرانوں نے کاشتکاری کا طریقہ اختیار کیا۔

مستقل قیام گاہ

اس عرصہ میں معلوم ہوا کہ سرکار یعنی حکومت اس شرط پر جنگل دے رہی ہے کہ جب آباد ہو جائے گا تو آدھا تمہارا ہوگا اور آدھا سرکار کا۔ بھائیوں سے مِل کر مشورہ کیا کہ کیوں نہ یہ اراضی حاصل کر لی جائے مزدوری کرنے پر ہمیشہ پریشانی رہے گی بہتر یہ ہے کہ جنگل ہم بھی لے لیں اور اسکو آباد کریں چنانچہ مشورہ کر کے جنگل لیا اور اس کو آباد کرنا شروع کر دیا جب آباد ہوا تو حکومت سے مالکانہ طور پر وہ اُن کو مِل گیہ حضرت شیخ قدس سرہٗ نے وہاں ایک مسجد تیار کی اور کچھ جھونپڑیاں چھپر ڈال کر تیار کیں اس مقام کا نام فقیر پور شریف تجویز کیا گیا یہ مقام قصبہ جتوئی ضلع مظفر گڈھ سے تین میل دور کوٹلہ رحم علی شاہ کے متصل واقع ہے۔ اور وہاں سے اپنے مرشد (سید لعل شاہ صاحب قدس سرہٗ اور سید صاحب کے وصال کے بعد اپنے مرشد ثانی حضرت خواجہ سراج الدین قدس سرہٗ) کی خدمت میں برابر حاضری دیتے رہے۔ لیکن اس جگہ بھی راستے کی دقتیں ختم نہ ہوئیں۔ نووارد مہمانوں کو جھاڑ جھنڈ میں سے گذر کر قیام گاہ تک جانا پڑتا تھا اِس لئے عوام کی سہولت کی پیشِ نظر آپ نے وہ جگہ بھی چھوڑ دی اور دریائے چناب کے قریب دریائے سندھ کی پرانی گذر گاہ کی زمین پر بیٹ اور ڈھنڈوں (دریا کی چھوڑی ہوئی نشیبی زمین) کے درمیان سکونت پذیر ہو گئے۔ قرض لے کر بیٹ (جنگل) کی زمین خریدی

www.maktabah.org

اور اس کو صاف کر کے اس میں کاشتکاری شروع کر دی، اس مقام مبارک کا نام **مسکین پور** تجویز فرمایا، یہ مقام مبارک شہر سلطان تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ سے تقریباً چار میل کے فاصلے پر ہے

خلاصہ یہ ہے کہ علاقہ جتوئی میں سب سے پہلے آپ کا قیام جھلار مولوی غوث بخش پر ہوا اس کے بعد بستی مدوانی میں پھر فقیر پور میں جو کہ موضع کوٹلہ رحم علی شاہ کے متصل ہے پھر مسکین پور شریف میں آخر عمر تک قیام رہا وہیں مدفون ہیں اور آپ کا خاندان وہیں آباد ہے۔

خانقاہ یعنی مدرسہ سلوک

بظاہر تو یہ کاشتکاری یا زمینداری کی صورت تھی لیکن حقیقت میں تزکیۂ نفس کا واحد ذریعہ اور تعلیم سلوک کا مدرسہ تھا جس میں سالکین کو مسکنت اور علو ہمتی سکھائی جاتی اور ریاضت و نفس کشی کی تعلیم دی جاتی۔ آپ کی خانقاہ، یا مدرسۂ سلوک کو دیکھ کر اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کی یاد تازہ ہوتی تھی۔

شادی خانہ آبادی

حضرت خواجہ فضل عباسی علیہ الرحمہ نے تین نکاح کئے۔

حرم اوّل: پہلا نکاح کالا باغ میں مسماۃ سلطان بی بی سے ہوا جو رشتہ میں آپ کی چچازاد بہن تھی، ان سے تین لڑکے اور آٹھ لڑکیاں پیدا ہوئیں۔

حرم دوم: حرم اول کے انتقال کے چند دن بعد لڑکیوں کی تربیت اور مہمانوں کی خدمت گذاری کے لئے حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شہر جتوئی کے قریب بستی مدوانی میں آباد اپنے ہم سفر کنبہ کے قریشیوں ہی میں دوسرا عقد کر لیا۔ ان مائی صاحبہ کا اسم مبارک ملک بانو بی بی ہے، جو رشتہ میں آپ کے چچازاد بھائی کی لڑکی ہیں۔ ان کے بطن سے پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں پیدا ہوئیں

حرم سوم: یہ حرم محترم مرشدنا قطب الارشاد خواجہ محمد عبد الغفار صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صاحبزادی تھیں، جن کا نام آسیہ بی بی تھا۔ اُن سے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ حضرت قبلہ عالم کے وصال کے بعد یہ بی بی صاحبہ اپنے والد گرامی کے ہاں قیام پزیر

بقیہ صفحہ نمبر ۱۹ پر ملاحظہ ہو

www.maktabah.org

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

حضرت قبلہ عالم بعد عرس شریف موسم گرما میں حسب التماس عام و خاص استخارہ کرا کے سفر کا قصد فرمایا۔ علاقہ ڈیرہ غازی خان و جام پور کو سرفراز فرما کر حاجی پور تشریف افروز ہوئے۔ اور بندہ کو اور لعل محمد مولودی کو بذریعہ مکتوب شریف میعاد مجوزہ پر بلوا بھیجا۔ کیونکہ بندہ بسبب شدت گرمی کے تکاسلی (سستی) کر کے متخلف (پیچھے) رہ گیا تھا۔ "مضمون مکتوب شریف مطابق اصل ہے"۔

بخدمت جناب مولوی صاحب! (یعنی محمد عبد الغفار صاحب)
السّلام علیکم

از طرف مسکین لاشئی محمد فضل علی

اگر آپ بمعہ لعل خاں حاجی پور میں آجاؤ تو بہتر ہے۔ پتن مہرے والا بسیت پور، سلطان پور گریں آرائیں مہرے والا۔ پتی جمعہ آرائیں۔ حاجی پور۔ یہ راستہ ہے۔

(مکتوب شریف ملنے کے بعد پیر مٹھا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ)

بندہ یہاں سے بصحابت (ہمراہی) نامبردہ و غلام حسین بلوچ و عبد الرحمٰن کُلّھا و عبد الرحیم کُلّھا حاجی پور میں پہنچا۔ لیکن حضرت قبلہ عالم (قریشی صاحب) بکھر پور میں جو کہ بفاصلہ چار میل حاجی پور سے دور ہے۔ جناب جندو ڈاشاہ صاحب کے پاس رونق آرا ہوئے تھے اور مخدوم جندو ڈاشاہ صاحب بڑا رئیس اور معزز آدمی ہے۔ اور حضرت غوث الاعظم (قریشی صاحب)

www.maktabah.org

کا نہایت درجہ معتقد اور مخلص ہے۔ بندے نے اپنے رفیقوں سے سُنا ہے کہ مخدوم صاحب حضرت سیّد الاولیاء (قریشی صاحب) کی نعتیں سن کر اشک ریزی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ روئے زمین پر اولیاء کا چہرہ آج میں نے دیکھا ہے۔ پھر تمام اپنے شہر والوں کو بیعت کرا دیا ہے ایسا ہی سُنا گیا ہے کہ ایک شخص (باشندہ اس شہر کا) حضرت محبوب الٰہی (قریشی صاحب) حضرت قبلہ عالم کے حق میں کلمات استہزاء اور استخفاف کے بکنے لگا تو مخدوم صاحب سنتے ہی سخت اشتعال میں آ گئے اُسے فرمایا کہ بس ابھی میرے شہر سے نکل جا! اور کہا ارے! بے ادب تو میرے مرشد میرے آقائے نامدار کو سب کرتا ہے؟ خدا تیرا ستیاناس کرے پھر تو اس نے بڑی منت سماجت سے اپنی تقصیر (غلطی) معاف کرائی۔

آخر دوسرے دن حضرت قبلہ عالم حاجی پور تشریف لے آئے۔ سب سے پہلے حضرت نے مولوی عبد الغفور کے ہاں قدم رنجہ فرمایا۔

www.maktabah.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اوّل
مجلسِ اوّل

مولوی عبدُالغفور نے ایک نابینا حافظ کے لئے عرض کیا، حضرت! دُعا فرمایئے یہ حافظ داڑھی منڈآتا ہے۔ پھر تو حضرت غوثِ اعظم (قریشی رحمۃ اللہ علیہ) نے داڑھی کے متعلق وعظ فرمایا (اور فرمایا) کہ حضرت رسُول کریم علیہ افضل الصّلواۃ کی ایک سنّت کا تارک اور منکر گویا تمام سنّتوں کا تارک اور منکر متصوّر کیا جائیگا، جیسا کہ کلام اللہ شریف کی ایک آیت کا منکر سارے قرآن کا منکر سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا اِس عقیدہ کے متعلق نصِ قطعی تنزیل من اللہ ہو چکی ہے، ارشاد ہے۔ آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۝ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۝

بعدہٗ میاں غلام سرور پٹواری ساہوی قدم بوس ہوا اور مرخص ہوا (رخصت چاہی) تو آپ نے فرمایا یہاں کے لوگ فرطِ محبّت سے رخصت نہیں دیتے لیکن پانی کی یہاں بڑی عسرت (تنگی) ہے ہمارے لئے بھی چار کوس دور سے لے آتے ہیں جو میٹھا ہے۔ اِس لئے اب میرا ارادہ یہاں سے جانے کا ہے۔

www.maktabah.org

ایک شخص جو بکھر کے علاقہ کا تھا اُس نے کمی ذکر کے متعلق شکایت عرض کی تو آپ نے زبانِ حق ترجمان سے ارشاد فرمایا، لوگ دنیاوی معاملات میں لاہور تک مقدمہ کو نہیں چھوڑتے مگر دین کے واسطے بکھر پور سے فقیر پور تک بھی نہیں آسکتے۔

ایک شخص اُسی علاقہ کا باشندہ شرف بیعت سے سرفراز ہوا۔

مولوی عمر وڈا صاحب نے قدم بوسی کے بعد عرض کیا کہ حضرت! بہنگام (بوقت) آپ کی تشریف آوری کے میرے اہل خانہ دروازہ پر منتظر تھے کہ آج ہمارے کلبۂ احزان میں مسرت افزائی فرمائیں گے لیکن جب آپ نے دروازہ سرائے سے گذر کر آگے قدم بڑھایا تو اُن کے آنسو جاری ہو گئے۔ آنکھوں سے آنسو کی بارانی ہونے لگی۔ خود بیساختہ رونے لگی اور سب اہلِ خانہ کو رُولایا۔ تو محبوب رب العٰلمین (قریشی صاحب) نے فرمایا "فراق میں شوق بڑھتا ہے"۔ پھر مولوی صاحب نے بہت اصرار کیا (اور عرض کیا) کہ یا حضرت میری دعوت کو تقدیم (اولیت) ہونی چاہیئے تو حضرت غوثِ اعظم نے فرمایا اب تو مولوی عبدالغفور کی دعوت ہے (لیکن) مولویوں کی دعوت کو ہم کسی طرح نہیں چھوڑ سکتے کیوں کہ زیبا یہ ہے کہ یہ مولوی لوگ دعوت دینے کی عادت سیکھیں (کیونکہ) کھاتے کے تو عادی ہیں کچھ کھلانے کی بھی عادی نہیں۔ حاضر مجلس اس بات پر خوب ہنسے۔

حکایت آپ نے فرمایا ایک دفعہ ایک پٹھان قرآن شریف خریدنے لگا تو دکاندار نے قیمت میں افزونی (زیادتی) کر دی۔ تو پٹھان نے کہا ارے میاں! کیا تمھیں پتہ نہیں کہ میں پٹھان ہوں؟ ارے تم شکر نہیں کرتے کہ ہم پٹھان ہو کر بھی قرآن پڑھنے کے واسطے مول (خرید) کر لیتا ہے۔ ورنہ ہم خان پٹھان لوگوں کا قرآن سے کیا کام۔ پھر فرمایا اب تو وہابی مولوی میرے رفیق بہت ہیں (لیکن) الحمد للہ بڑے مؤدب ہیں (اِن کے دل) ذکر

www.maktabah.org

سے پُر ہیں۔ ادب یا یں کہ فقیر پور میں میدان سرائے لنگر خانہ کے اندر جوتا اتار کر پاؤں ننگے (ہو کر) چلتے پھرتے ہیں۔ اور مولوی نذیر احمد (احمد پور شرقیہ والے) ایک دن عین حالتِ جذبہ میں مولوی بشیر احمد کو کہہ رہے تھے ارے بھائی ادھر آ۔ آج تک تو وہابیت کا مزہ چکھتے رہے، اب تو کچھ یہ چاشنی بھی چکھیں۔

آپ نے فرمایا، اِس عاجز نے ایک رفیق مولوی سے مسئلہ پوچھا کہ اذان اور اقامت میں کتنا فرق ہے؟ جواب دیا کہ مجھ کو معلوم نہیں آپ بیان فرما دیجئے بندہ نے کہا مجھے تو اس طرح معلوم ہے کہ اقامت کو بہ نسبت اذان کے تھوڑا آہستہ کر کے ادا کرنا چاہیئے۔ اس مولوی صاحب نے سن کر مسئلہ تسلیم کیا۔

پھر فرمایا

حکایت ایک ولی اللہ تھے جو جفت راس گاواں (دو بیلوں) کو بوقت کلبہ رانی (ہل چلانے) مارتے نہ تھے اور گالیاں بھی ہرگز نہ دیتے تھے اور کہتے تھے ارے چلو۔ چلو تو سہی اِس سے تھوڑا تیز چلو۔ بس وہ دونوں بیل تھوڑا سا چل کر ٹھہر جاتے تھے۔ اِس طرح بیلوں کو چونکہ مار کوٹ کا ڈر نہ تھا بالکل کم چلتے تھے اِسی وجہ سے زمین بھی تھوڑی کاشت کرتا تھا (وہ بزرگ) گھاس اور بھوسہ دونوں کو ترازو میں تول کر ڈالتا تھا بلحاظ اِسکے کہ زور آور افزوں اپنے حصے سے کھانہ لے۔ عجیب بات یہ ہے کہ اِس کا غلّہ دوسرے زمینداروں سے زیادہ ہوا کرتا تھا۔ یہ سراسر عدل کی برکت تھی۔ اِس لئے یہ عاجز اپنے رفیقوں (مریدوں) کو عدل (انصاف) کے بارے میں بہت تاکید کرتا ہے۔ اسی اثنا میں ایک شخص بیعت سے مشرف ہوا اور آپ نے فرمایا۔

حکایت کہ مولوی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد الطالبین میں لکھتے ہیں کہ نقشبندیوں

www.maktabah.org

کے ماسوا (دوسرے سلاسل والے) سلوک ناتمام کر کے مرجائیں تو محروم رہ جاتے ہیں لیکن نقشبندی محروم نہیں سکتے اِس لئے کہ قلب تو انہیں ابتدا میں حاصل ہو جاتا ہے (لیکن) قلب دوسرے سلسلوں میں نہایت (آخر) میں ہے۔ اور اس سلسلے میں بدایت (ابتدا) میں ہے۔ اور ہمارے مجدّد منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "وُضِعَ النِّهَايَةُ فِي البِدَايَةِ"

پھر فرمایا کہ جاہلوں کو تو کامل اور ناقص پیر کا امتیاز ہی نہیں رہا۔ ایک سندھی جاہل (آدمی) کہتا ہے کہ میرا پیر ایسا کامل ولی اللہ تھا کہ شطرنج کی بازی کسی کو نہ جیتنے دیتا تھا۔ اسی اثناء میں کسی نے رفع شب کوری کے لئے تعویذ دکے متعلق) عرض کیا۔ مولوی عبد الغفور نے فرمایا گھی اور مسکہ (مکھن) اور دودھ استعمال کرنے سے یہ بیماری فوراً رفع ہو جاتی ہے۔ پھر تو حضرت غوثِ اعظم کلمات عدیل اور آبحیات ونصیحت بدلائل و بیّنات آغاز فرماتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے دِن ایک شخص ایک عالم کو پکڑے گا اور کہے گا ادھر آ تیرے اوپر میرا دعویٰ ہے۔ وہ کہے گا کہ کس طرح؟ وہ بولے گا جب میں تیرے سامنے گناہ کیا کرتا تھا تو تم نے مجھے منع کیوں نہ کیا تھا اس لئے کہ میں بے علم اور بے خبر تھا اور تو عالم اور باخبر تھا۔

آپ نے (مزید) فرمایا کہ مرکیاں اور چھلّے اتارنے سے لوگ انکار کرتے ہیں۔ بلکہ جاہل تو یوں کہتے ہیں کہ زیوات اصل میں تو مردوں کے لئے ہیں۔ لیکن یہ نہیں جانتے کہ خود عورتیں مردوں کے لئے ہیں۔ اُن کے زیوات بھی مردوں کے ہوئے، کیونکہ زمین میں جو کھیتی مثمر ہو کر پکتی ہے یہ سب زارع (کاشتکار) کے لیے ہوتی ہے۔ وہ بچاری عورتیں دیکھو کان اور ناک میں سنورن (سوئی) سے سُراخ کرتی ہیں یہ سب دکھ اور پاپ بارادہ استرضا مرد کے کرتی ہیں (یعنی مرد کی رضا حاصل کرنے کیلئے کرتی ہیں۔) دراصل زیورات کا کانوں میں پہننا اور ناک میں لٹکانا یہ سب مرد کی خوشنودی کے سبب ہوتا ہے، اب جُہال لوگ کیوں

www.maktabah.org

کہتے ہیں کہ زیور مرد کیلئے ہیں اور مرکیاں اور چھلے اور کنگن تختیاں اتارنے سے بے وجہ انکار کرتے ہیں یہ نہیں سمجھتے کہ عورتوں کا زیورات پہننا بھی ہمارے لئے ہے۔ ہاں اگر انھیں عورتوں کا لباس پہننا ہی ہے تو پھر گھگھرا، اور بوچھن (دوپٹہ) سرخ، زرد، اُن ہی کے طرز پر ان کے ملبوسات زیب تن فرمائیں۔ تاکہ پوری طرح تَشَبُّہ اور تطابق ہو جائے اس کے بعد مولوی عبد الغفور صاحب نے عرض کیا کہ حضرت! میرے سامنے۔ اس علاقہ کا رہنے والا ایک مولوی بخدمت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی آپ کی بڑی شدومد سے شکایت کی۔ تو مولوی صاحب نے سُن کر کہا کہ اِن دعووں پر جو وہ کرتے ہیں انا الحق اور انا محمد۔ کیا لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ تم ہمارے اِن حالات اور شطحات پر ضرور یقین کرو اور ضرور ہمارا مان لو؟ اس مولوی نے کہا نہیں، تو مولوی اشرف علی صاحب نے کہا۔ کیا ہوا پہلے زمانہ کے صوفیا بھی تو یہ انا الحق وغیرہ کے دعوٰی کر چکے ہیں۔ اس پر مولوی معترض بولا کہ میری طبیعت ان صوفیوں کی یہ باتیں سُن کر سخت تنفر اور گریز کرتی ہے تو مولانا صاحب نے فرمایا تمھیں کون کہتا ہے کہ تم ان کے پاس جاؤ۔ پھر میں نے آپؒ کے حالات سے بے کم و کاست مولوی صاحب کو مطلع کیا تو مولانا صاحب نے سُن کر فرمایا "خیر" اگر وہ اپنے دعووں میں مدعی نہیں ہیں تو کیا باک ہے۔ مولوی عبد الغفور نے عرض کیا کہ حضرت! آپ کی جماعت میں بنسبت جمیع حضرات گذشتہ رحمہم اللہ تعالٰی کے بڑے بڑے حالات اور واردات کھلے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شیخ کی نسبت کا اثر جماعت میں ضرور منعکس ہوتا ہے۔

ایک دن فقیر پور شریف میں آپ کی حالت بندہ (پیر مٹھا) نے دیکھی تھی کہ آپ کچھ کلام بطور وعظ فرما رہے تھے تو چہرہ مبارک آپ کا مُتَلَوّن نورانی چمکدار ہونے لگا اور آنکھیں

www.maktabah.org

بالکل سرخ ہوگئیں اور تقریر نہایت پُر تاثیر تھی۔ سامعین کے دلوں میں جائے گیر تھی۔ بہت عمدہ تر از شہد و شیر تھی۔ سُبحَانَ اللہ ہر دِل میں دلپذیر تھی۔ آپ کی زبان عَذبُ البیان سے یہ الفاظ نکلے کہ: مَنْ رَأَنِیْ فَقَدْ رَاٰی الحَقَّ۔ جب آپ کی طبع مبارک کچھ سرد ہوئی تو مجھے مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ مولوی صاحب مجھے معذور رکھنا کہ یہ الفاظ مجھ سے بے ساختہ نکلے ہیں۔ بندہ نے ہنس کر عرض کیا حضرت! کیا ہوا یہ تو آپ نے حدیث شریف پڑھی ہے۔ باعتبار ظاہر کے اس کی تاویل کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ حق تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ اِن صادر شدہ الفاظ کے مدعی نہیں ہیں آپ اتباع سنّت کی بڑی احتیاط فرماتے ہیں۔ کثرت حالات اور واردات کے باوجود لغزش سے بچنا بڑی استقامت اور رستگاری ہے۔

علاقہ سناواں تھیبرے والا میں ایک عالم اَجل اور شیخ جید متبع سنّت آدمی تھا۔ باغوائے شیطانی اس نے اپنے حالات کا دعویٰ شروع کر دیا اور ایک کعبہ بھی بنا دیا اور اس کی طرف نماز پڑھنا بھی شروع کر دی۔ بڑے بڑے عالم اُس کے مرید تھے۔ اکثر لوگ بھاگ گئے لوگوں میں چرچا ہو گیا۔ بندہ سابقہ تعارف کے سبب اُس کے پاس گیا اور مکابرہ شروع کر دیا۔ آخر نماز کا وقت آیا تو اُس نے کہا اگر میرے پیچھے نماز پڑھنا منظور ہے تو پڑھو میں تو اپنے کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھوں گا بندہ نے انکار کیا۔ جب نماز کی جماعت برپا ہوئی تو میں نے نمازیوں کی گنتی شروع کر دی تو تقریباً تیس آدمی اُس کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے وہ بھی بڑے بڑے عالم تھے جب فارغ ہوئے تو میں نے ان سے کہا تم اِس ضلالت (گمراہی) میں کیوں پھنسے ہوئے ہو! کہنے لگے واللہ جب ہم اس کعبہ کے اندر مراقبہ کرتے ہیں تو جمیع انبیاء کو اِسی کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز

www.maktabah.org

پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں تو کیا ہم انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اتباع نہ کریں؟ میں نے یہ سن کر کہا نعوذ باللہ من ذالک یہ تو شیطان متمثل بشکل انبیاء علیہم السلام ہوتے ہیں اور تمھیں گمراہ کرتے ہیں۔ تو حضرات! اب وہ مولوی صاحب بعون (مدد) الٰہی اس حرکت ناشائستہ سے تائب ہو گیا ہے پھر وہی سابقہ پیری مریدی کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر اپنے دعووں کا مدعی نہ بنے کوئی خطرہ نہیں اور نہ ہی کوئی ضرر ہے۔ لیکن اپنے دعووں کو لوگوں سے اجباراً منوانا تلبیس ابلیسی ہے۔

پھر غوث الاعظم قبلہ عالم نے فرمایا۔ آج کے دیہاتی ملاّ اتنا تیزی سے اور مختصر نماز پڑھتے ہیں کہ قومہ اور جلسہ تو بجائے خود ماند (رہا) لیکن قیام اور قعدہ رکوع اور سجود کا پتہ بھی نہیں چل سکتا اور رمضان شریف میں تراویح کے اندر مُدْھَامَّتَانِ پڑھ کر اَللّٰہُ اکبر کہہ دیتے ہیں اور دوسری رکعت میں قُلْ مِنْ قُدْ کر اللہ اکبر۔ بوڑھے آدمی تو ان کے پیچھے پڑھ ہی نہیں سکتے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں خوش لہجہ سے سادہ اور صحیح پڑھنے والا افضل ہے۔ اور آج کل کے علماء کریما اور پند نامہ پر بھی عمل نہیں کرتے۔ کیا ہوا اگر شرح چغمینی تک پڑھ کر عالم ہو گئے کیا طوطا و مینا قرآن پڑھے ہوئے نہیں ہیں؟ پھر تو انھیں بھی عالم کہا جائے۔ دیکھو علماء میں بجائے علم و حیاء اور خشیت کے غرور اور غضب و تعصب پایا جاتا ہے۔ کتاب کریما کا ایک بیت ہے

ے تواضع کند ہوشمند گزیں　　نہد شاخ پُر میوہ سر بر زمیں

ترجمہ: عقل والا آدمی تواضع اختیار کرتا ہے۔ میووں سے بھری ہوئی شاخ زمین پر سر رکھتی ہے۔

اِس بیت پر عمل نہ کیا تو کریما کتاب پر عمل کس طرح ہوا۔

www.maktabah.org

مجلسِ دوم

علی الصُّباح میاں خدا بخش زرگر حضرت غوث الاعظم کو اپنے گھر لے گیا۔ اتنے میں مولوی عبدالغفور صاحب اور مولوی غلام صدیق معلم مدرسہ اسلامیہ دین پور شریف اور مولوی محمد مراد اور مخدوم جندوڈا شاہ صاحب بکھر پوری آگئے تھوڑی دیر کے بعد حضرت محبوب رب العلمین واپس تشریف لائے۔ بعد از قدم بوسی عرض کیا حضرت! عرصہ کثیر منقضی (گذر) ہوا ہے کہ بعارضہ (مرض) تپ و اسہال مبتلا رہا ہوں حتیٰ کہ آثار مایوسی کے برملا ہویدہ (ظاہر) تھے کہ ناگاہ آپ کی تشریف آوری کی نوید (خبر) اس عاجز کے سمع (کانوں) تک پہنچی بس اس خبر کے اثر نے گویا مجھکو حیات از سر نو عطا فرمائی اب آپ کی خدمت میں جو حاضر ہوا ہوں تو گویا میں کبھی بیمار ہی نہیں ہوا حضرت خلیفہ کریم بخش چنڑ نے فرمایا اگر تم بمجرد عائد ہونے بیماری کے حضرت قبلہ عالم کی قدم بوسی کا عزم بالجزم کرتے تو دیکھتے فی الفور یکدم بیماری کھباءً منثورا ہو جاتی۔ حضرت محبوب رب العلمین کے لب لعل، گلبرگ کے تمثال پر خشکی کی وجہ سے زوال اور اثر ملال نمودار ہوا اور لسان عذب البیان سے فرمایا۔ کہ اس جگہ کا پانی جتنا بیوخشکی کو بڑھاتا ہے۔ یہ لوگ ہمارے لئے پانی بھر لاتے ہیں پھر تو یہ بیت زبانِ حق ترجمان سے چند بار مترنم فرمایا۔

خدا تعالیٰ دے کم نظری پے آندے ★ آگے کو جھاندے پئے سوہنے کماندے

ترجمہ:- خدا تعالیٰ کے کام نظر آرہے ہیں۔ بدصورت کے آگے خوبصورت کما رہے ہیں۔

حکایت فرمایا رنجیت سنگھ شکل کا بڑا قبیح بلکہ اقبح تھا (بدصورت تھا) ایک دن لوگوں نے اُسے کہا۔ ارے سردارے آ۔ جس دن قسامِ ازل نے حُسن

www.maktabah.org

تقسیم فرمایا تھا تو کہاں تھا؟ رنجیت سنگھ نے کہا، میں اس وقت رتی بخت کو ڈھونڈھنے گیا تھا۔ (رتی بخت یعنی زر دولت)۔

بعد نماز ظہر مولوی عبد الغفور صاحب نے عرض کیا کہ حضرت اگر ارشاد ہو تو مولود شریف پڑھے جائیں؟ آپ نے اجازت فرمائی۔ شہر کی مخلوق بالکثرت جمع ہو گئی۔ اور جماعتِ صوفیاء میں جذبہ کی دھوم مچ گئی۔ ایک شخص جو پندرہ سولہ سال سے آسیب جن کے عارضہ میں مبتلا تھا اسی مجلس میں موجود تھا۔ ناگاہ عین حالتِ جذبہ میں مسمی نبی بخش شاہ جمالی اور حضرت خلیفہ خدا بخش صاحب لیل۔ اور حضرت خلیفہ کریم بخش صاحب چنبڑ اس مجنون کے جنون (جن) کو پہنچان کر حملہ آور ہوئے۔ اس جن نے بھی طیش میں اور غضب میں آکر اُن پر حملہ کیا۔ حتیٰ کہ دونوں حضرات کے پیراہن پھاڑ ڈالے۔ پھر تو میاں عبد الرحمٰن صاحب آرائیں جذبہ کی حالت میں مجنون کے بالوں سے پکڑ کر خوب رگڑا اور اِدھر اُدھر کشاکش اور کھینچا تانی کرتا رہا۔ حضرت قبلۂ عالم نے بسبب عدم تعارف لوگوں کے اِس زدوکوب یعنی جن آسیب کی مارکوٹ سے روک دیا۔ عصر کی نماز کے بعد وہ جن چلا گیا پھر اس شخص نے باہوش وحواس نماز جماعت سے پڑھی۔

قول: حضرت غوث الاعظم نے فرمایا جالندھر میں بھی اسکے موافق بڑا سرکش جن تھا۔

واقعہ: پھر آپ شہریوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک شخص کو بطور امتحان نماز سنانے کا حکم فرمایا۔ اس نے کہا۔ یا حضرت! ہم جاہل لوگ ہیں اور سیکھانے والا کوئی نہیں۔

قول: آپ نے فرمایا۔ اس شہر میں تو تین بڑے عالم ہیں اور چھوٹے ملاؤں کی تو امید ہے کثرت ہوگی۔ یہ تمھاری معذرت قابل اعتبار نہیں ہے۔

واقعہ: پھر آپ نے مولوی غلام صدیق سے اس بارے میں بازپرس فرمائی تو اُس نے عرض کیا حضرت اگر ہم کسی کو نماز کی تعلیم دیتے ہیں تو لوگ ہمیں فوراً وہابیت کا الزام لگاتے

www.maktabah.org

ہیں اور وہابی وہابی کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مولوی صاحب! کیا لوگ آپکو پیغمبر یا نبی کہیں؟ انبیاء کو تو لوگ جادوگر اور کاہن و کذاب کہتے تھے۔ کیا انہوں نے تبلیغ کو چھوڑ دیا تھا؟ مصرعہ ؎ مہ فشاند نور وسگ عوعو کند

ترجمہ: چاند روشنی پھیلاتا ہے اور کتا عوعو کرتا ہے

تمہیں تو کیا کہا۔ مولوی صاحب! لوگ مجھے جو ملامت کرتے ہیں۔ دجّال۔ کافر اور ساحر کہہ چکے ہیں کیا اب میں بھی اللہ اللہ بتانا اور تبلیغ کرنا چھوڑ دوں؟

اس کے بعد مولوی عبد الغفور صاحب نے عرض کیا حضرت! سچ یہ ہے کہ ہم ملا لوگوں کے وعظ کا اثر بالکل نہیں رہا۔ گویا ہم وعظ کرنا بے سود سمجھتے ہیں۔ ہاں! اولیاء اللہ کا وعظ اگرچہ بقدر دانہ سپند کے ہو، تاہم بڑا اثر رکھتا ہے اور لوگوں کے دلوں کو ہدایت کی طرف کھینچتا ہے۔

قول: آپ نے فرمایا مولوی صاحب! بیشک یہ بات صحیح ہے ایک شخص سکھر اسٹیشن پر مجھے ملا اور ذکر پوچھا اُسکی پہلی حالت یہ تھی کہ شراب، بھنگ اور چرس وحقہ پیتا تھا۔ شطرنج بازی، زنا میں مبتلا رہتا تھا۔ نماز تو پڑھتا ہی نہ تھا۔ عام صفات رذیلہ اس میں جمع تھیں۔ اب سننے میں آیا ہے کہ وہی شخص اسم ذات کے ذکر کی برکت سے جمیع حرکات ردیہ سے تائب ہوکر بڑا مخلص اور ارادت مند ہوگیا ہے۔ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ۔ دیکھو حق سبحانہ تعالیٰ نے ذکر کا رتبہ کیسا بلند فرمایا ہے کہ ارشاد فرماتے ہیں وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ (اور البتہ اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے)

واقعہ: مولوی عبد الغفور صاحب کے بھائی مولوی غلام قادر جو ابھی دیوبند سے پڑھ کر آئے تھے اسی مجلس میں موجود تھے تعجب افزا یہ بات ہے کہ اُن کی مونچھیں بہت بڑی

www.maktabah.org

ہوئی تھیں اور داڑھی مبارک بالکل چٹ تھی۔ جنٹل مین بنے ہوئے تھے۔

قول: آپ نے اس سے پوچھا کہ جناب آپ نے اپنا مثلہ کیوں کر بنا رکھا ہے؟ افسوس کہ اس نے جہلا کی طرح جواب دیا کہ جی یہ تو حجام کی غلطی ہے۔ حضرت غوث الاعظم یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ جواب جاہلاں باشد خاموشی۔

واقعہ اور تقریر:- مغرب کی نماز پڑھ کر آپ نے جمیع حاضرین مولوی اور سادات حضرات کو تنبیہ فرمائی اور لب شیریں شکر ریز سے یوں گوہر افشانی فرمائی کہ سادات عظام تو ارذل قوم کی طرح تہمند کا کنارا ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر چلتے ہیں گویا اپنی اُمت کے لئے راستے کی صفائی کرتے ہیں تاکہ کوچوں اور گلیوں میں خس وخار نہ رہے، اور مولوی حضرات کا یہ حال ہے کہ علم پڑھ کر بیچتے ہیں۔ چرب اور لقمہ شیریں کے لئے حلال اور حرام کا امتیاز ہی نہیں کرتے بس جو چیز ملے هَنِيْئًا مَّرِيْئًا (رچتا پچتا ہو جاتے ہیں) ارے مولویو! تم تو اپنے آپ کو وارث الانبیاء علیہم السلام کہلاتے ہو اور حدیث پاک اَلْعُلَمَاءُ وَارِثُ الْاَنْبِيَاءُ لوگوں کو پڑھ کر سناتے ہو! کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت رسول کریم عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ افضل الصلوٰۃ کے خانۂ اطہر میں چالیس دن آگ نہ جلتی تھی۔ اور طعام کی خوشبو تک بھی نہ سونگھتے تھے۔ ابولہب اور ابوجہل اگرچہ ایذا رسانی میں کوشاں رہتے تھے مگر آپ تبلیغ کا کام روز بروز بڑھاتے جاتے تھے بلکہ ہر آن و آوان، آں سلطانِ زمان شہنشاہِ کون ومکان۔ والئ دوران امر بالمعروف میں مصروف رہتے تھے۔ دیکھو! آج کل بعض مولوی صاحبان اگر ممبر پر بیٹھ کر خوش الحانی سے وعظ فرماتے ہیں مگر آخر میں اپنی احتیاج بیان کر کے چندہ کی بابت سلسلہ جنبانی ضرور کرتے ہیں۔ اور جب لوگ متاثر نہیں ہوتے اور روتے نہیں تو پھر مولوی صاحبان تھوڑا سا قصہ کربلا چھیڑ دیتے ہیں تاکہ کسی طرح

www.maktabah.org

پیسہ وصول ہو، اور حضرات سادات کی نماز کا کیا پوچھتے ہو! یہ تو نماز کا نام تک بھی نہیں لیتے۔ آباء واجداد تو غزوات میں شرکت کرتے کرتے شہید ہو گئے جیسا کہ سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دم آخر تک نماز نہ چھوڑی دوسری بات یہ ہے کہ انگریز نامراد نے پارچات بالکل نفیس اور سستے کر دیئے ہیں اعلیٰ ادنیٰ سب بڑے آدمی بن گئے ہیں۔ اگر میرے اختیار ہوتا تو دو دو صوفی ہر ایک پر مستعد (مقرر) کر دیتا تاکہ مار مار کر سوجھا (ورم کر) دیتے اور جوتوں سے مغز اڑا دیتے، حافظوں اور مولویوں کا حال یہ ہے کہ دعوتِ چالیسواں اور جمعرات کی تلاش میں رہتے ہیں اور پیٹ کے لئے طرح طرح کے حیلے اور مکائد کرتے ہیں اور قرآن پڑھتے وقت نہ مخارج کا خیال رکھتے ہیں اور نہ حروف کی صحیح ادائیگی کا اور نہ ترتیل کا اور نہ تجوید کا خیال رکھتے ہیں یکا یک ریل گاڑی چلا دیتے ہیں۔

حکایت آپ نے فرمایا ایک حافظ صاحب قرآن بڑا تیز پڑھتا تھا ناک میں غن غن غن اور زبان پر من من کرتا جاتا تھا اور وانّ قال ربك زور سے پڑھ کر پھر من من شروع کر دیتا تھا اور پھر کہہ دیتا کہ چلو جی اب تو دو پارے تمام ہو گئے اور ہے کوئی؟ جو اس سے بھی جلدی جلدی پڑھ دے۔ تو کوئی بولا ہاں جی! آدھ پارہ میرا ہے پھر تو وہ اسی طرح ہی من من کو شروع ہو جاتا تھا اور یا ایہا الدین زور سے پڑھ کر پھر وہی دھن جو لگی ہوئی تھی غن غن اور من من کر کے کہتا چلو جی! ختم ہو گیا۔

آپ نے فرمایا اللہ پاک فرماتے ہیں۔ فَوَیۡلٌ لِّلۡقٰسِیَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مِّنۡ ذِکۡرِ اللّٰهِ وَمَنۡ یَّکۡتُمۡهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلۡبُهٗ ترجمہ (پس ہلاکت ہے ان دلوں کو جو اللہ کے ذکر سے سخت ہو گئے ہیں اور جو اس کو چھپائے گا تو بیشک وہ وہ ہے جس کا دل گنہگار ہے)۔ دیکھو اللہ تبارک و تعالیٰ نے قلب سیاہ کی مذمت فرمائی ہے۔ اس آیت شریف کا مضمون

www.maktabah.org

یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذکر نہ کرنے سے دِل کالا ہو جاتا ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے لِکُلِّ شَیْئٍ صِقَالَۃٌ وَصِقَالَۃُ الْقُلُوْبِ ذِکْرُاللّٰہ (ترجمہ:۔ ہر چیز کی صفائی کے لئے کوئی آلہ ہے اور دِل کی صفائی اللہ کے ذِکر سے ہوتی ہے۔) اِس سے بالبداہت معلوم ہوا کہ دلوں کو مصفی اور مصقل کرنے والا اللہ کا ذِکر ہے۔ افسوس یہ ہے کہ دو فرقے برگزیدہ ہیں حضرات سادات اور علماء کرام۔ لیکن یہ دونوں اللہ کے ذِکر سے کیوں پہلوتہی کرتے ہیں اور دانستہ اللہ کے ذِکر سے غفلت کرتے ہیں۔ غرور اور استکبار ان کا وطیرہ ہو گیا ہے اور سینہ میں کینہ، خودی کا خزینہ ان حضرات کا کام چوہے کی طرح اسلام کے بیخ کن۔ دین سے بیزار بچھو کی طرح نیش زن مردم آزار، نازو نعیم، صولت وعزت کے طلبگار کسی نے ہندی میں کیا خوب شعر کہا ہے۔ ؎

خودی تکبر ترے گھر مُٹھے سید مُلّا مصّر

وڈا وڈا آپ کہاوِن وڈا گیونے وِسّیر

ترجمہ: خودی تکبر میں تین گھر تباہ ہوئے سیّد مُلّا مصّر، بڑا بڑا خود کہلائیں لیکن بڑا انہیں یاد نہ رہا۔

فرمانِ الٰہی ہے۔ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجَاھِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا۔ ترجمہ:۔ خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کے بندے جاہلوں کی ہزیانات (بیہودہ باتیں) کان لگا کر نہیں سنتے اور ان کے آگے ٹھہرتے نہیں ہیں۔ سلام کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں خشیت اور خضوع کے سبب آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتے ہیں۔ دیکھو! قرآن مجید ہر قسم کی تعلیم دے رہا ہے اور حضرتِ حق سُبحانہٗ وتعالیٰ لوگوں کو دین اور شریعت کے تمام آداب سکھاتا ہے۔ ارے اِعلماً

www.maktabah.org

اے سادات! تم قرآن سے کیوں بیگانہ ہو گئے۔ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ قرآن کا پڑھنا سنت اور اس پر عمل کرنا فرض ہے؟

مخدوم جندوڈا شاہ صاحب نے عرض کیا۔ یا حضرت! ہمارے علاقہ بکھر پور میں تو گھر گھر میں یکتارا رکھا ہوا ہے۔ اور بے دین (بے عمل) جہال لوگ اپنی ماں بہنوں اور بیٹیوں میں بیٹھ کر اس مضمون کے ابیات پڑھتے ہیں جو شیطانی اشتیاق برانگیختہ کرتے ہیں۔ اور فتنہ کی آگ کو مشتعل کرتے ہیں جیسا کہ ؎

س۔ سوہاگ دی رات بھلی چڑھ سیج اُتے گولیں ہولے ہولے

میری چولی دے بند لطیفڑے نی متاں ترٹ پون کھولیں ہولے ہولے

میڈے کنیں دے بندے پیر ھکرن متاں ڈکھ پَون چولیں ہولے ہولے

علی حیدر را ایہ پارا ہے دھوتیاں دامتاں سُن گھنن بولیں ہولے ہولے

اور کسی وقت گا کمن پکارتے ہیں اونچی آواز سے بھورل بھورل للکارتے ہیں

؎ بند دے پاروں جٹ دیاں جواریں ★ تے ہکواری ملسوں وسیجنا نوڑ ٹریں وسّن تلواریں

ترجمہ

۱:۔ شادی کی رات اچھی ہے دلہن کے تخت پر چڑھ کر آہستہ آہستہ تلاش کرنا

۲:۔ میرے کُرتی کے تسمے نازک ہیں شاید ٹوٹ جائیں آہستہ آہستہ کھولنا

۳:۔ میرے کانوں کے بالے درد پیدا کر رہے ہیں شاید دکھنے لگیں آہستہ آہستہ ہلانا

۴:۔ اے علی حیدر! یہ قریب والے مخالف ہیں شاید سُن لیں آہستہ آہستہ بولنا

۵:۔ بند کے اُس پار کسان کی جوار کا کھیت ہے، بس ایک بار ہم ملیں گے اگرچہ تلوار برسنے لگے

جب ایسے نغمے عورتوں کے کانوں تک پہنچیں گے تو پھر وہ بیحیائی پر آمادہ کیوں نہ ہوں گی۔

www.maktabah.org

ان کے شوہر بھی خود بے حیائی کے دلال بنتے ہیں۔ اور دلجوئی کرتے ہیں کہ شاباش! اگر سر پر تلوار چلے تو بھی یار کے دیدار سے بیزار نہ ہونا۔

حکایت اور مولوی عبد الغفور صاحب نے کہا کہ حضرت! میرا یہ چشم دید واقعہ ہے۔ ایک شخص ناجائز دوستی میں مبتلا تھا۔ اُس کی زوجہ اس تلاش میں تھی کہ کسی طور اُسکا خاوند اس ناروا حرکت سے باز آجائے۔ چنانچہ اُسی بستی (گاؤں) کے ملا نے اس عورت سے کہا کہ آدھ من گندم اگر اُسے دے تو وہ اپنے مجرب تعویزوں میں سے ایک سریع الاثر تعویذ لکھ دے گا کہ تیرا خاوند تیرا شیدا ہوجائے گا اور وہ اپنی محبوبہ سے باز آجائے گا۔ اس عورت نے مولوی کی گذاف (جھوٹی بات) سُن کر آدھ من گندم اُسکے گھر بھجوا دی اور تعویذ لے گئی۔ ناگاہ۔ قضیہ اتفاقیہ سے اس کا خاوند سخت بیمار ہوگیا وہی مُلا صاحب عیادت کے لئے تشریف لے آئے اور اس کے کان میں خفیہ سے کہہ دیا کہ تیری بیوی کسی سے تعویذ لے آئی ہے اور فلاں جگہ دفن کر دیا ہے تاکہ تو مر جائے۔ اگر وہ تعویز فوراً نہ نکالا گیا تو تیری ہلاکت کا سخت اندیشہ ہے۔ اور مُلا صاحب نے ساتھ ہی یہ کہہ دیا کہ میں نے کتاب میں حساب کیا ہے۔ لہٰذا ایک من گندم میرے گھر بھجوا دو تو میں وہ تعویز ابھی نکال لوں گا۔ اس بچارے نے ایک من گندم مولوی کے گھر بھجوا دی۔ مُلا نے اس کی بیوی سے جس جگہ تعویز دفن کرایا تھا وہاں سے نکال کر اس کو دکھا دیا۔ وہ تھوڑے عرصہ میں صحت یاب ہوگیا۔ پھر یہ ہوا کہ میاں بیوی میں پہلے سے بھی زیادہ مناقشہ اور تناقص پیدا ہوگیا اور بعد انقضائے ایام (کچھ دن گذرنے کے بعد) اور مرور اوقات وزمانے (کچھ زمانہ اور وقت گذرنے کے بعد) دونوں میں مصالحت ہوگئی۔ تو دونوں نے مُلا کی روبازی (چالاکی) سمجھ لی اور ہر ایک نے اپنا اپنا ماجرا سنایا۔ اُس آدمی نے مُلا کی بہت بے عزتی

www.makaabah.org

کی اور عوام الناس کے سامنے اُسے بہت دبایا۔ آخر کچھ نہ کچھ گندم مُلّا سے واپس لے لی۔

واقعہ:- آپ نے فرمایا ایک آدمی کا نوجوان بیٹا فوت ہو گیا تو مُلّا نے ساٹھ روپے اس شرط پر لے لئے کہ ۱۵ دن کے بعد تیرے بیٹے کی ملاقات کرا سکتا ہوں۔ جب اس طرح کے کئی پندرہ دن گذر گئے تو میاں جی (مُلا) نے کہا کلام پر بہت زور لگتا ہے میں کیا کروں بات یہ ہے کہ پڑھتے میں مجھ سے ذرا غلطی ہو گئی ہے اس لئے پندرہ دن کی میعاد اور بڑھا دو! علیٰ ھٰذا کئی پندرہ دن گذر گئے مگر کام نہ ہوا۔ اس آدمی نے یہ رقم بنیاء سے سود پر لے کر مُلا کو دی تھی اس لئے بنیاء نے اس کے بھائی سے ساٹھ روپے اور مع سود کا مطالبہ کیا۔ جب بھائی نے پوچھا تو اس نے مُلا کی افسوں بازی کا تمام واقعہ کہہ سنایا۔ پھر تو بھائی بندوں نے مُلا کو پکڑ کر خوب دبایا اور ساٹھ روپے یک مُشت وصول کئے۔ یہ حال ہے آج کے مُلاؤں کا۔ بتاؤ دنیا کی غداری کہاں اور دین پروری اور دین کی تابعداری کہاں؟

مصرعہ ؎ بہ بیں تفاوت ز کجا تا بکجا۔

واقعہ: نماز عشاء کے بعد مولوی عبد الغفور صاحب۔ مولوی غلام صدیق اور مولوی غلام قادر صاحب کی تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ مولود خوانی بھی ہوتی رہی۔ ردِّ روافض کے موضوع پر بڑی زور کی تقریریں ہوتی رہیں حتیٰ کہ صُبح کاذب ہو گئی اور حضور محبوب رب العٰلمین تمام رات مجلس میں موجود رہے۔

مجلسِ سُوم

واقعہ:- صبح سویرے حضرت خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ شریف پر تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ یہ بزرگ اپنے پیر خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں

www.maktabah.org

حاضری کے لئے جارہے تھے کہ ایک بوڑھی عورت نے راستے میں ایک مرے ہوئے بیٹے کو چھپا کر حضرت کے سامنے پیش کیا اور عرض کیا دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے۔ آپ نے فرمایا جا! ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی حیاتی دراز کرے گا۔ تو فوراً وہ لڑکا بوڑھا ہو کر اس دنیا سے آخر انتقال کر گیا۔

واقعہ:- آپ نے فرمایا ان ہی حضرت کے سامنے ایک زندہ آدمی کو جنازہ کی طرح اٹھا کر لائے اور وہ عرض کرنے لگے کہ آپ اس کا جنازہ پڑھائیں۔ آپ نے تین مرتبہ اُن سے جنازہ کیلئے اِذن طلب کیا۔ انہوں نے کہا جی ہاں پڑھا دو۔ جب جنازہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو لوگ ہنسنے لگے تو ان بزرگوں نے فرمایا کیوں ہنستے ہو؟ بولے یہ تو زندہ آدمی ہے ہم نے آپ کا امتحان لینے کے لئے یہ ساری کاروائی کی ہے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا اب اِسکو دیکھو تو سہی! دیکھا تو وہ مرا ہوا تھا۔

آپ نے فرمایا یہی حضرت نور محمد نارس والے اپنے اُستاذ کے گھوڑے کے آگے دوڑتے ہوئے اپنے پیر حضرت خواجہ نور محمد صاحب مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جارہے تھے لباس آپ کا بالکل کہنہ (پرانہ) اور پھٹا ہوا تھا۔ اور رقعہ برقعہ دوختہ (چیتھڑے لگا کر سیاہ ہوا تھا) نیز آپ کی شکل مبارک بہت سادہ اور غربت زدہ تھی اور آپ کا جوتا اتنا پرانا تھا کہ اُسے پہن کر چل نہ سکتے تھے اِس لئے آپ اُسے ہاتھ میں یا بغل میں لیکر پابرہنہ چلتے تھے۔ آپ کا اُستاذ آپ کی فہمائش کی خاطر بہت تنگ اور ترش رو ہوا اور بولا نور محمد! میں نے تیرے جیسا خفیف العقل نہیں دیکھا۔ اگرچہ تیرے ساتھ ریاضت بہت کی جاتی ہے مگر اسکا نتیجہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ سارے طالب علموں میں تو پہلے درجہ کا غبی ہے اور بدنصیب ہے لیکن جب پیر کی خدمتِ اقدس میں پہنچے تو جاتے ہی مرشد نے خلافت عطا

www.maktabah.org

فرمائی اور حضرت نور محمد کے سینہ کو نور سے معمور کر دیا۔ پھر تو واپسی کے وقت اُستاذ بلحاظِ ادب پیدل گھوڑے کے آگے چل رہے تھے اور حضرت نور محمد صاحب گھوڑے پر سوار جا رہے تھے۔ استاذ نے کہا! ہائے افسوس میں تو آپ کو ناقص العقل سمجھتا تھا اور بدقسمت کہہ رہا تھا اور میں یہ تو جانتا ہی نہ تھا کہ اصل میں ناقص میں ہی ہوں۔

حضرت غوث الاعظم محبوبِ ربّ العلمین (قریشی صاحب) اس بزرگ (نور محمد) کی خانقاہ شریف میں ختم پڑھ کر واپس تشریف لائے۔ اور تھوڑی مسافت طے کرنے کے بعد شہر کے لوگوں سے مرخص (رخصت) ہوئے اور مولوی حضرات کو تبلیغ کی بہت تحریص دلائی اور تاکید فرمائی۔

لطیفہ راستے میں فقیر کمال الدین نے عرض کیا کہ یا حضرت! آپ کوئی تعویذ عطا فرمائیں تاکہ شادی ہو جائے آپ نے فرمایا ایک نوجوان پٹھان تھا اور شبابت (جوانی) کا عنفوان تھا۔ وہ اپنے باپ کو شادی کے متعلق بہت تنگ کرتا رہتا تھا بالآخر اس کی شادی ہوگئی پھر تھوڑا عرصہ نہ گذرنے پایا تھا کہ اُس کے باپ نے اُسے کہا اب سناؤ کیا حال ہے۔ بولا بس بابا جی! ابھی ایک عورت تجھے اور مجھے اور سارے جہان کو کافی ہے۔

راستے میں دھند ہی نالہ کے کنارے پر بہت سے چھوٹے چھوٹے متواتر گاؤں آباد ہیں اور وہ متعاقب (ایک دوسرے کے آگے پیچھے) بنے ہوئے ہیں۔ وہاں کے مرد لوگ تو اپنے اپنے کاروبار کو چلے گئے تھے مگر حضور جب وہاں سے گذرے تو عورتیں جمع ہوگئیں۔ آپ نے سب کو ذکر اللہ کی تلقین فرمائی۔

بس ایک پہر (تین گھنٹے) دن نہ گذرا ہو گا کہ حضور غوث الاعظم سید الاولیا بمع جماعت مہر شاہ صاحب کی جگہ پر تشریف افزا ہوئے۔ یہ مہر شاہ صاحب بکھر والے جنڈ وڈا شاہ صاحب

www.maktabah.org

کے بھتیجے ہیں۔ اِن کے قلب کی یہ حالت تھی کہ قلبی ذکر کا جوش زوروں پر تھا جس کی وجہ سے اُن کا بایاں ہاتھ کندھے تک لرزتا رہتا تھا اور کانپتا تھا۔ دل کی حرکت کرنے کی وجہ سے ہاتھ لرزتا تھا مگر ناواقف لوگ شاہ صاحب سے کہتے تھے کہ جناب آپ رعشہ کی بیماری میں بتلا ہیں اس کا علاج کیوں نہیں کرتے عجب بات یہ ہے کہ خود شاہ صاحب اس نعمتِ غیر مترقبہ سے متنفر ہو گئے تھے اور محبوبِ رب العٰلمین کی خدمت میں عرض کیا جناب مہربانی فرما کر میری اس حالت کو رفع فرمائیں کیونکہ لوگ مجھ پر ہنستے ہیں۔

نماز ظہر کے بعد لوگ کثرت سے جمع ہو گئے آپ نے سب کو ذِکر کی تلقین فرمائی اور ان کے کانوں سے مرکیاں ہاتھوں سے دستانے اور چھلے بہت اتارے گئے۔

آپ نے اِس طرح تقریر فرمائی۔ کہ یہ دل کا ذکر ہے۔ دل سے اللہ اللہ کرو۔ ہاتھ کا کی طرف دِل یار کی طرف، چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت دل سے صرف ایک دفعہ اللہ کا نام لیا جائے تو دل کا ذِکر زبان سے ستر حصہ زیادہ ہے۔ اللہ وہ اللہ ہے جو لطیف اور خبیر ہے وہ زمین پر کیڑے کے پاؤں کی آہٹ عرشِ معلیٰ پر سنتا ہے۔ زبان کا ذکر تو مرنے کے بعد بند ہو جاتا ہے مگر دل کا ذکر مرنے کے بعد قبر اور حشر میں بھی جاری رہیگا جب آدمی کی دِل زندہ ہو جاتی ہے تو اُسے موت بھی ضرر نہیں پہنچا سکتی۔ بیت ؎

چوں دِل زندہ شود ہرگز نہ میرد
چوں زندہ گشت خوالش ہم نہ گیرد

پھر آپ نے ذِکر کا حلقہ بنا کر مراقبہ کرایا تو لوگوں میں جذب و وجد طاری ہو گیا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اب تم جاؤ اور ذکر کا نیز خیال رکھے رہنا اور عشاء کی نماز کے بعد لوٹ کر آنا۔

www.maktabah.org

حِکمتُ

واقعہ:۔ میاں عبدالرحمٰن آرائیں کو شدتِ گرمی کی وجہ سے پیشاب سُرخ آتا تھا آپ نے فرمایا دودھ کی لسی بنا کر پیا کرو۔ کچھ دن بعد آپ نے اُسکی طبع پرسی فرمائی تو میاں صاحب نے عرض کیا کہ حضرت دودھ کی لسی استعمال کرنے سے بالکل آرام ہو گیا ہے۔

واقعہ:۔ خلیفہ محمد بخش صاحب پتی والے نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ مرض اسہال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ چاولوں کا بھت استعمال کیا کرو۔

آپ نے پانی طلب فرمایا۔ کیوں کہ دھندی نالہ کے سوا اور کہیں پانی نہیں مل سکتا تھا اس لئے نالہ کا پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے نوش فرما کر ارشاد فرمایا کہ دریائی پانی جتنا پیو ا یہ خشکی کو اور بڑھاتا ہے۔ کیوں کہ دریا کا پانی اصل میں برف کا پانی ہے۔ دیکھتے نہیں جاڑے کا موسم آتا ہے تو دریا سوکھ جاتے ہیں مگر تالستان میں سبحان اللہ موجیں مار کر لہراتے ہیں۔

واقعہ:۔ مہر شاہ صاحب نے عرض کیا حضرت! فلاں مولوی صاحب مخلوق خدا کو گمراہ کر رہا ہے وہ کہتا ہے خوبصورت عورتوں پر عشق پکاؤ یہی خدا سے ملنے کا راستہ ہے اور مونچھیں منڈانے اور کترانے سے منع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ پتن بنانا اچھا نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا پتن (صاف رکھنا) بنانا اچھا ہے کیون کہ ایسی صاف جگہ آباد ہو سکتی ہے لیکن وہ (مونچھیں) جنگل کس طرح آباد ہو سکتا ہے جس میں خنزیر۔ گیدڑ بلے اور ریچھ بندر ٹکے رہتے ہیں۔

تلقینِ ذِکرُ

ایک شخص کو آپ نے نفی اثبات کا ذکر سمجھایا اور فرمایا کہ آج کل موسم گرم ہے اس

www.makitabah.org

لئے ذِکر کم کیا کرو (کیونکہ نفی اثبات کے ذِکر میں حرارت خون بڑھ جاتی ہے)

واقعہ:- ایک نیا مرید جسکا نام میوہ تھا۔ اس کو فرمایا کہ میوہ مَل تو بنیوں اور ہندوؤں کا نام ہوتا ہے۔ تیرا نام اللہ بخش ہونا چاہیئے۔

مغرب کی نماز کے بعد مولود خوانی شروع ہوئی۔ حضرت خلیفہ عبدالمالک صاحب گھلّو کو وعظ کرنیکا اذن صادر ہوا حضرت مولینا ممدوح نے اِس آیت کا مضمون پیش کیا۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطَانِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے طور پر داخل ہو جاؤ اور شیطان کی تابعداری نہ کرو وہ تو تمہارا ظاہر دشمن ہے) خلیفہ صاحب نے اِس آیت کی بڑی وضاحت فرمائی جس سے لوگ بہت محظوظ ہوئے عالم ہو یا جاہل سب کو پسند آئی۔

واقعہ:- نماز عصر کے بعد ایک اسکول ماسٹر جو داڑھی منڈا تھا جماعت سے استہزاء اور یاوہ گوئی کرنے لگا تو مہر شاہ صاحب نے اُسے خوب ڈانٹا اور وہاں سے اُسے نکال باہر کیا تو اُس مُلحِد نے لوگوں کو ورغلایا اور کہا کہ یہ پیر صاحب جادوگر ہے اُس سے خبردار رہنا! یہی وجہ تھی کہ پہلے کے بنسبت اب لوگ کم تھے۔

مجلسِ چہارم

علی الصّباح حضرت صاحب۔ مہر شاہ صاحب کی جگہ سے روانہ ہو کر پتی جمعہ (ارائیں) حضرت خلیفہ محمد بخش صاحب کی جگہ پر پہنچے۔ حضرت غوث الاعظم نے ایک سرکاری بنگلہ میں قیام فرمایا اور حسب عادت مبارک ہر ایک صوفی بیمار کی طبع پرسی فرمائی اور فرمایا "صوفیوں کو حاجی پور شریف کے پانی نے بڑی تکلیف پہنچائی ہے۔

www.maktabah.org

واقعہ:۔ مولوی عمر وڈا صاحب نے عرض کیا کہ حضرت کل بندہ بسبب درد پاؤں کے (چل نہ سکتا تھا) چلنے سے متعذر ہو گیا تھا۔ (اس لئے) آپ کی اونٹنی پر سوار ہو گیا اب اُسی بے ادبی کی وجہ سے میری یہ حالت ہے کہ سارا کام بگڑ گیا ہے۔ پاؤں اونٹنی کی گردن کی طرح سُوج (متورم ہو گیا ہے) اور درد اتنا ہے کہ مجھے بیٹھنے اور سونے نہیں دیتا۔ باطن کی قساوت تو اللہ تعالیٰ دانا تر ہے کہ بالکل خالی ہو گیا ہوں اب براہ کرم! میری گستاخی معاف فرمائی جاوے۔ اِس پر آپ نے فرمایا! مولوی صاحب! حضرت محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کی دربار پر ایک لنگڑے کو پڑے ہوئے ایک برس گذر گیا۔ اتفاقیہ ایک ولی اللہ زیارت کے لئے دربار میں حاضر ہوا۔ اس نے لنگڑے کے متعلق پوچھا کہ حضرت اِسکو معافی کیوں نہیں ملتی ؟ ارشاد ہوا یہ لنگڑا ابدالوں میں سے ہے۔ ایک دن بمع جماعت ابدالوں کے یہاں سے گذرا۔ دوسرے ابدال تو بلحاظِ ادب میری دربار سے ایک طرف ہو کر گذر گئے لیکن یہ دربار کے اوپر سے گذرا جس کی وجہ سے یہ گر گیا اور بے ادبی کی سزا بھگت رہا ہے۔ بے ادبی کرنا کوئی آسان کام نہیں۔

ایک اور واقعہ:۔ آپ نے فرمایا کسی شیخِ کامل کو کسی احمق نے گالیاں دیں اور ناسزا الفاظ بکے تو حق سبحانہٗ تعالیٰ نے فوراً اس شیخ کامل کو الہام فرمایا کہ میں اس بے ادب آدمی سے ابھی مواخذہ کرتا ہوں۔ شیخ نے ایک مرید کو حکم فرمایا کہ دوڑ کر جا اور اس آدمی کو دھکا مار کر زمین پر لٹا دے اور اُس بیہودہ گوئی کی سخت سزا دے لیکن مرید بچارا عدم رسائی کے سبب اصل حقیقت کو نہ سمجھ سکا اور لگا منت کرنے اور منت وسماجت کرنے کہ حضور! اسے معافی دی جائے۔ مگر نتیجہ یہ ہوا کہ اتنی دیر میں وہ بدسگال شخص پھڑکتا ہوا زمین پر گر گیا اور وائے ویلا اور ہائے ہائے کرتا ہوا جانِ شیریں قابض الارواح (روح

قبض کرنے والے) کے سپرد کر دی تو شیخ نے مرید کو فرمایا۔ دیکھا ہے تو نے؟ اگر تو میرے حکم پر عمل کرتا تو اس کی اس بے ادبی کا قصاص ادا ہو جاتا اور اس نکال (عذاب) موت سے بچ جاتا اور میں باری تعالیٰ کی جناب میں یوں عرض کرتا "یا الہ العالمین اس کی برائی کا بدلہ اب میں نے لے لیا ہے تو یہ بچارا مرنے سے بچ جاتا اور عذاب آتا ہوا رک جاتا۔

اور پھر مولوی عمر وڈا سے فرمایا مولوی صاحب! میں نے بھی آپ کو معافی دے دی ہے۔ لیکن بنظر انصاف دیکھو! یہ طریقہ کیسا نازک ہے اور اس میں کتنا لطافت رکھی ہوئی ہے فرمان ہے اَلطَّرِیْقُ کُلُّہٗ اَدَبٌ (یہ راستہ سارے کا سارا ادب سے تعلق رکھتا ہے) اس میں تھوڑی سی بے ادبی کرنے سے گرفت ہو جاتی ہے۔

آپ نے فرمایا رات جس جگہ ہمارا قیام تھا وہاں کے لوگ بالکل جاہل ہیں یا تو انہیں کوئی عالم نہیں ہے یا پھر ہے تو انہیں تعلیم نہیں دینا۔

واقعہ:۔ آپ نے فرمایا خلیفہ حافظ اللہ بچایا صاحب بھٹی پہلے دعائیں مانگتا تھا کہ خداوندا بطفیل اس کلام اللہ شریف کے اس نقشبندی پیر کے قرب سے مجھے بچانا اور مجھے نہ پھنسانا۔ لیکن اب وہی حافظ صاحب فرماتے ہیں کاش! میں نے گذشتہ عمر کیوں رائیگاں برباد کر دی۔

آپ نے فرمایا رب العلمین ایک مجدد پیدا کرتا ہے جو پورا نبیوں والا کام کرتا ہے مگر نبوت ختم ہو چکی ہے اور ولایت بمنہٖ تعالیٰ باقی ہے۔

آپ نے فرمایا۔ جس جگہ بھی ہم گئے ہمیں کوئی نہ کوئی مخالف ضرور ملتا رہا اور پھر یہ آیت ترتیل سے پڑھ کر سنائی۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا اور فرمایا لِکُلِّ فِرْعَوْنٍ مُوْسٰی وَلِکُلِّ مُوْسٰی فِرْعَوْنٌ

www.maktabah.org

ترجمہ:۔ اور اسی طرح بنایا ہم نے ہر نبی کیلئے دشمن مجرمین میں سے اور تیرا رب کافی ہے ہدایت دینے اور مدد کرنے والا۔ اور فرمایا ہر فرعون کی (ہدایت) کیلئے موسیٰ ہوتا ہے اور ہر موسیٰ کے لئے فرعون (دشمن) ہوتا ہے۔

فرمایا۔ کوئی فقیر جب بھیک مانگنے کے لئے کسی گاؤں میں جاتا ہے تو وہاں کے کتے اسے کاٹنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ بے چارہ ہاتھ میں لاٹھی لے کر انہیں مارتا اور ہٹاتا رہتا ہے اور اپنا مطلب پورا کر لیتا ہے وہ کتوں کی وجہ سے اپنا کام چھوڑ تو نہیں دیتا۔ اسی طرح چاہیئے بھی یہی کہ منکرین اور مخالفین کی باتوں پر توجہ نہ دو۔ مقابلہ اور مجادلہ اُن سے نہ کرو نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک دن وہ خود شرمندہ اور نادم ہوں گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم استقلال اور استقامت میں رہو۔

واقعہ:۔ مولوی عمر وڈہ صاحب نے عرض کیا کہ میں حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمت کوٹ مٹھن والے کا مرید تھا۔ اب آپ کی بیعت سے سرفراز اور شرف یاب ہوا ہوں تو قلب کا اتنا جوش پیدا ہو گیا ہے جو نماز تہجد بھی نہیں ادا کرسکتا حتیٰ کہ نماز تہجد متروک ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا مولوی صاحب! تہجد پڑھنے سے قلبی ذکر افضل ہے۔ اور مولوی نے عرض کیا حضرت! اب تو گذشتہ عمر کا سخت افسوس ہوتا ہے کہ بے سود اور بے فائدہ زندگی گذر گئی۔ ریاضت کرنے سے دل تو رہا اپنی جگہ ایک بال بھی نہ ہلا۔ اور حضرت غوث الاعظم سید الاولیاء خاتم الاصفیاء (قریشی صاحب) نے فرمایا۔ مولوی صاحب! مشہور بات ہے کہ اپنا جھگا (گھر) وسّے دلبتا رہے) بیا کوئی روے بھاویں ہسّے۔ (دوسرا کوئی روتا رہے یا ہنستا رہے ہمیں کیا؟) مولوی صاحب! ابدوں ذات باری تعالیٰ کے کسی کی رفاقت کام نہیں آتی۔ جب معراج شریف کی رات روح الامین علیہ السلام حضرت رسول کریم علیہ و علیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو

www.maktabah.org

سدرۃ المنتہیٰ پر اکیلا چھوڑ دیا اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا۔ بیت ؎

اگر یکقدر موئے برتر پرم ★ فروغِ تجلی بسوزد پرم

تو بس سوائے ذاتِ باری تعالیٰ کے سب یار ناپائیدار ہیں۔

آپ نے فرمایا ایک صوفی راستہ میں جذب کی حالت میں زمین پر گر گیا اور میری گھوڑی کا پاؤں اس کے سینے پر آلگا۔ اس سے پوچھا گیا کہ گھوڑی کے پاؤں سے چوٹ تو نہیں آئی وہ بولا چوٹ تو کہاں بلکہ میرا ایک لطیفہ بند تھا جو گھوڑی کے پاؤں لگنے سے کھل گیا ہے فرمایا کہ مولوی صاحب! یہ تو قسمت کی بات ہے جس پر حق سبحانہٗ تعالیٰ کی عنایت اور رحمت ہو جائے ذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من الیشاء جس کو چاہتے ہیں اپنے فضل سے سرفراز فرماتے اور ممتاز کرتے ہیں

آپ نے فرمایا کراچی میں ایک انگریز ملازم مسلمان ہو گیا اور نوکری سے استعفیٰ دے دیا بارہ سو روپے مشاہرہ تھا جو چھوڑ دیا۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ اسی دن ایک مسلمان پانچ سو روپے لیکر کرانی (عیسائی) ہو گیا

اسی اثناء میں ایک بوڑھا آدمی شرفِ قدم بوسی کے بعد اپنی عمر ماتقدم کے حسرت آیات اور حکایات بڑے افسوس کے ساتھ بیان کرنے لگا اور دو ابیات ہندی بیان کئے جن کو حضرت غوث الاعظم نے پسند فرمایا اور اس کمترین کو فرمایا کہ یہ دو بیت لکھنے کے قابل ہیں وہ یہ تھے

چولی ہوئی لیراں لیراں بوچھن دھجیاں دھجیاں ‖ ملن سیالیں کرن مقالیں ادگاہیں کتھ گیاں

ساون گیا النگھ خواب وچ آئے پوہ پچھ خبراں پیاں ‖ پوہ پو ہیلا ڈکھ ڈوہیلا رل مل کھیڈن سیاں

ترجمہ (کرتا پرزے پرزے ہو گیا دوپٹہ دھجیاں ہو گیا۔ سیال عورتیں ملتی ہیں تو یہ کہتی ہیں کہ وہ باتیں کہاں گئیں۔ ساون کا مہینہ گذر گیا خواب غفلت میں۔ حتیٰ کہ پوہ سردی والا مہینہ آگیا تو خبر لگی۔ پوہ کا مہینہ درد والا ہے دکھوں بھرا ہے سہیلیاں مل جل کر کھیلتی ہیں۔)

www.maktabah.org

علامہ رازی کی حکایت

آپ نے فرمایا علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ مصنف تفسیر کبیر ایک دن اپنے پیر حضرت خواجہ ابو النجیب علیہ الرحمت کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک دہریہ نے عدم واحدانیت حضرت رب العلمین کا تذکرہ چلایا اور دو سو دلیلیں پیش کر کے حاضرین مجلس کو مغلوب کرنے لگا تو آپ نے (علامہ صاحب نے) یکایک سمندِ بلاغت میدانِ فصاحت میں دوڑایا اور براہین قاطعہ اور حجت بالغہ سے اس ملحد کے دلائل کی تردید کر دی اور اُسے لاجواب کر کے مقامِ حیرت میں بیٹھا دیا اُس کی لوحِ قلب سے تمام خطرات مٹا دیئے تو اس دہریہ کو سکوت اور تسلیم کے سوا چارا نہ رہا۔ علامہ رازی نے فرمایا اب تجھے اسلام لانے میں کیا رکاوٹ ہے بس اس دہریہ نے بڑے شوق سے کلمہ شہادت پڑھا اور مشرف باسلام ہو گیا۔ خواجہ صاحب نے فرمایا آج اگر علامہ صاحب نہ ہوتے تو یہ فوزِ عظیم نصیب نہ ہوتی۔ آپ نے فرمایا علامہ صاحب کا جب وقت دمِ آخرین پہنچا تو شیطان نے آکر عدم وحدانیت کے بارے میں مکابرہ شروع کر دیا حتیٰ کہ شیطان لعین نے علامہ صاحب کو لاجواب کر دیا تو علامہ صاحب روتے ہوئے اپنے پیر کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کیا کہ یا حضرت! اس وقت ابلیس میرا ایمان سلب کرنا چاہتا ہے اب تو للہ میری مدد فرمائیں۔ بس علامہ کا یہ کہنا تھا اُدھر خواجہ صاحب اپنے مقام پر وضو فرما رہے تھے۔ علامہ رازی کی یہ آواز سنتے ہی وضو والے لوٹے کو زمین پر پھینک دیا اور زبان مبارک سے بھی کچھ ارشاد فرمایا۔ اس پر مریدین نے پوچھا حضرت! آج خلافِ عادت آپ سے یہ افعال صادر ہوئے کیا وجہ تھی؟ آپ نے علامہ رازی کا سارا ماجرا کہہ سنایا اور فرمایا کہ یہ لوٹا میں نے شیطان کے سر پر دے مارا اور علامہ صاحب کو میں نے سمجھایا کہ تو کہہ دے کہ میں اللہ تعالیٰ کو بلا دلیل واحدہٗ لاشریک سمجھتا ہوں جا دفع ہو میرے سامنے

www.maktabah.org

سے! اِن کا یہ کہنا تھا کہ شیطان بھاگ گیا۔[1]

[1] (ف) حاشیہ از حضرت رفیق احمد شاہ صاحب مسکین پوری۔

ایں دعائے شیخ نے چوں ہر دعاست — فانی است و گفتِ او گفتِ خداست
چوں خدا از خود سوال و کد کُنَد — پس دعائے خویش را چوں رد کند
بندگانِ خاص علام الغیوب — در جہاں دانی جواسیس القلوب
در درونِ دِل در آید چوں خیال — پیش او مکشوف باشد سر حال
آنکہ واقف گشت بر اسرار ہُو — سر مخلوقات چہ بود پیش او

ترجمہ:۔ یہ دعا شیخ کی نہیں ہے جو بھی دُعا ہے۔
وہ تو فانی ہے اور اُسکی کلام خدا تعالیٰ کی کلام ہے
جب خدا تعالیٰ اپنے آپ سے سوال کرے گا۔
پھر اپنی دُعا کیوں رد کرے گا۔!
خواص لوگ علم غیب جاننے والے ہیں
جہان میں دلوں کے جاسوس ہوتے ہیں
دِل کے اندر جب کوئی خیال آئے
اس کے آگے مکشوف ہوگا راز کا حال
وہ جو اُسکے (اللہ رب العزت) اسرار سے واقف ہے
مخلوقات کے اسرار اُس کے سامنے کیا ہیں

طالب دعا۔ فقیر حافظ عبید اللہ طاہری
۲۹ نومبر ۲۰۰۶ء

www.maktabah.org

مجلسِ پنجم

صُبح سویرے حضرت محبوبِ سُبحان غوثِ زمان، بستی سے روانہ ہو گئے۔ یہاں سے ستا کوس کی طئے مراحل (منزل طئے) کر کے بوقت تقریباً نیم پاس (دوپہر) کے راجن پور پہنچے اور محمد کبیر کمپوڈر ہسپتال جو حضرت خلیفہ محمد بخش صاحب کا مرید ہے قطب نالہ ( ) کی پُل پر حضرت قبلہ عالم کے قدم میمنت لزوم کا منتظر تھا۔ آگے بڑھ کر پھولوں کے ہار آپ کے گلے میں ڈال دیئے اور دستار مبارک پر بھی۔ اس کے ساتھ ایک مولوی آیا ہوا تھا جس نے بڑے ہی خوش لہجہ اور ترنم تان سے ہندی زبان (سرائیکی) میں غزل پڑھنا شروع کی جسکا پہلا بیت (مصرعہ) یہ تھا۔ ؎

رانجھا جوگی اماں ویس وٹا کے آیا ★ بیرنگ رنگ پور اندر دھوم مچا کے آیا

ترجمہ:۔ اماں جان! رانجھا جوگی (محبوب) لباس تبدیل کر کے آیا ہے۔ بیرنگ (بے مثل) جو ہے وہ رنگ پور (صورت والوں) کے اندر دھوم دھام سے آیا ہے سُبحان اللہ! اِس احقر کمترین (پیر مٹھا) پر ایک ایسی حالت طاری ہو گئی کہ ؎

نہ یارائے گفتن نہ یارائے گریز ★ بورطہ محبت دلم اشک ریز

کیا دیکھتا ہوں کہ حضور کے چہرہ منور پر تجلیات وانوارِ الٰہیہ مُتجلّی اور منجلی ہونے لگے ہیں تو بندہ بے خود ہو کر مست ہو گیا اور بادۂ محبت سے مدہوش ہو گیا اسی کیف ومستی میں حضور کے اردگرد طواف کرنے لگا اور پھر خلیفہ محمد بخش صاحب کو گھوڑے سے بالجبر اتار دیا اور زبان سے یہ بے اختیار کہہ رہا تھا کہ اب سجدہ نہ کریں تو کیا کریں؟ ادھر خلیفہ صاحب جس نے تمام عمر اس کیف ومستی میں گذار دی تھی اب وہ سکون سے جارہے تھے اور مجھے کہہ رہے تھے

www.makhuban.org

کہ شریعت پاک بڑی نازک ہے اسکا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

راجن پور کے بازار میں اللہ اللہ کے نعرے لگاتے ہوئے محمد کبیر کے مکان میں جو بالاخانہ تھا قیام اور آرام پذیر ہوئے۔ سبحان اللہ مخلوق کا اتنا اژدھام تھا کہ بازار اور گلیاں اور کوچے بند ہو گئے تھے اور زائرین لوگ سیڑیوں اور مکانات کی چھت پر چڑھ کر زیارت سے مستفیض ہو رہے تھے۔ آپ نے اپنے ساتھیوں اور دوسرے انبوہ کثیر اور جم غفیر کو بالاخانہ سے نیچے والے مکان میں رہنے کا حکم نافذ فرمایا اور حسب عادت مبارک وعظ باتاثیر اور نصائح دلپذیر بندگانِ خدا کی اصلاح کے بارے میں ارشاد فرمائی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ آبدیدہ ہو گئے اور گناہوں سے تائب ہونے لگے۔ بہت سے لوگوں کے کانوں سے مرکیاں اور ہاتھوں سے چھلے اتارے گئے اور بہت سے آدمیوں کی مونچھیں بھی کاٹی گئیں۔

آپ نے فرمایا ایک فقیر گداگر ایک دن شاہی محل کے سایۂ دیوار میں جا رہا تھا تو اتفاقیہ شہزادی نے دریچۂ محل سے کسی خیال میں اپنا سر باہر نکال کر جھانکا تو فقیر پر نظر پڑی اور فقیر نے بھی اس کو دیکھا اور اس کی محبت میں مفتون اور مجنون ہو کر باُمید دیدار بے اختیار اور بے قرار بیٹھ گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد بادشاہ کو خبر ملی کہ ایک فقیر شہزادی کے عشق میں بیٹھا ہوا ہے تو اُسنے اپنے مشیروں اور وزیروں سے مشورہ کیا فیصلہ یہ کیا کہ صبح اُس فقیر کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔ تاکہ میرا وقار اور عزت بحال ہو جائے اور عوام کو اس واقعہ سے عبرت حاصل ہو اور آئندہ کسی کو ایسی جرأت نہ ہو۔ یہ بات افواہ میں اڑتی ہوئی شہزادی کے کانوں تک پہنچی یہ سُن کر دردِ مفارقت میں افتاں خیزاں رات کو میاں فقیر کے پاس آ گئی اور اُسے اس سرگذشت سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ تو انتقار آگ فتنہ کیلئے یہاں سے فوراً چلا جا۔ فقیر نے رد کر کہا کہ تیری محبت کے الزام میں میرا پھانسی پہ لٹکایا جانا قیامت کے دن باعثِ افتخار

www.maktabah.org

ہو گا یہ تو ایک جان ہے تجھ پہ سو جان بھی قربان کر سکتا ہوں یہی باتیں کرتے اور ایک دوسرے کو گلے لگاتے ہوئے کھڑے رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی اِدھر اُدھر سے لوگ آ کر جمع ہوتے گئے حتیٰ کہ مجمع کثیر ہو گیا جب ان دونوں کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ ان کی روحیں پرواز کر گئی ہیں۔

آپ نے فرمایا ایک طاؤس (مور) کسی جمیلہ عورت پر عاشق تھا جو اُسے سارا دن تکتا رہتا تھا اور ناچتا رہتا تھا۔ اس عورت کو کسی عورت نے طعنہ دیا کہ تیرا عاشق تو ایک پنکھی ہے آدمی تو تجھ پہ آج تک عاشق نہیں ہوا۔ یہ سُن کر اُسے غصہ آ گیا اور طاؤس کو پکڑ کر اُس کی دونوں آنکھیں نکال دیں وہ بے چارہ اسی وقت اُس کے سامنے تڑپتا ہوا مر گیا یہ حالت دیکھ کر عورت کو بہت رنج ہوا وہ اس کے غم میں تڑپ کر مر گئی۔

(ان حکایات کا مقصد یہ ہے کہ مجازی اور فانی عشق والے اِس عشق میں اتنے کمال کو پہنچیں اور ہم اپنے محبوب حقیقی پر جان قربان نہ کریں یہ کتنا عجیب بات ہے)

حضور تقریر فرماتے رہے۔ لوگ محظوظ ہوتے رہے جمعہ کا دِن تھا آپ نے غسل فرمایا اور جامع مسجد جمعہ پڑھنے تشریف لے گئے۔ نماز کے بعد مولود خوانی ہوئی جس سے صوفیاء کرام پر جذبہ وَ وجد طاری ہو گیا۔

آپ نے فرمایا جس مولوی کے پیچھے نماز پڑھی ہے اس نے قرآن شریف غلط پڑھا ہے اور داڑھی بھی حد شرع سے کم ہے۔ میں تو انشاء اللہ نماز کا اعادہ کروں گا اور آپ نے فرمایا جس کی داڑھی قبضہ سے کم ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جب محمد کبیر کے ہاں تشریف لائے تو راجن پور کا بڑا تحصیلدار جو خلیفہ محمد بخش صاحب سے سلوک مراقبہ احدیت تک طے کر چکا تھا حضرت غوث الاعظم کی زیارت کے لئے حاضر ہوا مگر افسوس کہ اس کی داڑھی پر مشین پھری ہوئی تھی آپ نے اُسے دیکھ کر جو فرمایا اُمید ہے اُسے وہ دم زیست یاد رکھے گا۔

www.maktabah.org

چنانچہ حضرت غوث الاعظم نے فرمایا ہم بڑے پیٹ والوں ملازموں اور حاکموں (حکام) سے ہرگز نہیں ڈرتے بلکہ میں تو انہیں چیونٹیوں سے بھی کمزور سمجھتا ہوں۔ یہ لوگ اہل حکومت غرور اور کبر میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اَلْکِبْرُ مَعَ الْکِبْرِ عَدْلٌ (متکبر کے ساتھ تکبر کرنا انصاف ہے) ہم تو اس پر عامل ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک نقال نے اپنے ساتھی نقال سے کہا (یہ لوگ نقالی کر کے لوگوں کو ہنساتے ہیں) ارے بھائی ملّا لوگ بہشت کی بہت تعریف کرتے ہیں آؤ ذرا بہشت کا پتہ کریں چنانچہ اس نے (صوفیوں کی طرح) مراقبہ میں سر جھکا لیا اور پھر سر اٹھا کر کہا۔ یار بہشت میں جاتے ہی میرا دل بہت گھبرایا کیونکہ اس میں یا تو اندھے تھے یا کانے اور لنگڑے یا بہرے اور زیادہ تر ملا لوگ تھے۔ سائل نے کہا کیا وہاں سیّد بھی تھے بولا جی ہاں کوئی کوئی نظر آتا تھا۔ سائل نے کہا اب دوزخ کے متعلق کچھ احوال بتائیں وہاں کیا دیکھا لہٰذا نقال بصورت سابقہ مراقبہ کر کے سر اٹھایا اور کہا واہ واہ سبحان اللہ! دوزخ میں تو بہت رونقیں لگی ہوئی تھیں۔ سائل نے کہا وہ کس طرح۔ بولا میں نے جو دوزخ کو دیکھا تو اس میں وہ لوگ تھے جن کے نام کے ساتھ دار لگا ہوا ہوتا ہے سائل نے کہا اس معمہ کو حل کر دیجئے۔ اس نے کہا۔ چوکیدار۔ نمبردار۔ اور ذیلدار جمعدار اور صوبیدار تھانیدار۔ سررشتہ دار۔ تحصیلدار اور حولدار یہ سب دار والے دار دوزخ میں رونق لگائے ہوئے تھے۔ آپ کی تقریر پُرتنویر جہاں دوسرے لوگ توجہ سے سُن رہے تھے وہاں تحصیلدار صاحب بھی بڑے خشوع کے ساتھ سنتا رہا جب تقریر ختم ہوئی تو تحصیلدار صاحب نے دو روپے نذرانہ پیش کر کے منظور کرائے اور دُعا کرا کر اجازت لے کر چلا گیا۔

آپ نے اِسی مسجد میں بہت سے لوگوں سے بیعت لی رات وہیں بسر فرما کر

www.maktabah.org

صبح کے وقت دولت خانہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ الحمد للہ رب العلمین تمام شد سفر داجل بتاریخ ۱۵ اشمال ۱۳۵۰ھ بمقام میاں اللہ وسایا آرائیں موضع پتی گھنیا۔

سفرِ سندھ باب دوم

مجلسِ اوّل

مورخہ ۲۸ ماہ جمادی الثانی ۱۳۴۸ھ میں حضرت غوث الزماں محبوب رحمان سکھر شہر میں تشریف افزا ہوئے اور یہ کمترین چند روز سے روہڑی شریف میں قیام پذیر تھا تو بندہ سکھر میں جاکر شرفِ قدم بوسی سے مستفیض ہوا آپ نے بعد نماز فجر پہلے مولوی سلیم اللہ صاحب ہندوستانی کی طبع پرسی فرمائی۔ بُڈھو خاں کلیانوی کو فرمایا تیرا نام اچھا نہیں ہے یہ تو عموماً ہندوؤں کا ہوتا ہے۔ اس نے عرض کیا جی! میرا نام اصل تو راحت یار ہے۔ فرمایا راحت یار خاں نیز اچھا نہیں ہے۔ بلکہ رحیم یار خاں ہونا چاہیئے۔ اور پھر محمد خاں کینسٹیبل کو فرمایا تم اور دوسرے ہماری جماعت والے سب اِس کو رحیم یار خاں کے نام سے بلایا کرو۔

آپ نے فرمایا رات خواب دیکھا ہے کہ ایک سرخ گھوڑے پر سوار ہوں اور جماعت حسب معمول میرے پیچھے آرہی ہے۔ اور گھوڑے کو میں تیز چلا رہا تھا اور بہت ارفع مکان میں جا داخل ہوا جس میں چند عورتیں موجود تھیں جنہوں نے شور وغل مچا دیا کہ یہ بیگانہ آدمی بغیر اجازت اندر کیوں چلا آیا ہے؟ میں نے کہا یہ گھوڑا زور سے اندر چلا آیا ہے۔ مت گھبراؤ۔ میں باہر ابھی واپس جارہا ہوں اور پانی تو خواب میں بالکثرت دیکھتا رہتا ہوں۔ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ اس کی تعبیر تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ آپ سارے ملک میں فیض پہنچا رہے ہیں۔ آپ نے

www.maktabah.org

فرمایا مولوی صاحب! میرا تو یہ خیال ہے کہ گھوڑے سے مراد دنیا ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ میں اس پر سوار ہوں اور سرخ ہونا اس کا زرِ خالص سے تَشَبُّہ رکھتا ہے اور عورتوں سے مراد گناہ ہیں اس لئے کہ یہ ناقصاتُ العقل والدین ہیں۔ تو الحمدُللہ دنیا کے ساتھ میری محبت نہیں ہے اور گناہوں سے محترز رہتا ہوں۔ پانی سے مراد ذِکر اور فیض ہے۔

پھر کمترین نے بنا بر ترخیص (اجازت کیلئے) ملفوظات شریف لکھنے کیلئے عرض کیا تو آپنے فرمایا اگر قصد ریاء اور طلب تحسین کی دل میں نہ ہو اور مخلوق کے فائدہ کیلئے ہو تو ٹھیک ہے کمترین نے عرض کیا کہ حضور! سفر اجل کے دوران جو حضور کے ملفوظات اِس احقر نے ترقیم کئے تھے (تحریر) اُن کے پڑھنے سے بہت ذوق اور وجد پیدا ہوتا ہے اور کسی ملفوظ میں ایسے تلذذ اور حظوظ نہیں پائے جاتے۔ تو آپ نے فرمایا میں تو ایک جاہل آدمی ہوں میرے الفاظ قابلِ تحریر کے نہیں ہیں مگر چونکہ آپ کا دل جو اچھا ہے اِس لئے ملفوظات بھی آپ کو اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ ؎

مادح خورشید مداح خدا است

اذا جاءت المحبۃ ذہب الاعتراض

ترجمہ:- (سورج کی تعریف کرنے والا خدا کی تعریف کرتا ہے۔ اور جب محبت آجاتی ہے تو اعتراض چلے جاتے ہیں۔) اور فرمایا یہ مصرعہ ویسے زبان پر آگیا ہے۔ کسی کتاب کا نہیں ہے۔ فرمایا جس نے حضرت محبوب کبریا رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حسن عقیدت سے دیکھا جیسا کہ حضرت سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو وہ مُصَدِّق اور متبع ہو گئے اور جس نے بد عقیدت سے دیکھا جیسے ابو جہل تو وہ مُتَرَدِّد اور مردود ہو گئے فرمایا تم نے دیکھا ہو گا کہ اپنا لڑکا اگر باپ کی داڑھی سے پکڑ کر کھینچے تو باپ پر گراں نہیں گذرتا

www.maktabah.org

بلکہ اس کے اِس فعل سے خوش ہونا ہے اور معاذ اللہ دوسرے کا لڑکا اگر اس طرح پکڑ کر کھینچے تو بتاؤ وہ کیا کرے گا ؟ بالفرض بڑے حوصلے والا بھی کیوں نہ ہو تھپڑ ضرور رسید کر دیگا۔ لڑکے اور اس کے والدین کو بد تہذیب کہا جائیگا۔ لیکن اس میں فرق یہ ہے کہ وہ تو اپنا ہے اور یہ غیر کا۔ آپ نے اس کمترین کو ارشاد فرمایا کہ دہلی والے خطوط کا میری طرف سے جواب لکھ دے اور لکھ کر مجھے دکھا دینا۔

اِس کے بعد میاں محمد عمر بیگ کے لئے ناف کا تعویذ لکھا۔

آپ مسجد شریف سے ظہور محمد کے گھر تشریف لے گئے تو حسب الارشاد یہ بندہ اُن خطوں کا جواب لکھ کر آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، آپ نے پڑھ کر ایک لفظ کی تصحیح فرمائی۔ اور وہ اصل عبارت یہ تھی۔ کہ ایک لحظہ مالک حقیقی سائیں کے ذِکر سے غافل نہ ہونا"۔ آپ نے فرمایا "سائیں" کا لفظ یہاں بے ضرورت ہے جب مالک حقیقی کا لفظ آگیا تو "سائیں"، لکھنے کا کیا سود؟ آئندہ اسی طرح عبارت کے الفاظ کا خیال رکھا کرو۔

آپ اس وقت ایک کتاب کا مطالعہ فرما رہے تھے فرمایا اس کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ ایک بزرگ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری طرف سے کہہ دینا کہ مجھے تیرے خدا ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور تیرے رزق دینے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ بات عرض کی تو باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اے کلیم میری طرف سے کہہ دینا کہ مجھے تیرے لئے خدا ہونے کی ضرورت ہے اور تیرے لئے رزق پہنچانے کی بھی ضرورت ہے۔

آپ نے فرمایا تین بزرگوں کے سامنے کسی نے شہد سے بھرا ہوا طشت رکھ دیا تو کھانے کے وقت ایک بال اُس شہد سے نکلا۔ تو ایک بزرگ نے فرمایا۔ "شریعت اِس

www.maktabah.org

طشت سے روشن اور طریقت اِس شہد سے شیریں اور اُس پر چلنے کا طریقہ اس بال سی باریک ہے ہے
دوسرے نے فرمایا جنت الماویٰ اس طبق سے روشن اور اس کے میوے اِس شہد سے زیادہ لذیذ اور بہشت کا راستہ اس بال سے باریک ہے۔

تیسرے نے فرمایا، مسلمانی اس طشت سے روشن اور اسلام کے کام کرنا اِس شہد سے شیرین تر اور اس مسلمانی پر چلنا بال سے باریک تر ہے۔

چوتھا وہ لڑکا جو شہد کا طشت لایا تھا بولا، مہمان داری کرنا اس طشت سے خوب تر اور کھانا کھلانا اس شہد سے خوشتر اور مہمانوں کے آداب بجالانا اس بال سے باریک تر ہے۔

آپ نے فرمایا ایک بزرگ جو کلام دن میں کرتا تھا اُسے لکھ لیتا تھا اور شام کو اُسکا مطالعہ کرتا تھا جو بات نیک ہوتی اس پر خوش ہوتا اور جو بات فحش ہوتی اس سے توبہ کرتا تھا۔

آپ نے فرمایا۔ اِتَّقُوْا مِنْ فِرَاسَۃِ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ۔

ترجمہ:۔ کامل مومن کی فراست سے ڈر بیشک وہ تو اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔ !

آپ نے فرمایا اولیاء اللہ کو دوست رکھو جو تمھاری طرف متوجہ ہوتے ہیں (اور توجہ سے فیض دیتے ہیں)۔

آپ نے فرمایا حضرت شیخ عبدُالقادر جیلانی قدس سرہٗ نے سونے کی میخوں سے گھوڑے باندھ رکھے تھے۔ کسی نے عرض کیا یا حضرت سونے سے اتنا پیار کیوں ہے آپ نے فرمایا (جواب دیا) "سونے کو ہم نے زمین میں گاڑ رکھا ہے نہ کہ دل میں"۔

آپ نے فرمایا، ایک عورت بچے کو بزرگ کی خدمت میں لے آئی اور عرض کیا، دُعا فرمادیں یہ بچہ گڑ بہت کھاتا ہے تو بزرگ نے فرمایا آج میں نے بھی گڑ کھایا ہے اِس لئے میں خود توبہ کروں گا کل بچہ کو لے آنا پھر دُعا کروں گا۔

www.maktabah.org

فرمایا، موسیٰ علیہ السلام کے پاس حضرت عزرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ کی روح قبض کرنے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری طرف سے درخواست دینا کہ کوئی دوست اپنے دوست کو بھی مارتا ہے؟ حضرت عزرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے پیغام لائے کہ اے موسیٰ کوئی دوست اپنے دوست کی ملاقات سے انکار بھی کرتا ہے؟ پھر تو حضرت موسیٰ علیہ السلام موت کے لیے بیتاب ہو گئے۔

فرمایا، ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ جو بات میرے اندر ہے وہ خدا کے اندر نہیں کسی نے عرض کیا کیا بات ہے جو آپ کے اندر ہے۔ فرمایا وہ عجز و انکساری ہے جو میرے اندر تو ہے مگر اللہ تعالیٰ اس سے پاک و مُنزَّہ ہے۔

فرمایا، ایک نقال غار میں کنج نشیں اور گوشہ گذیں ہوا۔ اپنے آپ کو مستجاب الدعوات کہلانا شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ یہ بات بادشاہ تک جا پہنچی بادشاہ نے جب یہ سُنا تو وہ بھی اس نقال سے دُعا کرانے کی نیت سے اس کے پاس جا پہنچا اور ایک ہمیانی جس میں ہزار روپے تھے نذرانہ پیش کیا۔ اس غدار مکار نے لینے سے انکار کر دیا لیکن بادشاہ نے بار بار عرض کیا حضرت! یہ ہدیہ ضرور قبول فرمائیں مگر وہ نہ مانا۔ آخر بادشاہ مایوس ہو کر ہمیانی لئے واپس جا رہا تھا کہ وہ نقال اُٹھ کر دوڑا اور بادشاہ سے راستہ میں جا ملا اور عرض کیا حضرت! وہ ہمیانی عطا فرمائیے! بادشاہ نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا حضور! میں تو وہ نقال ہوں جو پہلے آپ سے بھیک مانگا کرتا تھا۔ بادشاہ نے فرمایا تو پھر تو نے اس وقت ہمیانی قبول کیوں نہ کی؟ بولا حضور! جس کی میں نقل کر رہا تھا اس کی عادت تھی کہ وہ بادشاہوں سے دنیا لینے سے انکار کر دیتے تھے اس لئے اگر میں لے لیتا تو نقل پوری نہ رہتی۔ فرمایا اس نقال نے کیسی عجیب نکتے کی بات بتائی ہے۔ ○

www.maktabah.org

مصرعہ:۔ گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی ★ ترجمہ: اگر تو ہر مرتبہ کو جدا جدا نہ کرے تو گمراہ ہوگا

فرمایا آج کے پیر تو غیر عورتوں سے پاؤں دبواتے ہیں۔ مونچھیں بڑھاتے اور داڑھی مُنڈاتے ہیں اور لوگوں کو گمراہی کی طرف کھینچتے جارہے ہیں۔ لوگوں کا حال یہ ہے کہ انہیں کامل اور ناقص پیر کی پہنچان نہیں رہی۔ بس گل تو دیکھتے ہیں مگر دل نہیں دیکھتے۔ پیر کا معنیٰ سفید ہونا نہیں دل سفید ہونا چاہیئے۔ کامل پیر وہ ذات ہے من لہ المولیٰ فلہ الکل۔ (جس کا مولا اس کا ہر کوئی) اپنے مولا کے دروازے کا دربان ہو۔

مصرعہ:۔ سایۂ یزداں بود بندۂ خدا۔ (ترجمہ: بندۂ خدا پروردگار کا سایۂ رحمت ہوتا ہے)

چوں شوی دور از حضور اولیاء ★ در حقیقت دور گشتی از خدا

ترجمہ: جب تو اولیاء اللہ کی بارگار سے دور ہوگا۔ تو درحقیقت خدا سے دور ہوگا۔

اور محبوبِ کبریا علیہ افضل الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبَّکَ اَرْوَاحُنَا اَجْسَادُنَا اَجْسَادُنَا اَرْوَاحُنَا۔ ترجمہ (اے اللہ مجھے اپنی محبت اور اُن کی محبت جو تجھ سے محبّت کرتے ہیں عطا فرما ہماری روحیں ہمارا جسم۔ ہمارے جسم ہماری روحیں)

فرمایا حضرت پیر پیران غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ ولی اللہ ایک وقت میں سَتّر جگہ دعوت کھا سکتا ہے۔

فرمایا، پیر کامل وہ ہے جو متبع سنّت ہو۔ اس کے ایک ہاتھ میں شریعت کا جُزدان ہو اور دوسرے ہاتھ میں عشق کا سُندان۔ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ۔ ترجمہ: جو اللہ کے لئے جھک گیا اللہ نے اُسے بُلند کردیا۔

فرمایا، ابوحفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑے عالم تھے مگر وعظ نہ فرماتے تھے۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا میں نے یہودی کے پیاز کا پتہ سہواً کھالیا تھا اس لیئے وعظ کرنے سے شرماتا

www.maktabah.org

ہوں۔ لوگ جمع ہو کر یہودی کے پاس گئے اور کہا تو پیاز کا پتہ معاف کر دے۔ یہودی نے کہا جب تک لاکھ روپے نہ لوں گا معافی نہ دوں گا یہ اُمید مجھ سے مت رکھو۔ آخرالحیل لاکھ روپے لیکر اس کے آگے رکھ دیئے۔ یہودی نے اپنی جورو (بیوی) سے مشورہ کیا۔ اس نے کہا ذرا غور تو کر! پیاز کے چھلکے کے لئے تجھ سے لاکھ روپے کے بدلے میں معافی مانگ رہے ہیں۔ اِس سے ثابت ہوا انہیں اپنے رب کا خوف ہے اور خشیت دل میں رکھتے ہیں عذابِ آخرت سے ڈرتے ہیں۔ عقوبتِ عاقبت سے کانپتے ہیں۔ تجھے اب مان لینا چاہیئے کہ اِن کا دین سچا ہے اور برگزیدہ ہے۔ حاصل خلاصہ یہ ہے کہ وہ یہودی اِن کے اِس عمل سے متاثر ہو کر اہل وعیال سمیت مسلمان ہوگیا۔ پھر حضرت ابوحفص بزرگ بڑے ذوق وشوق سے تبلیغ میں سرگرم عمل ہو گئے۔ ان کی تبلیغِ بلیغ سے ہزاروں بے دین دیندار ہو گئے سینکڑوں کافر مسلمان ہو گئے۔

فرمایا۔ ایک بزرگ منش بادشاہ (غالباً اورنگزیب) کو خازن نے بتایا کہ آپ کے خزانے میں ایک لعل ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ ہے، بادشاہ نے کہا الحمدللہ۔ پھر دو دِن کے بعد اُسی خازن نے عرض کیا جناب وہ لعل گم ہوگیا ہے۔ بادشاہ نے پھر بھی کہا الحمدللہ۔ تو خزانچی حیرت سے بولا حضور لعل کی موجودگی پر تو الحمدللہ کہنا مناسب ہے لیکن اس کے گم ہو جانے پر الحمدللہ کہنا کیسا ہے؟ بادشاہ نے فرمایا لعل کی موجودگی اور عدم موجودگی پر میں نے اپنے قلب پر نظر کی تو وہ مطمئن تھا۔ نہ موجودگی پر مسرت نہ عدم موجودگی پر اُسے کوئی غم تھا۔ اِس کے اس یکساں حال پر میں نے الحمدللہ پڑھا ہے اِس لئے نہیں پڑھا کہ لعل موجود ہے۔

فرمایا، مجنوں ایک دن لیلیٰ کی ضیافت پر چلا گیا لیلیٰ نے اس کا پیالا توڑ ڈالا مجنوں مسرور ہو کر رقص کرنے لگا۔ لوگوں نے کہا یہ کوئی خوشی کا موقع تھا اس نے پیالا توڑ کر نقصان

www.maktabah.org

کر رہا ہے اور یہ خوشی میں رقص کر رہا ہے۔ مجنوں نے کہا میری یہ تھوڑی خوش قسمتی ہے کہ لیلیٰ کو میں یاد ہوں لوگوں کے پیالے پڑ کر کے دور کر دیئے لیکن میرا پیالا ہاتھ میں لے کر اپنے سامنے توڑ ڈالا۔

جس کتاب کا آپ مطالعہ فرما رہے تھے اسمیں لکھا تھا کہ چیونٹی پہاڑ سر پر نہیں اٹھا سکتی۔ فرمایا ایک شخص نے خواب دیکھا کہ چیونٹی اونٹ کو سر پر اٹھا کر دریا پر تیرتی جا رہی ہے۔ فرمایا بندہ اتنا فہم و فراست تو نہیں رکھتا لیکن اس کے تعبیر پوچھنے پر مجھے یہ سمجھ میں آیا ہے کہ چیونٹی سے مراد ولی اللہ ہے اور اونٹ سے مراد وہ بارِ امانت ہے جو رب نے قرآن شریف میں بیان فرمایا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ الۡجِبَالِ فَاَبَیۡنَ اَنۡ یَّحۡمِلۡنَہَا وَ اَشۡفَقۡنَ مِنۡہَا وَ حَمَلَہَا الۡاِنۡسَانُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوۡمًا جَہُوۡلًا ۙ۔ ترجمہ: ہم نے آسمانوں زمینوں اور پہاڑوں پر امانت پیش فرمائی انہوں نے اس کے اُٹھانے سے انکار کیا کیوں کہ وہ اِس معاملہ میں ڈر گئے۔ لیکن انسان نے اُسے اٹھالیا بیشک انسان نے (خود پر) ظلم کیا اور انجام کو بھول گیا۔

فرمایا جس دریا پر چیونٹی جا رہی تھی وہ معرفت کا دریا ہے انسان اس معرفت کے دریا میں تیرتا ہوا پار جا لگتا ہے۔

فرمایا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کسی بزرگ سے فرمایا اگر ضرورت پیش آجائے تو مجھے یاد کرنا بزرگ نے کہا تجھ سے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن خضر علیہ السلام نے بار بار اسرار فرمایا تو بزرگ نے کہا اگر آپ کی مرضی یہی ہے تو جو چیز مجھے اوقات مقررہ پر ملتی ہے جیسا کہ کُلُّ اَمۡرٍ مَرۡهُوۡنٌ بِاَوۡقَاتِهَا (کہ ہر چیز اپنے وقت کی تابع ہے) وہ چیز مجھے وقت سے پہلے لا دیجئے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میری تقدیر میں لکھ دیا ہے جیسا کہ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبۡدِیۡلًا ترجمہ (یعنی تو اللہ تعالیٰ کے فیصلے میں تبدیلی نہ پائے گا)۔ تو آپ میرے اس نوشتہ مقدر کو

www.maktabah.org

تبدیل کر دیجئے۔ تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا یہ دونوں امر ناممکن ہیں! تو بزرگ نے کہا اب تو فیصلہ ہو گیا بس جب وقت آئے گا وہ چیز خود بخود مل جائے گی۔ اور جو مقدر میں ہو گا مل جائے گا۔ (آپ کو کیوں یاد کروں)

حکایت

فرمایا۔ ہارون رشید کی زوجہ زبیدہ خاتون پر ایک شخص عاشق ہو گیا جب یہ بات زبیدہ خاتون کو معلوم ہوئی تو اس نے وزیر کو فرمایا یہ رقم چھ ہزار روپے لے جا اور میرے اس عاشق کو دے کر کہہ دینا کہ یہاں سے چلا جائے میرے ساتھ محبت کرنا چھوڑ دے جب وزیر نے اس شخص کو رقم دی اور خاتون کا پیغام بھی سُنایا تو وہ رقم لے کر وہاں سے چلا گیا۔ عرصہ کثیر کے بعد زبیدہ خاتون نے وزیر کو فرمایا اس خام عاشق شخص کو تلاش کرواؤ اور اسے پھانسی پر لٹکا دو کیونکہ اس خام عاشق نے مجھے بدنام کیا ہے عشق کا دعویٰ کر کے چھ ہزار روپے پر راضی ہو گیا اور چل دیا۔

سرکار نقشبند حبیب مصطفٰے حضرت قریشی صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کسی اللہ والے کی بارگاہ عالیہ میں عادت سے مجبور سائل نے دنیا کا سوال کر دیا کہ حضور میں غریب آدمی ہوں میرے پاس دنیا کی کوئی نعمت نہیں۔ مہربانی فرما کر کچھ عنایت فرمائیں اس بحر عرفان کے غواص نے سائل سے فرمایا۔ تجھے ایک ہزار روپے دے رہا ہوں ذرا اپنے دونوں کان کاٹ کر میرے حوالے کر دے۔ اس نے کہا جناب معاف کیجئے آپ تو ایک ہزار کہتے ہیں اگر آپ ایک لاکھ روپے بھی دیں تب بھی کان کاٹ کر نہیں دوں گا۔ اللہ والے نے فرمایا۔ اچھا بھلا ناک کاٹ کر دے دو۔ اس نے کہا نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بزرگ نے فرمایا آنکھ دیدو، کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاتھ کاٹنے دو کہا نہیں، فرمایا بھلا ٹانگ کاٹ دو، کہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے اسقدر دان عارف نے فرمایا! اے اللہ کے ناشکر گزار بندے جب تو اتنا بڑا قیمتی آدمی ہے اور ایسے

www.maktabah.org

نایاب نعمتوں کا مالک ہے۔ تو پھر کیوں کہتا ہے میرے پاس کچھ نہیں۔

حضرت غوثِ معظم شہنشاہ ولایت ایک نظر سے مردہ دلوں کو یادِ خدا سے زندہ کرنے والے محبوبِ خدا نے فرمایا۔ تجارتی قافلہ سامان تجارت کے ساتھ ایک بیابان میں رہرواں تھا۔ اس قافلہ میں حضرت بایزید بسطامی قدس سرہٗ کا ارادت مند بھی شامل تھا۔ اچانک کاروانِ تجارت پر رہزنوں نے حملہ کر دیا اور متاعِ معاش لوٹنا شروع کر دیا۔ قافلے والوں نے اپنے پروردگار کو پکارنا شروع کر دیا مگر بچارے اِن قزاقوں کی زد سے نہ بچ سکے۔ لیکن بایزید کے مرید نے حضرت بایزید کی بارگاہ میں غائبانہ درخواست دیتے ہوئے پکارنا شروع کر دیا۔ قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ اپنے شیخ کو پکارنے والا قزاقوں کے حملہ سے محفوظ رہا قافلے والے حیرت زدہ ہو گئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو پکارہ تو نہ بچ سکے اور اس نے اپنے شیخ کو پکارہ تو وہ بچ گیا۔ آخر یہ معمہ کیا ہے؟ جب بارگاہ بسطامی میں باریاب ہوئے اور واقعہ سُنا کر استفسار کیا تو شیخ نے ارشاد فرمایا! اے راہِ راست سے بھٹکے ہوئے مسافرو! تمہارا اپنے پروردگار سے رابطہ نہیں اور میرا اپنے مالکِ حقیقی سے پورا تعلق ہے۔ اِس لئے جب میں نے اپنے مرید کے پکارنے پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا مانگی تو اس ارحم الرحمین نے میری دُعا فوراً منظور فرمائی (اَنَا عِندَ ظَنِّ عَبدِیْ بِیْ) رب نے فرمایا بندہ کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں) مگر تمہارا رابطۂ محبّت قوی نہ تھا اس لئے تمھاری دُعا منظور نہ ہوئی۔ فرمایا! جَذْبَۃٌ مِّنْ جَذْبَاتِ الْحَقِّ مُتَفَوِّقٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ ۞ یعنی جو جذبِ محبتِ حق کے جذبات سے ہے وہ دونوں جہان کی عبادت سے بھی زیادہ فوقیت رکھتی ہے۔

اتنے میں صاحب دعوت غوث محمد حاضر ہوا عرض کیا حضور! کھانا تیار ہے۔ لبِ شیریں پر مسکراہٹ کے پھول کھلے۔ اور فرمایا اگر کھانا تیار ہے تو میں بھی تیار ہوں۔ اور

www.maktabah.org

پوچھا بھلا یہ تو بتاؤ کھانے کیلئے کتنا دور جانا پڑے گا؟ خادم نے جھک کر عرض کیا حضور میاں علی محمد کے گھر کے قریب ہے۔ طالبانِ حق کے راہنما نے میاں غلام محمد کے غریب خانہ کو رشکِ ارم ہونے کا شرف بخشا۔ کھانے کو متبرک فرمایا اور وہاں سے فراغت کے بعد واپسی تشریف افزا ہوئے۔ راستے میں آتے آتے معلوماتی دنیا سے ایک سبق آموز واقعہ سُنایا فرمایا بادشاہ کی صاحبزادی بیمار تھی اس نے دربار شاہی کے حکیم حاذق سے کہا کہ شہزادی کا علاج کرو مگر نبض دیکھے بغیر بیماری کے متعلق تشخیص کرو۔ حکیم نے عرض کیا جناب اتنا تو ضرور ہو جانا چاہیئے کہ شہزادی کی نبض پر ایک دھاگہ باندھ کر مجھے دیدو میں خود تشخیص کرلوں گا۔ بادشاہ نے حکیم حاذق کی آزمائش کیلئے بلی کے گلے میں رسی باندھ کر اس کے ہاتھ میں پکڑا دی حکیم نے کہا جناب مریض نے چوہے کھائے ہیں۔ بادشاہ کے یقین میں پختگی آگئی۔ اب اس نے شہزادی کی نبض پر دھاگہ باندھ کر حکیم کے ہاتھ میں دیدیا۔ حکیم نے عرض کیا جناب! اِس کی فصد کرنا ہوگی مطلب یہ ہے کہ خون نکلوانا پڑیگا۔ چنانچہ شہزادی کو بتلائے بغیر زمین پر ریت بچھوا کر اس میں نشتر چھپا دیا۔ اب شہزادی کو ننگے پاؤں ریت پر چلنے کو کہا۔ شہزادی ننگے پاؤں ریت پر چلی تو نشتر اس کے پاؤں میں چبھ گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ حسبِ ضرورت خون خارج کرا کر پٹی کر دی لیکن شہزادی نے سمجھا شاید پاؤں میں کانٹا چُبھا ہے اِس لئے اُسی کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہوئی۔

حضرت نے مغرب کی نماز امام بخش کے گھر پر روڑی شریف میں ادا فرمائی اتنے میں عاشقانِ اولیاء زائرین باصفا کا اژدھام (ہجوم) ہو گیا سب کو مخاطب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ کے رسول کے دیوانو، ذرا اپنی داڑھی کا خیال رکھو یہ سنّتِ رسول ہے اسے نہ منڈاؤ۔ داڑھی منڈانا ہنود کی رسم ہے۔ تم ہندوؤں کی مصنوعات بالکل نہ کھاؤ۔ ے

www.maktabah.org

مصرعہ: چیست تقویٰ ترک شبہات و حرام، ترجمہ: تقویٰ کیا ہے؟ حرام اور شبہ والی اشیاء سے پرہیز کرنا، فقیرو! حیاتی بڑی گراں قیمت شئے ہے۔ اِس کو برباد نہ کرو اس دارِ فانی کی فانی اشیاء سے محبت نہ کرو۔ دِل لگانا ہے تو ان چیزوں سے لگاؤ جو ہمیشہ پائندہ اور باقی رہنے والی ہیں وہ کیا ہیں، وہ اعمالِ صالحہ ہیں۔ ذرا اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب کر سوچو تو سہی تم کس کا نام لیتے ہو؟ یہ اس ذاتِ مقدس کا نام ہے جو حَیُّ الْقَیُّوْم ہے۔ یاد رکھو اس نام کی لذت بغیر شیخ کامل کی صحبت کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ لوگو! تم نے قبرستان میں دیکھا ہوگا کہ دنیاداروں کی قبروں پر کوئی فاتحہ بھی نہیں پڑھتا دیکھو تو مٹی کے ٹیلوں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ مگر دوسری طرف اللہ کے پاک باز بندوں اور اس کے عاشقوں کی مزارات پر نظر دوڑاؤ۔ کتنے زائرین روزانہ ان کے مزارات پر حاضری دیتے ہیں۔ عوام تو عوام ہیں ان کی بارگاہ سے بھیک مانگنے والوں کی صفوں میں اغنیاء اور زمانے کے بادشاہ بھی شامل ہوتے ہیں۔ آپ نے اپنی جیب سے گھڑی نکالتے ہوئے فرمایا اچھا یہ بتاؤ ۱۶ سولہ روپے میں کتنا لوہا ملیگا۔ لوگوں نے جواب دیا جناب سولہ روپے میں بہت سا لوہا آسکتا ہے۔ فرمایا دیکھو یہ گھڑی لوہے کی ہے مگر اس کا وزن کتنا تھوڑا ہے پھر سولہ روپے میں بِک رہی ہے۔ آخر کیوں؟ کبھی سوچا تم نے اگر اس کے وزن کا لوہا لیا جائے تو بالکل تھوڑے پیسے خرچ ہوں گے اِس تھوڑے سے لوہے کی اتنی زیادہ قیمت کیوں ہے؟ وجہ یہ ہے کہ اِسکو کسی کاریگر ذی فنون کا ہاتھ لگا ہے جس کی وجہ سے یہ اتنی قیمت میں بک رہا ہے۔ ٹھیک اسی طرح انسان کے بیکار دلوں کو بنانے والے کاریگر بھی ہوتے ہیں جب ایسے استاذ کامل کا ہاتھ لگ جاتا ہے تو انسان کوئی اعلیٰ چیز بن جاتا ہے پھر فرمایا اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی شریعت پر عمل کرو۔ ہندوؤں کی رسومات پر تو بے دھڑک عمل کرتے ہو مگر ہادیٔ برحق راہبر کامل شافع روزِ جزا کے حکموں

www.maktabah.org

کی پرواہ نہیں کرتے۔ آخر تم کس کے نام لیوا ہو کس کا کلمہ پڑھتے ہو۔ اپنے پروردگار کے حضور تمہیں پیش ہونا ہے اس کا کچھ تو خوف تمہارے دلوں میں ہونا چاہیئے۔ شرم کرو کوشش کرو اسطرح آپ نے لوگوں کو بہت تنبہ اور تحذیر فرمائی۔

المجلس الثانی

حضورؒ نے صبح کی نماز سے قبل اس کمترین سے فرمایا، فضل الدین دکاندار کو اطلاع کردو کہ پروگرام کے مطابق آج کی دعوت کا بندوبست ان کے ذمہ ہے۔ اس لئے وہ انتظام کرے نماز فجر سے فارغ ہوئے تو ایک شخص سے ارشاد فرمایا تیرا نام کیا ہے اور کام کیا کرتا ہے؟ اس نے عرض کیا جناب مراد علی میرا نام ہے اور میں جانوروں کی ڈھک کا منشی ہوں فرمایا تیری شکل ہندوؤں سے مشابہت رکھتی ہے اس لئے میں نے یہی سمجھا کہ شاید ہندو ہے فرمایا۔ اے مسلمان! کیوں کفار سے مشابہت رکھتے ہو؟ وہ بولا جناب سچ ہے مگر کیا کریں رسم پڑ گئی ہے۔ آپ نے فرمایا شریعت تو رسومات کی بیخ کنی کرنے والی ہے، کہاں تک رسومات پر کاربند رہو گے میں دیکھ رہا ہوں اور دیکھتا رہتا ہوں جس شہر میں جاؤ جس گاؤں میں جائے دیکھو ہر جگہ نئی نئی رسم موجود ہے۔ ارے مسلمانو! رسومات کو بالکل چھوڑ دو۔ آؤ اللہ اللہ کرو اور کثرت سے کرو آپ منشی تو بن گئے مگر کسی سے علم انشاء اور املاء بھی تو سیکھا ہوگا گھر بیٹھے تو منشی نہیں بن گئے۔ منشی بولا! جی ہاں بالکل درست فرمایا آپ نے، واقعی سیکھ کر منشی بنا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا، اسی طرح اللہ اللہ سکھانے والے بھی ہوتے ہیں! تم نے دیکھا ہوگا کہ جس کے پاس ٹکٹ ہوتی ہے اُسے بلا لیتے ہیں اور کہتے ہیں جلدی آؤ۔ مگر جس کے پاس ٹکٹ نہیں ہوتی اُسے دھکے مار کر نکال دیتے ہیں اور خوب پٹائی بھی کرتے ہیں۔ اگر تاوان یا جرمانہ ادا کر سکتا

www.maktabah.org

ہے تو وصول کرتے ہیں ورنہ اُسے ملزم بنا کر چالان کر دیتے ہیں۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ آج کل کے زمانہ میں کوئی نواب ٹرین کے فسٹ کلاس کے ڈبے میں اکیلا سفر کر رہا تھا۔ چلتی گاڑی میں اس کا پیغامِ اجل آپہنچا۔ مر تو گیا مگر اُسے بڑے غور وفکر سے پہچاننے کی کوشش کی گئی لیکن پہچانا نہیں گیا۔ کسی نے کہا ہندو ہے کسی نے کہا معلوم نہیں کون ہے، اس کی شکل وصورت ہندوؤں کی سی تھی اس لئے اُسے جلا دیا گیا۔

پھر فرمایا ایک دن گاڑی میں کیا دیکھا کہ سیّد مسلمان دوسرا زمیندار مسلمان تیسرا ہندو سفر کر رہے تھے میں نے اپنے رفیق سے کہا دیکھو ان تینوں میں کوئی امتیاز نظر آتا ہے، کیا معلوم ہو سکتا ہے؟ کون ہندو ہے کون مُتبع مسلمان اور کون عام مُسلمان ہے، افسوس ہے کہ مُسلمان کو اسلام کا تو پتہ ہی نہیں رہا۔ نہ فرائض کا علم ہے نہ واجبات کا اور نہ سنّت کا نہ مستحب کا۔ بھلا بتاؤ تو سہی! تم تو شہر کے باشندہ ہو فرائض کیا ہیں۔ منشی بولا جی مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا اگر اس شہر میں تمہارا دشمن رہتا ہو تو اُسے قتل کر دو گے؟ اس نے کہا جی نہیں فرمایا اسلئے کہ تمھیں یہ خوف ہوتا ہے کہ شاید پکڑے جائیں اور قصاص میں قتل کر دیئے جائیں۔ تو وہ بولا جی ہاں فرمایا افسوس ہے تم دنیا کے حکام سے تو ڈرتے ہو مگر احکم الحاکمین سے نہیں ڈرتے۔ تمام عمر گناہوں میں اور ارتکاب جرائم میں بسر کر ڈالی اور شریعت کی حدود کو توڑ ڈالا۔

دِل کا پتہ کیوں نہ پوچھا

آپ نے مراد علی کو فرمایا ادھر آ! تجھے ذکر بتا دوں اللہ تعالیٰ غنی الاغنیا ہے تم اِس سے مانگتے کیوں نہیں۔ پھر فرمایا یہ تو بتا تیرا دِل کہاں ہے اس نے اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھ دیا آپ نے فرمایا تیرا کان کہاں ہے اس نے کان پر ہاتھ رکھ دیا۔ پھر پوچھا تیرا ناک کہاں ہے اس نے ناک پر ہاتھ رکھا

www.maktabah.org

فرمایا سارے اعضاء سے تو واقف ہے مگر آج تک دِل کا پتہ کیوں نہ پوچھا کیا تو دِل کو بیکار سمجھتا ہے، اس سے کام کیوں نہیں لیا جب کہ سارے اعضاء سے تو نے کام لیا ہے۔ پھر آپ نے اس کے قلب پر انگلی مبارک رکھ کر ذِکر اللہ اللہ سمجھایا اور فرمایا جب دِل ذکر اللہ سے زندہ ہو جاتا ہے تو قبر میں بھی زندہ رہتا ہے۔ فرمایا دیکھو اولیاء کرام بھی انسان تھے کھاتے پیتے تھے اور چلتے پھرتے تھے لیکن اُن کا دل زندہ تھا اس لئے اب وہ قبر میں بھی زندہ ہیں دنیا کے لوگ اِس لئے ان کے محتاج ہیں۔ پھر فرمایا اولیاء اللہ مرنے کے بعد اس طرح ہوتے ہیں جس طرح میں نے چادر اوڑھ رکھی ہے اگر میں اِسے اتار دوں تو جسم ننگا ہو جائے گا اولیاء کرام سے بھی روح والی چادر دور ہو جاتی ہے تو اُن کا دِل بدستور زندہ رہ جاتا ہے۔

آپ نے فرمایا۔ ناک کٹا ہوا ہو تو آدمی بہت بُرا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح داڑھی منڈا آدمی بھی بُرا معلوم ہوتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ہوئے ہیں ان سب کی داڑھی مُبارک تھی امت محمدیہ علیہ و آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام میں اصحابہ کرام ہوں یا اولیاء کرام سب کی داڑھیاں تھیں۔ اس کے بعد مجلسِ ذکر قائم ہوئی آپ نے مراقبہ کرایا اِس کے بعد میاں فضل الدین کے مکان پر تشریف لے گئے وہاں سکھر والی جماعت بھی موجود تھی سب اہل الذکر تھے میاں فضل الدین کی داڑھی قبضہ سے کم تھی تو آپ کو غصہ آگیا اور بڑے جوش سے فرمایا کہ اس کو چوہا کب تک کاٹتا رہے گا۔ تمھیں یہ تو تجربہ ہے کہ کسی کی عمر ساٹھ سال کسی کی ستّر یا اسّی یا نوے سال زیادہ سے زیادہ سو سال اس سے زیادہ بمشکل سے کسی کی عمر ہو جاتی ہے مگر آخرت کی حیاتی پدموں سال ہو گی جس کی کوئی حد ہو گی نہ شمار، آخرت کے سکھ کی انتہا نہ ہو گی ابدالآباد جس کی غایت نہ نہایت ہے۔ اب خود حساب کر دو اس کے مقابلہ یہ زندگی سیکنڈ ہو گی عبدالغفور خان کینسٹیبل نے عرض کیا جناب یہ دنیا ءکچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا کیوں اِس

www.maktabah.org

لاشئ اور فانی زندگی کی ترقی اور ترفیع چاہتے ہو اور آخرت کی زندگی کو پس پشت ڈال کر گناہوں پر دلیر ہو گئے ہو۔ اگر آخرت کا بھلا چاہتے ہو تو داڑھی نہ منڈاؤ سخت گناہ ہے۔ فضل الدین کو اِس بارے میں سخت تنبیہہ فرمائی۔ آخر اس نے توبہ کر لی کہ آئندہ داڑھی نہ منڈوائے گا۔

درخت کا پتہ توڑ کر

فرمایا ایک بزرگ کے سامنے کسی مرید نے درخت کا پتہ توڑ کر اسے ہاتھ میں مَل کر پھینک دیا تو بزرگ نے فرمایا تو نے میرے سامنے پانچ گناہ کئے۔ ایک تو جو چیز سبز ہو وہ اللہ کا ذِکر کرتی ہے اُسے بے ضرورت توڑ ڈالا۔ دوسرے یہ کہ پیر کے سامنے گستاخی کی تیسرے یہ کہ ہاتھوں سے کھیل کا کام لیا۔ چوتھے یہ کہ دوسروں کا اس فعل میں پیشوا بنا۔ پانچواں یہ کہ اُسے آوارہ پھینک دیا۔ فرمایا لوگ تو گناہوں پر بہت دلیر ہو گئے ہیں۔ نماز نہیں پڑھتے۔ زنا کرتے ہیں چوری کے عادی ہو گئے ہیں بلکہ پیشہ بنا لیا ہے اس پر بہت حریص اور راغب نظر آتے ہیں۔

عقل کی قسمیں

فرمایا عقل دو ہوتے ہیں ایک معاش کا اور دوسرا معاد کا۔ معاش کا عقل تو چوڑھوں چماروں کو بھی بہت ہوتا ہے اور ہندوؤں غیر مسلموں کو بھی ہوتا ہے مگر معاد کا عقل اولیاء کرام کو مِلتا ہے۔ اولیاء کو معاد کا عقل کامل طور پر ملتا ہے۔

ایک دانہ گیہوں

فرمایا ایک نبی سے ایک دانہ گیہوں کا گِر کر گم ہو گیا تو وہ اُسے آٹھ دِن تک ڈھونڈتے رہے تاکہ بے ادبی نہ ہو۔ مگر اب تو عورتیں گیہوں اور جو کے آٹے سے چیکو بنا کر اپنی پیشاب دانی کو مارتی ہیں۔ جب وہ آٹا نیچے گِرتا ہے تو اُسے پاؤں سے دبا دیا جاتا ہے۔

نور محمد روہڑی شریف والے کو دیکھا جو بے چارہ لقوہ کی مرض میں عرصہ کثیر سے

www.maktabah.org

مبتلا ہے فرمایا رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کچھ لوگ ایک آدمی کو مارنا چاہتے ہیں میں آگے بڑھا تو مجھے کہا آپ اِس معاملے میں مداخلت نہ کریں شاید وہ شخص نور محمد تھا۔

اِس کے بعد کتاب **اصُولِ اربعہ تردید الوہابیہ** تالیف شدہ حضرت مولینا حسن جان سرہندی نقشبندی ساکن ترنڈا سائیں داد۔ پڑھنا شروع فرمائی۔ کچھ دیر بعد آپ نے فرمایا اِس کتاب میں لکھا ہے۔ کہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ صاحب قدس سرہٗ نے خواب دیکھا کہ ایک درخت کی سبز شاخ پر ایک طوطی خوشنما بیٹھی ہے دیکھتے ہی دل میں خیال آیا کہ کسی طرح یہ طوطی میرے ہاتھ پر آبیٹھے تو بہتر ہے یہ خیال آنا تھا وہ طوطی اڑ کر میرے ہاتھ پر آبیٹھی۔ میں نے شکر لیکر اس کے منہ میں ڈال دی۔ یہ خواب جب اپنے پیر ومرشد حضرت خواجہ محمد املنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں عرض کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا جائے طوطیاں ہندوستان ہے ہندوستان کے لوگ تجھ سے مستفید ہوں گے۔ اس کے بعد ہندوستان کو فیض یاب کرنے کیلئے اجازت عنایت فرمائی۔

فرمایا سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باوجودیکہ کمال جود وسخا کے مالک تھے صِرف سَوا روپیہ کی پوشاک زیب تن فرماتے تھے۔

حکایت فرمایا حضرت بہاؤالدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دو ۲ صاحبزادے تھے۔ ایک کا نام حضرت صدرالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھا حضرت بہاؤالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال شریف کے بعد دونوں بھائیوں کو چودہ ۱۴ چودہ ۱۴ لاکھ روپے وراثت میں ملے۔ حضرت صدرالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تو تین ۳ دِن کے اندر اتنی کثیر رقم مساکین پر تقسیم فرمادی کسی نے عرض کیا حضرت آپ کے والد ماجد نے تو یہ رقم جمع فرمائی تھی آپ نے اسے تھوڑے عرصہ میں اڑا دیا۔ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ

www.maktabah.org

یہ دنیا کالا سانپ ہے جس کا منتر اور افسوں میرے والد صاحب کے پاس تھا اس لئے وہ اس کے جمع کرنے میں بے خوف تھے مگر مجھے اس کا منتر نہیں آتا اس لئے اسے دور کر دیا خدا کی قدرت دوسرے بھائی سے اس وقت کے بادشاہ نے چودہ لاکھ روپے چھین لیے اور اسکو کہلا بھیجا کہ دنیا اور خزانے رکھنا بادشاہ کا کام ہے۔ فقیروں کا اس سے کیا تعلق۔

اکیس کروڑ روپے

فرمایا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اکیس کروڑ روپے ایک دن میں تقسیم فرما دیئے جب گھر تشریف لے گئے تو پوچھا کچھ کھانے کیلئے ہو تو لاؤ، انہوں نے عرض کیا حضرت اگر چار آنہ بھیج دیتے تو آپ کھانا تیار ہو جاتا اب تو اللہ کا نام موجود ہے۔

رمّوں نے ہسّو سے کہا

فرمایا دو آدمی تھے ایک کا نام ہسّو تھا اور دوسرے کا نام رمّوں تھا، ہسّو کو ہنسنے کی عادت تھی اور رمّوں کو رونے کی رمّوں نے ہسّو سے کہا ؎

ہسّو ہسنا چھوڑ ڈے رونے تے دھر جیت ★ جنہا رونا سکھیا او گئے بازی جیت

یعنی ہسّو کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا کہ ہسّو خاں زیادہ ہنسنا چھوڑ دے جنہوں نے رونے کی عادت سیکھ لی وہ بازی جیت گئے، تو ہسّو نے رمّوں کو کہا۔ ؎

رونا ہسنا ایک ہے مت سمجھو دو ★ کسے نے پایا ہس کے کسے نے پایا رو

یعنی رونا ہسنا ایک بات ہے کسی نے ہنس کے یار منا لیا کسی نے رو کے رب منا لیا۔

واقعہ: فرمایا شاہ ایران کا دستور تھا کہ عشرہ محرم میں ایک شخص کو یزید مقرر کر کے اُسکا منہ کالا کر کے پوچھتے تھے کہ تیرا نام کیا ہے وہ کہتا میرا نام یزید ہے پھر تمام شیعہ آتے لات مارتے اور تھپڑ رسید کرتے تھے۔ بعد انقضائے عشرہ محرم اس مصنوعی یزید کو بہت

www.maktabah.org

سا روپیہ دیتے تھے، وہ بچارا ہمیشہ اسی طرح یزید بنتا اور رقم لیتا رہا ایک دن وہ فوت ہوگیا۔ عشرہ محرم کے موقع پر شیعوں نے ایسے آدمی کو تلاش کیا جو بناؤٹی یزید بن سکے آخر ایک دِل جلا مِل گیا اُس نے کہا یزید تو بنوں گا لیکن رقم پہلے وصول کروں گا انہوں نے اُسے مقررہ رقم ادا کر دی اور پھر میعاد مقررہ اور جگہ مقررہ پر اُسے لے آئے، حسب معمول اُس سے پوچھا بتا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں امام حسین ہوں پھر تو شیعہ سب نادم ہوئے اور رقم اس آدمی کو ہضم ہوگئی۔

لطیفہ مولوی مراد علی صاحب روہڑی شریف والے نے عرض کیا کہ نواب ریاست خیر پور والے کا بھی یہی دستور تھا وہ ایک آدمی کو عمر مقرر کرتا تھا۔ اور سب شیعہ اُسے مار دھاڑ کرتے تھے اور منہ بھی کالا کرتے تھے جب وہ آدمی مر گیا تو انہوں نے دوسرا آدمی تلاش کیا جب وہ آیا تو اس نے کہا رقم پہلے ادا کر دو انہوں نے اُسے رقم دیدی جب مقررہ جگہ پر اُسے لے کر آئے اور اس سے حسب دستور پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں علی المرتضٰی ہوں پھر تو سب شیعہ بہت نادم ہوئے۔

لطیفہ آپ نے فرمایا شیعہ کا معنٰی گروہ ہے۔ اگر چار پانچ کتے جمع ہو جائیں تو اُن کو شیعہ کہہ سکتے ہیں اور چار پانچ گدھے جمع ہو جائیں تو انہیں بھی شیعہ کہہ سکتے ہو اور یہ لامذہب فرقہ ہے۔

لطیفہ مولوی سلیم اللہ نے حضوری میں عرض کیا کہ ایک شخص کھڑے ہو کر پیشاب کر رہا تھا کسی شیعہ نے اُسے دیکھ لیا۔ کیوں کہ شیعہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ثواب سمجھتے ہیں۔ اِس لئے شیعہ نے طعنہ دیا کہ کام تو سنّیوں والے کرتا ہے اور پیشاب شیعوں والا۔ اس نے جواب دیا کہ میں ہمیشہ شیعہ مذہب پر پیشاب کرتا رہتا ہوں۔

www.maktabah.org

جہانگیر بادشاہ اہلسنّت تھا

اور سلیم اللہ نے عرض کیا کہ جہانگیر بادشاہ اہلسنّت تھا اس کی عورت متعصبہ شیعہ تھی وہ ہمیشہ بادشاہ کو شیعہ ہونے کی دعوت دیتی رہتی تھی مگر بادشاہ نہ مانتا تھا۔ آخر دونوں نے طے کر لیا کہ شیعہ سُنّی مناظرہ ہونا چاہیئے جو غالب آگیا ہم دونوں وہ مذہب اختیار کر لیں گے، چنانچہ میدانِ مناظرہ میں دونوں مذہبوں کے علماء منگوائے گئے اور مناظرہ کرایا گیا۔ پھر تو علمائے اہلسنّت شیعوں پر غالب آگئے۔ پھر بھی متعصبہ بیوی نے شوہر یعنی بادشاہ سے کہا کہ علمائے اہلسنّت کو پھانسی پہ لٹکا دے۔ بادشاہ نے کہا۔ اے جاناں! جان ترا دادم، ایمان ترا نہ دادم۔

مولوی سلیم اللہ نے عرض کیا کہ اکبر بادشاہ بڑا سرکش اور متکبر آدمی تھا۔ اگر مُلّا دوپیادہ اس کے پاس نہ ہوتا تو بیربل بادشاہ کو ضرور مرتد بنا لیتا۔ بیربل نے ایک کتاب تدوین کر کے زمین میں دفن کر رکھی تھی۔ اُس کا مقصد یہ تھا کہ کسی دن بادشاہ کو پیش کر کے کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے۔ جس میں یہ آیت مصنوعی بنا کر لکھ رکھی تھی۔

یَا اَیُّھَا الْاَکْبَرُ لَا تُذْبِحِ الْبَقَرَ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ۔

ترجمہ:۔ اے اکبر گائے ذبح نہ کی جائے اور شراب نہ پیئے۔

مُلّا دوپیادہ کو یہ بیربل کی تزویر (فریب) معلوم ہوئی تو اُس نے حکمتِ عملی سے بادشاہ کو بچا لیا۔ ورنہ اُس کے بعد وہ نبوت کا دعوٰی کر دیتا۔

آپ نے فرمایا ایک بدبخت نے حرم محترم بیت اللہ شریف میں جا کر اُسے نجاست سے مُلوّث کر دیا جب باہر نکلا تو ایک بدوی نے اُس ملعون کو قتل کر دیا۔

فرمایا، مکہ معظمہ ہو یا مدینہ منورہ دونوں شہر اسلام کی بنیاد ہیں۔ تم مجھے وہاں کوئی شیعہ دکھا دو۔ چار آئمہ کے چار مُصلّے تو ہیں لیکن شیعہ کا وہاں پانچواں مُصلّٰی نہیں ہے،

www.maktabah.org

خنزیر کو قتل کیا ہے۔

قاضی غلام حسین صاحب روہڑی والے نے عرض کیا کہ اس شہر میں ایک نقشبندی بزرگ رہتے تھے جس کی خانقاہ اِس شہر کے کنارے پر واقع ہے۔ اس نے دیکھا کہ ایک شیعہ امیر آدمی نے جوتے پر صحابہ کبار کے نام لکھے ہوئے تھے۔ اس بزرگ نے اپنے ایک مخلص مرید کو حکم دیا کہ اِسے قتل کر دے۔ چنانچہ اُسنے اُسے قتل کر دیا۔ پولیس نے اُس آدمی کو پکڑ کر عدالت میں پیش کیا۔ عدالت میں بیان دیتے ہوئے اُس نے کہا اگر خنزیر کو قتل کر دیا جائے تو کیا اُس کے قاتل پر قصاص واجب ہے۔ عدالت نے کہا نہیں۔ تو اس نے کہا میں نے تو خنزیر کو قتل کیا ہے۔ جب جا کر دیکھا تو واقعی وہ سر خنزیر کا ہو چکا تھا اور باقی بدن آدمی کا تھا پھر تو نزاع مرتفع ہو گیا (یعنی جھگڑا ختم ہو گیا) وہی سر ایک پہاڑ کی چوٹی پر دفن کیا گیا اور اُس پر ایک قبہ بنایا گیا جو آج تک سُور کی قبی کے نام سے مشہور ہے۔

آپ نے فرمایا ایک بھنگی چرسی شیعہ ہانڈی پکا رہا تھا۔ جب ہانڈی جوش سے اُبلنے لگی تو اُس نے اُس میں کفچہ چلانا شروع کیا۔ اسی اثنا میں اُسے پیشاب کا تقاضہ ہوا۔ جب پیشاب کرنے گیا اور پیشاب کرنے بیٹھا تو پیشاب کی جھاگ ظاہر ہوئی تو اس میں کفچہ چلانا شروع کر دیا اور کہنے لگا ہانڈی آج تو بہت اُبل رہی ہے، کسی نے سُن کر کہا ارے نامراد یہ تو پیشاب ہے۔ ہانڈی کہاں ہے بڑا شرمندہ ہوا۔

المجلس الثالث

جنڈو ڈا شاہ صاحب دادو والے نے دعوت کی تھی اس نے چار آدمیوں کا کرایہ بھیجدیا تھا آپ ریل گاڑی پر سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ دوران سفر آپ نے ارشاد فرمایا۔

www.maktabah.org

واقعہ:۔ حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیوی صاحبہ نوجوان تھی اور آپ کچھ عمر رسیدہ تھے بیوی صاحبہ کے دِل میں خیال آیا آپ بوڑھے ہو چکے ہیں میں جوان ہوں، آپ کو اس بات کا انکشاف ہو گیا چنانچہ اس رات آپ نے کئی دفعہ اپنی بیوی سے مجامعت کی حتیٰ کہ وہ برداشت نہ کر سکی۔ ے

قوتِ جبریل از مطبخ نہ بود، ترجمہ:۔ (جبریل کی طاقت کھانے وغیرہ کے ذریعے نہ تھی۔)

آپ نے فرمایا حضرت بایزید بسطامی قدس سرہٗ نے ایک دِن ایک فرشتے کا نور دیکھا اور حیران ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد روح الامین کا نور دیکھا تو سُبحان اللہ عجب بخشندہ و تاباں تھا۔ دل میں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ نے نور تو فرشتوں کو عطا فرما دیا ہے۔ اور پھر اپنی قلب کی طرف توجہ فرمائی جس سے نور کی شعاع ایسی ظاہر ہوئی جس سے تمام انوارِ ملکوتی مفقود ہو گئے۔ فرمایا مومن جب پل دوزخ سے گذرے گا تو دوزخ کہے گا۔ جُز یَا مُؤْمِنُ فَاِنَّ نُوْرَکَ اَطْفَاءَ لَہَبِیْ۔

فرمایا حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جس پتھر سے آگ نکلتی ہے اگر وہ پتھر سو سال تک پانی میں پڑا رہے پھر نکال لیا جائے تب بھی اُس سے آگ نکلے گی۔ فرمایا مومن قبروں میں مٹی بھی ہو جائیں لیکن دِن قیامت کے جب اُٹھیں گے اُن کے چہرے پُر نور اور چمکدار ہوں گے۔

آپ تقریباً گیارہ بجے دادو شہر میں پہنچے، فوراً بعد میاں نور محمد مسبوق الذکر کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ایک عورت نے شکایت کی ہے کہ اُس کا مزاج سرد ہے میں نے اُسے اللہ اللہ کا ذِکر سمجھایا۔ جب اس نے قلبی ذِکر کرنا شروع کر دیا تو ذِکر کی حرارت اور اس کے یُمن و برکت سے اس کی سرد مزاجی ختم ہو گئی۔ اس ذِکر کی برکت سے وہ نماز کی پابند ہو گئی اور

www.maktabah.org

ذکر کی بھی عادی ہوگئی اس کا خاوند اس کی نیکی سے متاثر ہوکر نمازی بن گیا اور صاحبِ ذکر ہوگیا۔

نمازِ ظہر کے بعد لوگوں کا بڑا اجتماع ہوگیا تو آپ نے فرمایا کہ۔ ہمارے محبوب نبی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام، ایک رحیم، خلیق، شفیق اور مسکین تھے۔ مسکینوں کے ہمجلیس اور انیس تھے۔ اُمراء اور مترفین لوگ کہتے تھے۔ یا رسول اللہ! ہم تو آپ کی صحبت میں نہیں بیٹھ سکتے کیوں کہ آپ کے چوگرد غریب اور مسکین فقیر لوگ بیٹھے ہوتے ہیں۔ اِن دلق پوشوں میں ہمیں تعفن اور بدبو آتی ہے۔

آپ نے فرمایا قسامِ ازل نے عقل کے سو حصّے کئے، ننانوے 99 حصّے صرف سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے۔ باقی ایک حصّہ کے پھر سو حصّے بنائے ان میں سے ننانوے حصّے پھر دوبارہ حضور سید الکونین علیہ وآلہٖ افضل الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائے پھر باقی ایک حصّہ کے پھر سو حصّے کئے ننانوے حصّے تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو تقسیم فرمادیئے۔ ایک حصہ کو پھر سو حصّے میں تقسیم کیا۔ ننانوے حصّے اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو دے دیئے باقی ایک حصہ کو ساری خلائق پر تقسیم کر دیا۔ اب اگر کوئی شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صِرف ایک خلق پر عمل کرے تو ساری کائنات کو اپنا گرویدہ اور مطیع بنالے۔ حضور سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام اتنے بڑے عقل کے مالک ہوتے ہوئے بھی یہ دُعا فرماتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ۔ ترجمہ:۔ اے اللہ مجھے مسکین بناکر رکھ اور مسکینی کی حالت میں دنیا سے لیجا اور قیامت میں مسکینوں کے ساتھ میرا حشر فرما۔ آپ اندازہ فرمائیں سو حصّے والے تو مسکینی اختیار فرمائیں۔ اور تم لوگ خان صاحب اور وڈیرہ صاحب بننے کیلئے ہاتھ پاؤں مارتے ہو۔ جب تم بڑے آدمی بن گئے تو غریب بچارے تمہاری جفا

www.maktabah.org

کاریوں اور دلِ آزاریوں کے شکار ہو گئے۔ اور تم جفا کار دلِ آزار بن گئے۔ ایک کتاب میں دیکھا تھا کہ غرور کرنے والے قیامت کے دن پاؤں کے نیچے چیونٹی کی طرح پائمال ہوں گے اور رگڑے جائیں گے تم لوگ مسکین اور فقراء کی صحبت سے تو نفرت کرتے ہو مگر انگریزوں سے محبت رکھتے ہو۔ اُن کے ساتھ وضع قطع شکل وصورت میں مشابہت پیدا کرتے ہو اور اُن کے ساتھ کرسیوں پر بیٹھنے کیلئے ہزاروں روپے خرچ کر دیتے ہو۔ بڑے بڑے عہدوں کیلئے کوشش اور تدارک کرتے رہتے ہو، اب تم شریعت کے چور ہو۔ بتاؤ تم نے مونچھیں کیوں بڑھا رکھی ہیں اور داڑھی کیوں منڈاتے ہو تمھیں دوزخ کا خوف نہیں ہے کیا؟

دوزخ اپنی حرارت سے اور شدت برودت سے تنگ آکر باری تعالیٰ کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کیا۔ حکم ہوا طبقات حرارت اور برودت سے ایک ایک سانس نکال لیا کرو۔ یہی سبب ہے کہ اس کے حرارت کے سانس سے گرمی اور برودت سے سردی ہو جاتی ہے لیکن مومن پل صراط سے جب گزر کریگا تو دوزخ بڑی زاری سے التجا کریگی۔ جزیا مُؤمِنُ اِنَّ نُوْرَکَ اَطْفَیٰ لَھَبِیْ ۔ اے مومن جلدی گزر جا تیرا نور میرے شعلے کو بجھا دے گا۔

جلد بازی اچھی نہیں

فرمایا ایک شخص کو یکبارگی توجہ دے دی۔ اُس نے کہا۔ اب میرے روئیں روئیں سے ذکر جاری ہو گیا ہے۔ لیکن کتنا عرصہ ہوا واپس نہیں آیا یکبارگی ذکر توجہ اور فیض جیسی نعمت دیدی جائے تو اُس کی قدر نہ ہو گی رفتہ رفتہ محنت سے اگر حاصل کی جائے تو اُس کی قدر وقیمت معلوم ہوتی ہے فرمایا ایک عورت کو انتظار شدید کے بعد اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا فرط محبت میں آکر اُس نے بچہ کو بہت سا حلوہ کھلا دیا جس کی وجہ سے وہ اپھر کر مر گیا۔ دیکھو لوگ گھروں میں قسم قسم کے

www.maktabah.org

کھانے تیار کر کے کھاتے ہیں مگر چھوٹے شیر خوار بچے کو صرف دودھ دیتے ہیں اور کچھ نہیں دیتے۔ ایک ایسے آدمی کو جسے پیاس نہ لگی ہو پانی لاکر دو اور کہو پی لے! تو وہ نہیں پیئے گا۔ اگر دل نخواستہ پی بھی لے گا تو اُسکا شکریہ ادا نہ کرے گا۔ لیکن اگر پیاسے آدمی کو ٹھنڈا پانی لاکر دوگے تو وہ اُمید ہے کہ مرتے دم تک تمھاری اِس خوبی کو یاد رکھے گا۔

فرمایا طبیب کے پاس مریض جاتا ہے وہ اُسے دوائی دے کر کہتا ہے۔ گوشت نہ کھانا کیا مریض کہہ سکتا ہے؟ کہ جناب میں گوشت ضرور کھاؤں گا۔ آپ بتائیں؟ طبیب عقلمند ہوتا ہے یا کہ بیمار؟

ایک شخص نے آنکھ پھڑکنے کی تعبیر پوچھی۔ فرمایا میری بائیں ہتھیلی پھڑکتی ہے تو معلوم ہوتا ہے۔ کوئی چیز ملے گی۔ دائیں ہتھیلی پھڑکتی ہے تو یہ سمجھے کوئی چیز دوں گا۔

فرمایا اگر کچھ دینا پڑے تو دائیں ہاتھ سے دیا جائے، لینا پڑے تو بائیں سے لے۔ اِس لئے کہ دینے کا مرتبہ لینے سے زیادہ ہے۔ اَلْعُلْیَا اَفْضَلُ مِّنَ السُّفْلٰی۔ ترجمہ:۔ اوپر والا نیچے والے سے افضل ہے۔ ذکرِ قلبی اور باطنی فیض دینے کے متعلق فرمایا کہ میں اِس نعمت کے دینے میں بڑا حریص ہوں۔

آپ نے اللہ داد خاں گرداور (سپر وائزر) سے فرمایا! تیرا اعتقاد تو ہمارے ساتھ اچھا ہے مگر مونچھیں تیری کیوں بڑھی ہوئی ہیں؟ انہیں کٹادو پھر اِس کمترین (پیر مٹھا) سے فرمایا پہلے اِس بروہی صاحب کی مونچھیں درست کردو۔ پھر اِس خاں کی مونچھیں بھی سنت کے مطابق ٹھیک کردے۔ چنانچہ بندہ نے حسب الارشاد بروہی کی مونچھیں کتر دیں۔ اس کے بعد اللہ داد خاں کی مونچھیں جو بچھو کی دم کی طرح ہونٹوں پر پیچ و تاب کھا رہی تھیں کاٹ دیں اور درست کر دیں۔ پہلے تو خاں صاحب نے بہت کوشش کی کہ یا حضرت! میں جب پنشن

www.maktabah.org

پر جاؤں گا تو مونچھیں شریعت کے مطابق رکھلوں گا فی الحال اجازت دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ بندۂ خدا اگر پنشن لینے سے پہلے مرگیا تو کیا ہو سکے گا۔ فرمایا بارگاہ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کچھ مونچھوں والے آئے تو آپ نے اعراض فرمالیا (منہ پھیرلیا)۔

فرشتوں کی ایک جماعت ہے جنکا ورد یہ ہے۔ سُبْحَانَ مَنْ زَیَّنَ الرِّجَالَ بِاللُّحٰی وَسُبْحَانَ مَنْ زَیَّنَ النِّسَاءَ بِالذَّوَائِبْ۔ ترجمہ (پاک ہے وہ جس نے مردوں کو داڑھیوں سے زینت بخشی اور پاک ہے وہ (رب) جس نے عورتوں کو زلفوں سے زینت عطا کی)۔ فرمایا عورتیں ناقصات العقل والدین ہونے کے باوجود نہ سر کی گندھی ہوئی مینڈھیاں کھولتی ہیں نہ کبھی کتراتی ہیں اور تم مرد عقل مند ہونے کے باوجود داڑھی جیسی زینت اور سنت کو ہمیشہ صفا اور چٹ کر کے رکھتے ہو۔ فرمایا اگر داڑھی زینت کے لئے نہ ہوتی تو ہمارے پیارے اور اللہ کے محبوب علیہ وآلہٖ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیاۃ کی داڑھی مبارک نہ ہوتی۔ یہ شان اور شرف صرف مردوں کو بخشا گیا ہے۔ اگرچہ عورت بڑی نازنین اور مہ جبین ہی کیوں نہ ہو صرف تھوڑے بال داڑھی کی جگہ پر اُگ آئیں تو کتنا بھدے معلوم ہوں گے اور اُن کی صورت قبیح نظر آئیگی۔ لوگو! حیاتی کا تمہیں کیا بھروسہ ہے۔ دیکھتے نہیں شداد نے کتنے سو میل لمبی بہشت بنوائی تھی جس کا مستری اور نقشہ نما انجینیر شیطان لعین تھا۔ تین سو برس تک بنتی رہی۔ اُس پر ایک اینٹ چاندی اور ایک سونے کی لگا کر در و دیوار بنائے گئے۔ سونا چاندی استعمال ہوتا رہا۔ فرش پر جواہرات، مرجان، زمرد کا کام ہوا۔ اس کے اندر دودھ اور شہد کی نہریں جاری ہوگئیں۔ تین سو سال کی انتھک کوشش کے بعد جب بہشت مکمل ہوگئی تو وہ اُسے دیکھنے کیلئے بڑے شان و شوکت سے پہنچا ایک پاؤں اندر اور ایک باہر ہی تھا کہ ! ملک الموت آپہنچے اُس کا نام صفحہ ہستی سے مٹا دیا کیونکہ کفار کو بہشت کا داخلہ ممنوع ہے۔

www.maktabah.org

میاں نور محمد صاحب روہڑی والے نے عرض کیا حضرت! مجھے بیماری کا عارضہ ہو گیا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہمارے ہاں ایک طبیب صاحب تھے جب کوئی انہیں بلانے جاتا تو وہ بڑی منت وسماجت کے بعد مریض کو دیکھنے آتا تھا مگر عزرائیل علیہ السلام تو منت کراتے ہی نہیں۔ حکیم صاحب جب تک کسی کو مرہون منت نہ بنائیں ضد اور انکار چھوڑے ہی نہیں۔ حکیم صاحب کو بلایا گیا نبض پر ہاتھ رکھا اور کہنا شروع کر دیا۔ ہاہا ہا ہا توبہ توبہ۔ پوچھا گیا۔ ارے حکیم صاحب! کیا ہو گیا؟ حکیم صاحب بڑی حیرت سے بولے، ہاہا توبہ توبہ۔ لوگوں کو اس بیماری کا کیا علم ہے۔ میں بتاؤں ذرا غور سے سنو! اس بیماری کے تین درجے ہوتے ہیں۔ جب تین سے گذر کر آگے بڑھ جائے تو بیمار کے بچنے کی اُمید مفقود ہو جاتی ہے۔ اس کی مرض بھی تیسرے درجہ کے قریب پہنچ چکی ہے۔ میرے پاس ایک دوائی ہے جس کی قیمت پانچ روپے ہوگی۔ (حضرت قریشی صاحب کے زمانہ میں چاندی ایک روپیہ تولہ تھی) لیکن مفید اتنا ہے کہ بیمار کو ہاتھ سے پکڑ کر اُٹھا دیتی ہے۔ پھر تو ہزار منت کے حکیم صاحب نے یہ دوائی دی اور پانچ روپے لے لئے (جو آج کے حساب سے تقریباً ساڑھے چار سو روپے بنتے ہیں) دو روپے فیس بھی لے لی۔ حکیم صاحب تو چلتے بنے اگر مریض فوت ہو جائے تو حکیم صاحب کہہ دیتے ہیں میں نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا تھا کہ مرض تین درجہ کے قریب ہے اگر کچھ بڑھ گئی تو بچنا مشکل ہو جائے گا۔ اگر مریض صحت یاب ہو جائے تو بولے۔ دیکھا میری دوائی کی مسیحائی یہ تو مُردوں کو زندہ کر دیتی ہے۔

فرمایا ایک مُلّا اور ایک عام آدمی شکار پر نکلے، جال میں ایک بٹیر اور ایک پدّی پھنس گئے مُلّا صاحب نے اُس آدمی سے کہا۔ اگر پدّی تم لے لو تو بٹیر میں لونگا۔ اگر بٹیر مجھے دو تو پدّی تم لے لو۔ مطلب یہ تھا کہ بٹیر حلال ہے وہ کسی طریقہ سے مل جائے اور پدّی حرام ہے وہ عام آدمی کے حصّہ میں جائے اسلئے یہ معمہ بنا کر تقسیم کرنے لگا۔

www.maktabah.org

المجلس الرّابع

صُبح سویرے حضرت غوث الاعظم (غلبہ محبت کی وجہ سے حضرت قریشی صاحب کو لکھتے تھے) اور جیون شاہ صاحب موٹر پر سوار ہو کر حضرت مخدوم بلاول صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ شریف میں پہنچے، اُس دِن خانقاہ شریف پر میلا تھا۔ اِس لئے لوگ بہت آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ جیون شاہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا لوگو آج میں تمہیں تین مبارکبادیں پیش کرتا ہوں، اول مبارک یہ ہے کہ ہمارے علاقہ میں سیلاب کی طغیانی آئی جس نے ہماری کھیتیاں ختم کر دیں اور مزید جان کا بھی خطرہ ہو گیا تھا مگر الحمد للہ جانیں محفوظ رہیں۔ دوسرا یہ کہ ہمارے علاقہ میں مرض اسہال نے بہت سی جانیں تلف کر دیں پھر اللہ تعالیٰ نے اِس موذی مرض سے بھی ہمیں نجات عطا فرما دی اِن تکالیف کا اللہ تعالیٰ نے یہ بدل عطا فرمایا ہے کہ ہمارے ہاں ایک زبردست ولی اللہ تشریف لائے ہیں۔ جو کہ ملک پنجاب سے آئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے جو اِس زمانے میں ایسے بزرگ تشریف لائے ہیں جن کی توجہ سے مردہ دِل زندہ ہو جاتے ہیں۔ پھر تو مخلوق حضرت صاحب پر دیوانہ وار ٹوٹ پڑی اور آپ نے بہت سے لوگوں کو ذِکر سمجھایا اور بیعت بھی فرمائی۔

پھر آپ خانقاہ کے اندر تشریف لے گئے اور مراقبہ فرمایا بعد از فراغت واپس تشریف لائے۔ ارشاد فرمایا، مخدوم صاحب نے فرمایا ہے کہ جیون شاہ صاحب کو شادی کرنے کی ضرورت ہے اِس فکر اور شوق میں رہتے ہیں۔ مخدوم صاحب نے فرمایا ہے کہ فلاں بوڑھا جو تیرے پاس بیٹھا کرتا ہے اُسے میرا سلام کہہ دینا اور اُسے کہنا وہ اپنی لڑکی سے جیون شاہ صاحب کا نکاح کر دے دوسری بات انہوں نے یہ فرمائی ہے کہ!

www.maktabah.org

مولوی حضرات کو ہدایت کر دو وہ محض خلوصِ دل سے رضائے الٰہی کیلئے تقریر کیا کریں۔ دِل میں کسی قسم کا طمع اور ریاکاری نہیں ہونی چاہیئے اور تیسری بات یہ فرمائی ہے کہ میری خانقاہ میں عورتیں مت آیا کریں۔

آپ (قریشی صاحب) کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا۔ کہ حضرت مخدوم بلاول صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جولاہا کا کام کرتے تھے۔ ایک دِن مستی میں آگئے اور پاں طجو آٹا سے پتلا آش بنا کر رکھتے ہیں تاکہ کچے دھاگہ پر مار کر مضبوط کریں وہ اُٹھا کر اپنے بدن پر لیپ کر دیا اور سر پر انڈیل دیا جو سارے بدن پر لگ گیا پھر ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرے بدن سے یہ آش چاٹ لے گا وہ درجہ ولایت پہ پہنچ جائے گا۔ بہت سے نیک نصیبہ والے لوگوں نے چاٹ کر صاف کر دیا۔ آخر میں ایک ایک شخص آیا اور ملتمس ہوا کہ اسے چاٹنے دیا جائے آپ نے فرمایا اب تو میرا بدن بالکل صاف ہو گیا ہے صرف ناخنوں میں کچھ پھنسا ہوا ہے اُس نے بڑی عقیدت سے ناخن چاٹ لئے تو وہ کامل ولی اللہ بن گیا۔

آپ کی ایک عقیدت مند عورت نے کسی ظالم بادشاہ کے پیر کو کچھ مضرت پہنچائی تو اس ظالم نے پیر کے انتقام میں حضرت مخدوم بلاول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کوٹھو میں پسوا دیا۔ واللہ تعالیٰ اَعلمُ بالصواب۔

پھر حضور فجر کی نماز کے بعد اسٹیشن پھلجی سے شکارپور کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں مولوی سلیم اللہ سے فرمایا کہ مخدوم صاحب نے مجھے مراقبہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ۔ از آمدن شما۔ ما عید میکنیم و ما برائے استقبال شما در داد و آمده بودیم لیکن بسبب اشتغال ذکر بسوئے ما توجہ نفر دید۔ یعنی (تمہاری آمد پر ہم خوشیاں منا رہے ہیں۔ اور ہم آپ کے استقبال کو دادو میں آئے تھے مگر ذِکر میں مشغول ہونے کے سبب ہماری

www.maktabah.org

طرف متوجہ نہ ہوئے۔) یہ سارا مضمون فارسی میں تھا۔ شکارپور میں آپ نیاز محمد خاں جمعدار کے مکان پر تشریف لے گئے (مجلس خامس میں شکارپور کی طرف سفر کا تھوڑا سا واقعہ بیان کیا گیا ہے پھر مجلس سادس شروع ہو رہی ہے۔)

المجلس السادس

فجر کے وقت مولوی سلیم اللہ صاحب نے اس کمترین سے کہا کہ حضرت غوث الاعظم (قریشی صاحب) نے جو یہ بیت پڑھا تھا وہ لکھ لینا چاہیئے۔ وہ لکھ لیا گیا تھا۔

ے چار بودم سہ شدم اکنوں دوم
دوئی چوں بگذرم بس واصلم

آپ نے فرمایا چار سے مراد چار عناصر ہیں جب ان چاروں کی نفی ہوگئی تو لا ہوگیا۔ جب نفی مطلق ہوئی۔ تو واصل ہوگیا۔ ترجمہ بیت کا یہ ہے۔ (میں چار تھا تین ہوا اب دو ہوں جب دوئی سے گذر گیا بس واصل ہوگیا۔) "مسرور سابقہ بے خرچ"۔

اور میاں کمال الدین فقیر نے اپنا خواب بیان کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت قبلہ عالم کو کھانا وہ کھلائے جو پکائے اور داڑھی منڈا ہاتھ نہ لگائے اور رات کو حضرت کے ساتھ وہ لوگ سوئیں جو پرانے ارادت مند ہوں اور نئے آدمیوں کو بالکل دور سلایا جائے۔ بعض لوگ حضرت کو اکیلا دعا کے لئے گھر لے جاتے ہیں حضرت کے ساتھ جماعت ہمراہ جایا کرے۔

آپ نے فرمایا کہ ایک دن میں نماز میں تھا جناب باری تعالٰی نے میرے رخسار پر بوسہ دیا اور ارشاد فرمایا۔ اے قریشی میں نے تمھیں اپنا محبوب بنایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اوّل درجہ شیخ عبدالقادر جیلانی کو دوسرا درجہ محبوبیت کا شیخ نظام الدین اولیا

www.maktabah.org

کو اور تیسرا درجہ میں نے تجھے دیا ہے۔

(رخسار پر بوسہ دینا اللہ کا ایسا ہی سمجھا جائے جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شب معراج اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ مبارک کو میری پشت پر رکھا تو اُس کی ٹھنڈک مجھے اپنے سینہ میں محسوس ہوئی

"مسر در سابقہ بے خرچ غفاری"

لعاب دہن

آپ نے فرمایا ایک دفعہ میں حضرت شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر مراقب ہوا۔ تو حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ لعاب دہن میرے منہ میں ڈالدیا جو انہیں حضرت رسول کریم علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے میرے لئے امانت کے طور پر دیا تھا جس کی وجہ سے میں مست ہوگیا

چھلکے رکھتا گیا

آپ نے فرمایا جب میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار شریف پر پہنچا تو ایک آدمی نے کچھ آم ہدیہ کے طور پر میرے سامنے پیش کئے۔ میں نے وہ آم تو کھالیئے مگر اُس کے چھلکے رکھتا گیا اور دل میں خیال کیا کہ دیکھیں یہ چھلکے کس کے نصیب ہوتے ہیں۔ کیا دیکھتا ہوں کہ خلیفہ کرم حسین شاہ نے وہ سب چھلکے اٹھا کر کھالیئے۔

آپ نے فرمایا مجھے موسیٰ زئی شریف اپنے مرشد کی بارگاہ میں خیال آیا کہ آپ سے اجازت لے کر سکھر چلا جاؤں اور وہاں رہ کر مزدوری کروں۔ جب آپ کی خدمت میں اجازت کیلئے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا قریشی جی! ؎

مکن عمر ضائع بتحصیل مال   کہ ہم نرخ گوہر نباشد سفال

ترجمہ:۔ (مال کی تلاش میں حیاتی ضائع نہ کر، کیونکہ ٹھیکریاں گوہر کے بھاؤ نہیں ہوتیں۔)

www.maktabah.org

آپ نے فرمایا جو شخص مونچھیں بڑھائے اور داڑھی منڈائے تو اس کے لئے حضور علیہ و آلہٖ افضل الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت نہ کروں گا۔ ایک پٹھان موجود تھا جس نے کہا۔ لوگ فرائض کی پرواہ نہیں کرتے یہ تو سنت ہے جو معمولی سمجھی جاتی ہے۔ آپ نے جواب میں فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ پھر سنّت کو معمولی کیوں سمجھا جائے گا۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔

کسی نے فجر کی نماز قضا کے متعلق مسئلہ پوچھا۔ تو جواب میں فرمایا۔ کہ زوال سے پہلے فرض بمع سنّت کی قضا کرے اور زوال کے بعد صرف فرض کی قضا پڑھ سکتا ہے۔ اور باقی نمازوں کی قضا بعد نمازِ عصر تا مغرب جائز نہیں۔

کسی نے نمازِ سفر کے متعلق مسئلہ پوچھا تو جواب میں آپ نے فرمایا۔ آدمی کی ایک دن کی سیر نو کوس ہے تو تین دن کا حساب چھتیس میل ہوگیا تو بس چھتیس میل میں سفر ہوگا۔

آپ نے فرمایا حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا پر اڑتا تھا۔ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ۔ یعنی ایک ماہ کا سفر صبح کو اور ایک ماہ کا سفر شام کو کرتے تھے اور آپ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ بڑی تفصیل سے بیان فرمایا اور اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت خاقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی[ف۱]

کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملکِ سلیمانی

ف۱:۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ ؎

نہ آنجا نفس و قلب و دم نہ آنجا روحِ جسمانی — دمے نامحرم است آنجا غلط گفت است خاقانی

بسے صد سالہا باید فنا فی اللہ شود فانی — دمے نامحرم است آنجا جسم در اسم شد فانی

از حضرت علامہ رفیق احمد شاہ صاحب قریشی مسکین پور

ترجمہ:۔ (تیس سال کے بعد خاقانی پر یہ مطلب کھلا، کہ ایک ساعت ذاکر خدا ہونا حضرت سلیمان علیہ السلام کی (دنیاوی) بادشاہی سے بہتر ہے۔) سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کیا شان ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ذیشان شاہی سے بھی مرتبہ میں بڑھ گیا۔ محض اس لئے کہ وہ شاہی فانی تھی اور یہ شاہی باقی رہے گی۔

فرمایا دنیا کے بادشاہ اردلی اور چوبدار رکھتے ہیں۔ لیکن اُس بادشاہ حقیقی کا کوئی بھی چوبدار اور اردلی نہیں ہے۔ اِذَا سَئَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ ترجمہ: (جب میرے متعلق میرے بندے سوال کریں تو انہیں بتا دیں کہ میں بیشک قریب ہوں۔) وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ ترجمہ:۔ (ہم اُسکی رگِ جاں سے بھی اُس کے زیادہ قریب ہیں۔ فرمایا بادشاہ تو سو جاتے ہیں اور اُنکی دربار بھی بند ہو جاتی ہے لیکن بادشاہِ حقیقی تو فرماتا ہے۔ فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۔

آپ نے فرمایا۔ غنی لوگوں کے سامنے میں عاجزی نہیں کرتا۔ حدیث میں آیا ہے۔ مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِیٍّ لِغِنَائِهٖ۔ یعنی

فرمایا۔ ؎ ازاں بر ملائک شرف داشتند ★ خود را زِ سگ بد پنداشتند،
(اللہ والے ملائکہ سے بھی شرف میں بڑھ جاتے ہیں۔ لیکن اپنے آپکو کتے سے بھی بد سمجھتے ہیں۔)

اصحابِ کہف کا قصہ

پھر آپ نے اصحاب کہف کا قصہ بالتفصیل بیان فرمایا مثلاً دقیانوس کا خدائی کا دعویٰ کرنا۔ چوہے کا بلی کے ڈر سے دقیانوس کے سینے پر چڑھ جانا۔ اور اُس کا ڈر کی وجہ سے کانپ جانا۔ اور یملیخا کا اُسکی خدائی سے بے اعتقاد ہونا۔ بکروال کا اور اُس کے کتے کا اُن کے ساتھ جانا۔ غار میں تین سو برس (۳۰۰) کے بعد جاگنا۔ اور بادشاہ جو قیامت اور حشر و نشر کا منکر تھا اُسکا مسلمان ہونا۔

www.maktabah.org

فرمایا بزرگان سلف پاکیزہ کھانے کی تلاش کرتے تھے کیونکہ یہاں اَیُّھَا اَزْکیٰ طَعَامًا موجود ہے۔ اور اتقاء کے ہمیشہ پابند تھے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ بیشک تم میں سے زیادہ پرہیزگار اللہ کے ہاں معزز ہیں۔ اور آج کے مسلمان تو بالکل پرواہ نہیں کرتے بلکہ ہندوؤں کی چیزیں ھَنِیْئًا مَّرِیْئًا کر جاتے ہیں۔ ہندوؤں کے نزدیک تو کتا گائے کا پیشاب اور گائے کا سرگین (گوبر) سب پاک ہیں۔

فرمایا۔ قیامت کے دِن اصحاب کہف کے کُتّے کی کھال بلعم کو پہنائیں گے اور بلعم کی کھال کُتّے کو پہنا کر بہشت میں داخل کریں گے۔

سگ اصحاب کہف روزے چند ★ پئے نیکاں گرفت مردم شد

یعنی بزرگوں کی صحبت میں کتا آیا تو وہ بھی بندہ بن گیا اور بہشت میں داخل ہوگا معلوم نہیں سبب کیا ہے کہ لوگ اولیاء اللہ کی صحبت سے کیوں بھاگتے ہیں۔ ؎

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء ★ بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

فرمایا، ایک بزرگ کے پاس ایک مُلازم آیا تو بزرگ نے پوچھا تم کیا کام کرتے ہو؟ وہ بولا، اپنے افسر کو کھانا کھلاتا ہوں۔ پانی پلاتا ہوں۔ جب سو جاتا ہے تو میں پنکھا جھلتا ہوں۔ اور جاگتا ہے تو چوکیداری کرتا ہوں۔ بزرگ نے پوچھا اگر تجھ سے قصور یا غلطی ہو جائے تو وہ تیرے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ اُس نے کہا تو وہ خفا ہوتا ہے اور مجھ پر جرمانہ رکھ دیتا ہے۔ بزرگ نے فرمایا، تیرے حاکم سے تو میرا حاکم بہت اچھا ہے۔ سُنو! جب میں سو جاتا ہوں تو پنکھا جھلتا ہے۔ بھوک لگے تو وہ مجھے کھانا کھلاتا ہے۔ پیاس ہو تو پانی پلاتا ہے۔ وہ خود نہیں کھاتا مجھے کھلاتا ہے۔ میں سو جاتا ہوں وہ نہیں سوتا۔ اگر مجھ سے قصور ہو جائے تو معافی دے دیتا ہے، اور فرماتا ہے کہ،

www.maktabah.org

وَمَنۡ یَّغۡفِرُ الذنوب الا اللہ۔ یعنی کون ہے جو اللہ کے سوا گناہ معاف کرتا ہے، اور فرماتا ہے۔ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ یعنی میں دُعا مانگنے والے کی دُعا قبول کرتا ہوں جس وقت بھی وہ دعا مانگے۔ اور حدیث پاک میں ہے۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنۡبِ کَمَنۡ لَّاذَنۡبَ لَہٗ۔ یعنی جس نے توبہ کی گناہوں سے وہ اُس شخص کے مثل ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔

ناموں کو سنکر ہنسنا

نیاز محمد کے تین بھائی تھے، جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے اُن سے نام پوچھے ایک نے کہا میرا نام کرڑ ہے۔ دوسرے نے کہا۔ میرا نام کنڈا ہے اور تیسرے نے کہا۔ میرا نام کنڈیرا ہے۔ یہ سُن کر لوگ بہت ہنسے۔ آپ نے فرمایا، مولوی صاحب اِن کے ناموں کو لکھ لو۔!

آپ نے فرمایا سندھ میں علم کا بڑا زور ہے۔ دیکھو اذان میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ ایک طرف دو دو دفعہ کہنا چاہئے مگر یہاں کے مُلّا ایک دفعہ کہتے ہیں۔ اسی طرح حَیَّ عَلَی الفلاح اور قد قامت الصلٰوۃ وغیرہ کا حال ہے۔

بادشاہ کی دعوت

فرمایا ایک بزرگ اپنی جماعت سمیت ایک بادشاہ کی دعوت میں تشریف لے گئے، بادشاہ کے ساتھیوں میں سے کسی نے بطور استہزاء (مذاق) کہا۔ آج تو کنولے پیٹ بھر کر خوب کھائیں گے۔ یہ بات بزرگ نے سُن لی۔ چنانچہ اُس نے ایک صوفی کو توجہ دیدی۔ جو بادشاہ کے دسترخوان پر کھانا تھا یا باقی جو بھی پکا ہوا تھا وہ اکیلا کھا گیا۔ بادشاہ کو جب اِس سارے واقعہ کی خبر ہوئی تو بھاگا بھاگا آیا اور لگا معافی مانگنے، بزرگ نے فرمایا۔ رزق رساں تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے بادشاہ تو ہمارے ایک صوفی کو بھی پیٹ بھر کر نہ کھلا سکا۔

www.maktabah.org

گسیٹہ نام کا آدمی

فرمایا ایک شخص کا نام گسیٹہ تھا۔ اُسے شوق پیدا ہوا کہ وہ اپنے نام کی مہر بنوائے۔ چنانچہ وہ مہر بنانے والے کے پاس پہنچا۔ اور کہا میرے نام کی مہر بنا دو۔ اس نے نام پوچھا تو اُس نے کہا میرا نام گسیٹہ ہے۔ پنجابی میں اُسکا مطلب ہے کہ زمین پر گھسیٹنا) مہر بنانے والے نے مہر پر اِس طرح کندہ کر دیا۔ تیری داڑھی کنوں پکڑ کے گسیٹہ۔ یعنی تیری داڑھی سے پکڑ کر زمین پر کسی نے گھسیٹا۔

سکھوں اور ہندوؤں کے نام

آپ نے فرمایا سکھوں اور ہندوؤں کے نام تو بہت بُرے ہوتے ہیں۔ دیکھو! کسی کا نام گھنٹراں سنگھ۔ کسی کا نام رنجیت سنگھ وغیرہ، اور ہندوبنیوں کے نام مرلی مل۔ کھوتا مل، وغیرہ ہوتے ہیں۔ جب یہ شادی کرتے ہیں تو پانچ پانچ سال گھر نہیں جاتے لیکن پیچھے بال بچے پیدا ہوتے رہتے ہیں، اور بھائی رات دن کمائی کرتے رہتے ہیں۔

خاوند کی پہنچان نہیں

میاں ظہور محمد خاں نے عرض کیا۔ کہ ایک ہندو عورت کی شادی ہو گئی۔ دو[۲] تین[۳] دن تک مختلف آدمی اس کے ساتھ سوتے رہے۔ تو اس نے اپنی ساس سے پوچھا میرا خاوند کون ہے۔ اس نے کہا۔ یہ کیا پوچھ رہی ہو اتنا جلدی میں، مجھے تو ساری زندگی گذری ہے آج تک معلوم نہ ہو سکا کہ میرا خاوند کون ہے۔

المجلس السابع

دلِ سیاہ کا علاج

ایک شخص نے عرض کیا۔ میرا دل کالا ہو گیا ہے، کچھ مُصفّٰی ہو جائے۔ تب اُس پر کسی شئی کا اثر ہو سکتا ہے۔

www.maktabah.org

آپ نے فرمایا دل کو پانی سے تو نہیں غسل دیا جا سکتا ہے، یہی اسم ذات کا ذکر ہے جس سے دل پاک اور صاف ہوتا ہے یہی علاج ہے۔

مراقبہ میں تسبیح پڑھنا

آپ مراقبہ کر رہے تھے مراقبہ میں بیٹھا ہوا ایک شخص تسبیح پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا معالج دو ۲ قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو ظاہری بیماری کا علاج کرتے ہیں۔ اور دوسرے باطنی بیماری کا۔ ظاہر والے بدن کی بیماری کا علاج کرتے ہیں باطن والے روحانی علاج کرتے ہیں۔ روحانی معالج فرماتے ہیں کہ مبتدی کے لئے اللہ اللہ کرنا درود شریف پڑھنے سے زیادہ مفید ہے۔

چوبیس ہزار سانس

فرمایا سانس انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ ۲۴ چوبیس ہزار دفعہ سانس لیتا ہے۔ قیامت کے دن ایک ایک سانس کا حساب ہوگا۔ باقی نعمتوں کا حساب اس سے علاوہ ہوگا۔

فرمایا ملازم لوگ اپنے آفیسروں کے حکموں کی پابندی میں رات دن مصروف رہتے ہیں۔ اگر اللہ انہیں تندرستی و صحت عطا نہ فرماتا۔ تو یہ لوگ ملازمت کا کام کس طرح کر سکتے۔ بالفرض آنکھوں سے بصارت چھین لے یا قوت بازو سلب کر لے تو پھر کیا کریں گے۔

ے۔ تو نہ بزر خریدی جاں راقدر نمیدانی۔ (تو نے جان زر سے نہیں خرید کی اور قدر بھی نہیں جانتا)

آپ نے اس کمترین سے فرمایا یہ مصرعہ لکھ لے ے برائے دو جہاں شد گل محمد فرمایا اسکو مہر پر کندہ کرالے کوئی تو بہت عمدہ ہے۔

کمی بصارت کا دم

ایک آدمی کو کمی بصارت کا علاج یہ ارشاد فرمایا۔ اول و آخر ایک ایک دفعہ درود شریف پھر نو ۹ مرتبہ:۔ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ۔ پڑھ کر ہر نماز کے بعد دونوں

www.makiabah.org

ناخنوں پر دم کر کے دونوں آنکھوں پر پھیر لیا کرے۔

نسخہ کمی بصارت

فرمایا، گیہوں کا آٹا بھون کر، ناریل، مغز بادام، چلغوزہ، کشمش، پستہ، یہ سب ہموزن کوٹ کر ملائے صبح سویرے کھالیا کرے۔ تقویت بصارت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مصرعہ کی تکمیل

آپ نے فرمایا، گل محمد والا مصرعہ لکھ لیا تھا؟ کمترین نے عرض کیا، جی ہاں! تو پھر فرمایا ایک مولوی کا نام گل محمد تھا۔ کسی نے اسے کہا مولوی صاحب ذرا یہاں سے اُٹھ کر وہاں بیٹھ جاؤ۔ تو وہ بولا ؎

برائے دو جہاں شد گل محمد   زمین جنبد نہ جنبد گل محمد۔

آپ نے فرمایا حُقّہ کا بہت رواج ہو گیا۔ اگر حُقّہ کی نڑی پر کپڑا رکھ کر حُقّہ کا دھواں اوپر کھینچا جائے تو کپڑا فوراً سیاہ ہو جاتا ہے۔ اِس طرح حُقّہ پیتے پیتے دِل سیاہ ہو جاتا ہے۔

فرمایا۔ لوگ اپنی عورتیں بازار کو سودا لینے کے لئے بھیج دیتے ہیں، وہ سارا دِن بنیوں کی دکانوں پر بیٹھی رہتی ہیں اور پستان چاک گلے سے نکال کر بچوں کو دودھ پلاتی رہتی ہیں۔ یہ کتنی بُری بات ہے۔

حضرت خلیفہ نور بخش صاحب کے مرید کا گھنہ نام تھا۔ آپ نے فرمایا تیرا نام الٰہی بخش ہونا چاہئیے۔ فرمایا دیکھو ہر کس کی یہ ہی تمنا ہوتی ہے کہ الٰہی بخش! یعنی اے میرے اللہ بخش دے، آمین۔

فرمایا ایک بزرگ نے فرمایا تھا۔ سی سال مجاہدہ کردم نفس من نا لید چوں بر شریعت نفس را جبار کردم بنالید۔ یعنی تیس ۳۰ سال تک میں نے ریاضت کی میرا

www.maktabah.org

نفس نہیں رُدیا جب میں نے اسے شریعت پر عمل کیلئے مجبور کیا تو رونے لگا۔

زیر ناف بال اور داڑھی

حضرت خلیفہ مولوی عبدالمالک صاحب کا ایک مرید موجود تھا جس نے داڑھی منڈا رکھی تھی۔ اُسے دیکھ کر آپ نے فرمایا۔ بدن میں بعض بال منڈانے کے لئے ہوتے ہیں اور بعض بال رکھنے کے لئے، اُن کا رکھنا ثواب ہے اِن کا منڈانا ثواب ہے، افسوس زیر ناف بال منڈاتے ہیں تو اس کے ساتھ داڑھی کے بال بھی منڈا دیتے ہیں اِن کے نزدیک دونوں کا ایک درجہ ہے۔ کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ تَامُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَتَنھَونَ عَنِ المُنکَرِ (ترجمہ:- یعنی تم بہتر امت ہو لوگوں کے لئے بھیجے گئے ہو حکم کرتے ہو نیکی کا اور بُرائی سے روکتے ہو۔) اور لوگ یہ جواب دیتے ہیں کہ ہمارا کیا نقصان ہے عیسٰی بدین خود اور موسٰی بدین خود۔ یہ دیکھو کیسا جواب ہے۔ یہ جواب باثواب نہیں ہے۔ لیکن اے فقیر دا! تم حق بات ضرور کہہ دیا کرو کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے۔ انشاءاللہ تعالیٰ تمہارا امر بالمعروف کا ثواب ضائع نہ ہوگا۔

تمباکو اور نسوار چھوڑنے کا نسخہ

ایک شخص نسوار ناک میں دیتا تھا۔ آپ نے اُس کو کوزہ مصری اور سُنڈھ پر کچھ پڑھ کر دم کر دیا اور فرمایا اِن کو پیس کر سونگھتا رہے۔ دوسرے تمباکو والے کو جو منہ میں رکھتا تھا فرمایا۔ نمک اور مرچ سیاہ دم کرا کر منہ میں رکھتے رہو اور تمباکو کو چھوڑ دو فضول خرچی میں شامل ہے۔

ایک شخص نے فقراء اہل ذکر کیلئے چاول پکائے اور اُن میں گڑ ڈالا تھا۔ آپ نے فُقراء کو منع فرمایا کہ نہ کھاؤ۔ اور صاحب دعوت کو فرمایا گھبرانا نہیں دُوسرے مسکینوں کو کھلا دو۔

www.maktabah.org

آخرت کا سبق کچا ہے

فرمایا ایک آدمی نے اپنے لڑکے سے پوچھا کیوں روتا ہے؟ اس نے کہا میرا سبق کچا ہے مجھے استاد مارے گا۔ ایک بوڑھا یہ بات سن کر رونے لگا۔ کسی نے پوچھا کیوں روتا ہے۔ اس نے کہا میرا ساری عمر کا سبق کچا ہے۔ دن قیامت کے کیا جواب دوں گا۔

حضرت قریشی صاحب کا مہر کندہ

آپ نے مولوی سلیم اللہ صاحب کو اُس وقت فرمایا جب آپ شکار پور سے باگڑجی تشریف لائے کہ میرے نام کا مُہر کندہ یہ مصرعہ بہت عمدہ ہے۔ بفضلِ ذو الفضل شد نام فضلم۔

آپ نے فرمایا دین پور والے بزرگ کے نام کا مُہر کندہ یہ ہے۔ (یہ بزرگ امروٹی صاحب کے خلیفہ تھے۔ خان پور ضلع رحیم یار خاں میں ہیں۔) مُہر کندہ:۔ بنازم بہ بخت خود کہ غلام محمدم۔

آپ کا تازہ مصرعہ

آپ نے فرمایا ایک اور بیت دل میں آیا ہے۔ ؎

غلام محمد شرف یافتہ ★ کہ مہر محمد بدل تافتہ

مولوی سلیم اللہ صاحب نے عرض کیا حضرت یہ مصرعہ ابھی بنا ہے۔ آپ نے فرمایا جی ہاں۔

اس کمترین (پیر مٹھا) نے عرض کیا۔ ہمارے ہاں لعل خاں اور شیر خاں دونوں ذیلدار تھے۔ لعل خان کا مُہر کندہ یہ تھا۔ ؎ چوں لعلم کردہ آبم نگاہ دار۔ اور شیر خاں کا مُہر کندہ یہ تھا۔ ؎ چوں شیرم کردۂ شرم نگہدار،

حضرت پیر پگارا کا مہر کندہ

آپ نے فرمایا پیر پگارا حضرت حزب اللہ شاہؒ صاحب کا مہر کندہ یہ تھا۔ بیت ؎

درد زبان حزب اللہ ★ کلمہ لا الٰہ الا اللہ

لطیفہ:۔ فرمایا ایک طالب العلم کا نام عبداللہ تھا وہ ایک آنکھ سے کانا تھا۔

www.maktabah.org

تو مولوی صاحب جب اُسے بلاتے تو عبداللہ کے بجائے غبداللہ کہہ کر بلاتے۔ اور وہ اُس کی تاویل اِس طرح کرتے کہ عربی میں عین کا معنیٰ آنکھ ہے۔ تو جو آنکھ میں نکتہ ہے تو عین پر بھی ضرور ہونا چاہیئے کیوں کہ اِس نام میں دلالت مطابقی پائی جاتی ہے۔ لہٰذا غبداللہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔

آپ کا ایک تازہ بیت:۔ فرمایا۔ ایک کانا آدمی دیکھا۔ تو کچھ بیت دِل میں بنتے چلے گئے۔ اُن میں سے ایک یہ ہے۔ ؎

یک چشم تو حُسن است دِگر چشم حسین ✲ یک فتح خیبر دگر فتح حُنین

خواب میں بیعت

اِس اثناء میں میاں نورالدین تماچانی والا خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اُسے دیکھ کر فرمایا۔ مولوی صاحب! دیکھو! اِس شخص نے خواب میں میری بیعت کی تھی تو مولوی خلیفہ نور بخش صاحب کھروالے سے اِس عاجز کا پتہ مکان معلوم کر کے فقیر پور پہنچا اور آتے ہی بیعت ہوگیا۔ (فقیر پور ضلع مظفر گڑھ پنجاب)

المجلس الثامن

شیخ کامل سے پیر محبت

بعد از نماز فجر آپ نے فرمایا۔ حضرت مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک شخص ذِکر سے اور قلبی حالات، جذبات اور واردات سے مملو ہے۔ لیکن شیخ کی محبت سے بالکل مُعرّا ہے تو اُسکے منزل سے گر جانے کا احتمال ہے اور فرمایا ایک شخص کو نہ غلبہ ذِکر ہے نہ جذبہ ہے۔ نہ ذوق وشوق ہے۔ لیکن شیخ کی محبت میں مستغرق ہے تو یہ شخص لغزش سے بالضرور محفوظ رہے گا۔ ؎ مصرعہ:۔ سایۂ رہبر بہ است از ذِکرِ حق۔

www.maktabah.org

آپ نے فرمایا مولوی عبدالغفور صاحب بنیر والے نے اس عاجز سے کہا کہ پہلے کی بنسبت اب دل میں خطرات زیادہ پڑتے ہیں تو بندہ نے عرض کیا مولوی صاحب! آپ کو مبارک ہو۔ دیکھو ایک قطرہ گھی زمین میں پر ڈالا جائے کتنی چونٹیاں جمع ہو جاتی ہیں اور چھوٹے لڑکے کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا ہو تو آپ نے کبھی دیکھا ہو گا۔ کتنے کوّے جمع ہو جاتے ہیں۔ بس یہ ہی مثال ہے۔ شیطان مردود جب کسی کے پاس نعمت دیکھتا ہے تو اُسے خطرات میں ڈالتا ہے، اس کے دل میں وساوس ڈالتا ہے۔ اِس لعین کا اصل مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ شخص ایسے حظ عظیم سے محروم ہو جائے۔

شاہ غلام علی دہلوی سے بیعت

فرمایا کسی نے حضرت شاہ غلام علی نقشبندی دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جناب میں، بیعت ہونے کی التماس کی۔ تو آپ نے اُسے فرمایا کہ میرے طریقہ میں۔ طریقہ ما سنگ لیسیدن است (یعنی میرا طریقہ پتھر گھسانا ہے) لہٰذا تو کسی اور کے پاس چلا جا جس کے پاس لذت اور وجدان ہو سکے۔ سائل نے عرض کیا۔ حضرت! ما برائے استقامت آمدیم نہ کہ برائے کشف و کرامت آمدیم۔ (یعنی ہم استقامت کے لئے آئے ہیں نہ اس لئے کہ کشف و کرامت حاصل ہو۔) یہ بات سُنکر آپ بہت خوش ہوئے اور بیعت فرمالیا۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ ترجمہ:۔ بیشک جن لوگوں نے کہا۔ ہمارا رب اللہ ہے پھر انہوں نے اس بات پر استقامت کی۔ تو ان پر ملائکہ نازل ہو کر کہتے ہیں۔ یہ کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کرو اور ہم خوشخبری دیتے ہیں اس جنت کی جس کا تمھیں وعدہ دیا گیا ہے۔

www.maktabah.org

عاشق کی تمنّا

فرمایا ایک بزرگ کہا کرتے تھے کہ جب رب العٰلمین دیدار کرائے گا تو میں عرض کروں گا کہ جب تک میرے پیر کی صورت میں دیدار نہ ہوگا۔ میں نہ دیکھوں گا۔ (یہ بزرگ فنا فی الشیخ کا درجہ رکھتے تھے)

فرمایا۔ حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مرشد حضرت خواجہ محمد عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ۲ بیس سال کا عرصہ صحبت میں رہے۔ لیکن خواجہ صاحب نے اتنا بھی نہ پوچھا کہ تو کون ہے؟ لیکن اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑی استقامت سے لنگر کی خدمت کرتے رہے۔ ایک طرف ولی اللہ کا استغنا ہے تو دوسری طرف ولی اللہ کی بے بہا استقامت کا پتہ چلتا ہے۔ اولیاءِ ماسلف ایسے تھے۔

ایک بوڑھی عورت کے لئے لوح محفوظ پر تصرف

فرمایا حضرت خواجہ محمد عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں ایک بوڑھی عورت پیش ہوئی عرض کیا دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے لڑکا عطا فرمائے خواجہ صاحب نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو جواب ملا۔ اس کے لئے لوح محفوظ میں اولاد نہیں ہے۔ یہ سن کر خواجہ صاحب بت خانہ کی طرف روانہ ہوئے (یہ اندازِ محبوبیت تھا) تاکہ اللہ تعالیٰ اگر نہیں مانتا تو وہ بتوں سے طلب کریں گے چنانچہ وہ بت خانہ میں داخل ہونے کے بعد ابھی سر نہ جھکانے پائے تھے۔ کہ ہاتف نے آواز دی کہ عثمان! اپنے ہاتھ سے اس بوڑھی کیلئے اولاد لکھ لے، تو آپ نے اس کے لئے سات بیٹے لوح محفوظ میں لکھ دیئے۔ لیکن آپ کی جماعت کے ساٹھ آدمی اس لائق تھے کہ آپ انہیں خلافت عطا فرماتے جب انہوں نے حضرت خواجہ صاحب کو بت خانہ میں داخل ہوتے دیکھا تو وہ سب بے اعتقاد ہو کر چلے گئے۔ لیکن حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کے ساتھ رہے۔ آپ نے

www.maktabah.org

اُن ساٹھ آدمیوں کی خلافت اور باطنی نعمت اور خود خواجہ اجمیری کی نعمت (حصّے کی) سب کی سب خواجہ اجمیری کو عطا فرمادی۔ خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ کو اپنے پیر پر پورا اعتقاد تھا۔ آپ نے فرمایا ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے۔ ؎

بمئے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید ٭ کہ سالک بیخبر نہ بود زراہ و رسم منزلہا۔

ترجمہ: مُصلّےٰ شراب سے رنگیں کر اگر تجھے مرشد حکم کرے، کیونکہ مرشد راہِ سلوک کے مشکلات سے بے خبر نہیں۔

حضرت جنیدِ مُرشِد کے ہاں

فرمایا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مرشد کی خدمت میں تین سال رہے مگر مرشد نے ایک سال کے بعد ان سے پوچھا۔ بتاؤ کہاں سے آئے ہو؟ بولے جی بغداد سے، دوسرے سال کے بعد پھر پوچھا، تیرا نام کیا ہے؟ بولے، جی میرا نام جنید ہے۔ پھر تیسرے برس کے بعد پوچھا۔ کہاں جارہے ہو؟ بولے جی حضور آپکی خدمت میں رہنے کا ارادہ ہے۔ یہ سننا تھا کہ حضرت جنید کو سینے سے لگالیا اور فیض سے فوراً مالا مال کر دیا۔

فرمایا۔ ایک بزرگ بارہ سال مراقبہ میں بیٹھے رہے۔ ان کے سر کے بال دراز ہو گئے اس لئے اُن کا نام گیسو دراز مشہور ہو گیا۔

فرمایا ایک بزرگ تکبیر تحریمہ کہہ کر کھڑے ہوئے تو بیس برس کھڑے رہے۔
(یہ باتیں عقل سے وراء ہیں لیکن روحانی تصرفات کے ادنیٰ کرشمے ہیں)

فرمایا۔ بعض بزرگ اسم اللہ کا نقش صرف تصور کراتے ہیں مگر ہمارے حضرات دل سے اللہ اللہ تصوراً ذکر کراتے ہیں۔ کیونکہ دراصل مقصود دل سے ذکر کرانا ہے نہ کہ صرف نقش کو دیکھنا

نماز میں تصوّرِ شیخ

مولوی بلال صاحب نے عرض کیا۔ حضور! نماز میں اگر اپنے

www.maktabah.org

شیخ کا تصور آجائے تو کیا نماز میں خلل آجاتا ہے؟

آپ نے فرمایا۔ خاشاک بر سرِ دریا گذر گنند۔ (یعنی تنکے دریا کی سطح پر گذرتے ہیں) تو دریا ویسا ہی بہتا رہتا ہے۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ میں نماز کی حالت میں تحیہ (ارادہ) جنگ کرتا ہوں اور کبھی لشکر اسلام کی صفوں کو درست کرتا ہوں (یعنی تصوراً) لیکن میری نماز میں خلل بھی نہیں آتا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے اسرار و رموز کے لائق صرف آدم علیہ السلام کو سمجھا اور خزانۂ معرفت اس کے سینہ میں رکھدیا۔ جو تمام انبیاء اور اولیاء میں تقسیم ہوتا رہا اور منتقل ہوتا آیا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ (ترجمہ: میں نے جنوں کو انسانوں کو صرف عبادت کے لئے پیدا کیا ہے یعنی معرفت کیلئے یہ نعمتِ معرفت نہ ملائکہ کو ملی نہ حوروں کو اور نہ جنوں کو صرف انسان کو ملی ہے۔

فرمایا پہچاننے اور جاننے میں بڑا فرق ہے۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا نام سنتے سنتے مر گئے۔ مگر خود نہ اللہ اللہ کیا اور نہ معرفت حاصل کر سکے۔

مولویوں سے خطاب

آپ تماچانی تشریف لے گئے۔ مغرب کی نماز پڑھ کر آپ نے تقریر فرمائی سُبحان اللہ تقویٰ کے متعلق بڑی جامع مدلل تقریر تھی۔

فرمایا مولویوں کی مثال ریل کے انجن کی طرح ہے۔ اگر انجن تیز رفتار ہو تو ڈبے بھی تیز چلتے ہیں اگر انجن سُست ہو تو سب ٹرین سُست ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مولوی مستحب ترک کر دیں تو لوگ سُنّت ترک کر دیتے ہیں۔ اگر مولوی سنّت کو ترک کر دیں تو لوگ واجب ترک کر دیتے ہیں۔ اگر مولوی واجب چھوڑ دیں تو لوگ فرض چھوڑ دیتے ہیں۔ اور پھر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ ہم اگر سچ کہہ دیتے ہیں تو لوگ بگڑ جاتے ہیں۔ ملامت کرتے اور گالیاں دیتے ہیں۔ اے مولویو!

www.maktabah.org

کچھ خدا سے ڈرو، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں مردوں کو زندہ کرنے میں ہرگز عاجز نہیں ہوا مگر احمقوں کو تربیت دینے میں بڑی مشکل پیش آجاتی ہے۔ کسی مسخرے نے کیا خوب کہا ہے کہ ہندو تو جلدی مسلمان ہو سکتا ہے مگر مُلّا مشکل سے مسلمان ہوتا ہے۔

مُلّا تقویٰ کا نام نہیں لیتا صرف یجوز پر (جائز ہے) زور لگا رکھا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ (بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز وہ ہیں جو تم میں زیادہ تقویٰ رکھتے ہیں۔) اور ادھر حال یہ ہے کہ ملا ہندوؤں کی چیزیں اور بنیوں کی مصنوعات کھا جاتے ہیں حالانکہ ہندو ایسے نجس ہیں کہ کتے بھی اُن کے نزدیک پاک ہیں جس برتن کو کتے چاٹتے رہیں وہ اُسے پلید نہیں سمجھتے اور گائے کا پیشاب تو برتنوں اور کھانے میں ڈالتے ہیں اور گائے کی گوبر کا مکانوں میں لیپ کرتے ہیں۔ ایک چلو پانی سے استنجا کرتے ہیں۔ اور جنابت میں تو وہ ہمیشہ رہتے ہیں میری اس بات کو اگر کوئی نہ مانے تو خود انہیں نہاتے ہوئے دیکھ لے۔ رب فرماتا ہے۔ انما المشرکون نجسٌ یقیناً مشرک پلید ہیں۔ اور ہندو کو مسلمان کا ہاتھ لگ جائے تو وہ پلید سمجھتے ہیں۔

عام لوگ تو بڑے بیوقوف ہیں نہ ان کے پاس دین ہے نہ عقل ہے۔ زنا کریں چوری کریں اور خدا کی بے فرمانی کرتے ہیں۔ بے علمی اور جہالت کا یہ حال ہے کہ سارا دن بدبودار حقہ پیتے اور غڑ غڑ کرتے رہتے ہیں۔ اور پھر سارے گاؤں کی عورتیں کنویں پر پانی بھرنے آتی ہیں مٹکوں سے بھرتی ہیں۔ مٹکوں کے نیچے جانوروں کی گوبر لگی ہوتی ہے۔ وہ مٹکے اسی حالت میں رسی باندھ کر کنویں سے پانی نکال لیتی ہیں اور کنواں چونکہ دہ در دہ تو ہے نہیں اس لیے گوبر والے برتن سے پلید ہو جاتا ہے۔ اب مولوی صاحب سے پوچھو تو فرماتے ہیں عموم البلویٰ کی وجہ سے کنواں پاک ہے۔ ارے مولویو! خدا سے ڈرو۔ کیوں اپنا اور دوسرے مسلمانوں کا خانہ خراب

www.maktabah.org

کرتے ہو۔ کیا گوبر نجس نہیں ہے۔ کیا دوسرے کنویں نہیں ہیں جو تم عموم البلویٰ کا فتویٰ دیتے ہو اور دیگر حبیب قریب میں کنویں موجود ہیں تو پھر کونسی مجبوری ہے جو یجوز کا فتویٰ لگا رہے ہو۔ تقویٰ تو اپنی جگہ پر رہا۔ یہ تو فتویٰ بھی صحیح نہیں دیتے۔ چنانچہ ایک مسجد میں چٹائیاں مرغیوں کی بیخال (بیٹ) سے ملوث تھیں۔ میں نے کہا مولوی صاحب! یہ چٹائیاں تو پلید ہیں۔ مُلّا صاحب بولے۔ کون پلید کہتا ہے؟ اور پھر بھاگے جلدی سے کتاب لے کر آگئے اور کہا لو پڑھ لو اس میں یہ عبارت تھی۔ خرء الطیور نجاسۃٌ خفیفۃٌ سوی الدَّجاجَۃِ۔ یعنی سب پرندوں کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے۔ سوا مرغی کے۔ پھر تو مُلّا صاحب خاموش ہو گئے۔

المجلس التاسع

فجر کی نماز کے بعد آپ نے گفتگو فرمائی۔ کہ فرعون کو اس کے وزراء نے مشورہ دیا کہ پہلے مُلّا لوگوں کو دنیا کا لالچ دیکر اپنا تابع کر لو۔ پھر خدائی کا دعویٰ کر دگے تو مُلّا تیری مخالفت نہیں کریں گے۔ چنانچہ فرعون لعین نے ایسا ہی کیا۔

انگریز نے ملاؤں کو خریدا

فرمایا۔ آج کل سندھ میں انگریزوں نے ملاؤں کی تنخواہیں مقرر کر دی ہیں۔[١] (دیوبندی مولوی حضرات کی) ان کی (انگریزوں کی) منشا یہ ہے کہ مُلّا ان کے تابع ہو جائیں۔ اِن کو تنخواہ دینے میں نیت اور پروگرام یہ ہے کہ اسلامی تعلیم کے مدرسین اور اردو اسکول کے اساتذہ کو انگریزی کتب

ص١ چنانچہ خود دیوبندی اکابر مولوی شبیر احمد عثمانی رقم طراز ہیں کہ:۔ "اس ضمن میں مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب نے کہا کہ مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداءً حکومت کی طرف سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا پھر بند ہو گیا۔ حوالہ: مکالمۃ الصدرین ص١٣" اور تحریر کرتے ہیں:۔ "دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے آپ کے مسلّم بزرگ و پیشوا تھے اُنکے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سُنا گیا کہ اُن کو چھ سو روپیہ (600) حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے" حوالہ:۔ مکالمۃ الصدرین صفحہ نمبر 16 بمصر رسالہ بے خرچ

www.mukiatah.org

مہیا کی جائیں وہ طلبا رکو انگریزی تعلیم دیں اور پھر ہر سال ممتحن آیا کرے گا انگریزی وغیرہ کا امتحان لیا کریگا اور مولوی صاحبان کی تنخواہوں میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ بڑا تعجب یہ ہے کہ اِن کے تنخواہ دار مُلّا ان کی پالیسی کو نہیں سمجھ سکے۔ اِن کو خیر خواہ سمجھتے ہیں۔

فرمایا۔ ایک پہلوان تھا جس کا نام غلام تھا۔ انگریز اسکو لندن لے گئے وہ بہت زور آور پہلوان تھا۔ انگریزوں نے ایک بہت بڑے پہلوان سے اِس غلام کی کُشتی کرائی۔ غلام نے لندن کے پہلوان کو ایسی ضرب لگائی کہ جان کندن تک پہنچا دیا۔ اور بہت رُسوا ہوئے واپسی پر زہر دیکر مار ڈالا۔

راستے کا بٹوا

فرمایا۔ میں کراچی شہر کے ایک بازار میں جا رہا تھا۔ راستے میں ایک بٹوا پڑا نظر آیا جب میں اس کے قریب سے گذرا تو ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا اسے اُٹھا لو! میں نے انکار کیا تو اس نے وہ اٹھا لیا۔ جب تھوڑا سا آگے چلا تو وہ آدمی آگ بگولا ہو کر آیا اور کہا میری انگوٹھی سونے کی یہاں گر پڑی ہے جو تو نے اٹھالی ہے۔ واپس کر دے۔ میں نے کہا غلط کہتے ہو میں نے نہیں اُٹھائی۔ اس نے تلاشی لینا چاہی۔ تلاشی پر تو کچھ نہ برآمد ہوا۔ اِس لئے وہ چپ ہو گیا۔ جب میں نے اپنے رفقاء سے تذکرہ کیا۔ تو انہوں نے کہا اچّھا ہوا جو آپ نے وہ بٹوا نہ اٹھایا۔ اگر اٹھا لیتے تو بڑا شور برپا ہو جاتا۔ بالفرض آپ اُس پہلے آدمی کے کہنے پر بٹوا اُٹھا لیتے تو وہ آپ سے دوست بن کر آدھی رقم لے لیتا۔ پھر وہ شخص جو انگوٹھی کا دعویٰ کر رہا تھا آتا اور رو رو کر خدا کا واسطہ دیکر کہتا کہ اِس کا بٹوا پندرہ ۱۵ روپے کا گر گیا ہے۔ وہ دیدو! پھر وہ پہلے والا دوست سفارش کرتا کہ دیکھو یار بچارا غریب رو رہا ہے اور اللہ کا واسطہ دے رہا ہے اسکا بٹوا اور رقم واپس دیدو۔ جب آپ واپس دیدیتے تو وہ لیکر پھر دعویٰ کرتا کہ میرے چالیس ۴۰ روپے تھے۔ وہ دے دو اور دھمکیاں بھی دینا۔ پھر

www.makhtaban.org

پہلا رفیق اِسی طرح کہتا کہ چلو جی بیس روپے میں دیتا ہوں بیس روپے تم دیدو۔ ورنہ پولیس ہیں یہ ہمیں بہت خراب کریگا۔ اِسی طرح آپ سے بیس روپے بھی لے لینا اور آپ پھنس جاتے۔ اچھا کیا وہ بٹوا نہیں اٹھایا۔ یہ ہے آج کل لوگوں کا حال۔ دیکھو! یہ میرا بٹوا نہ اٹھانا تقویٰ کی برکت تھی۔

واقعہ: فرمایا۔ ایک شخص نے بتایا تھا کہ وہ بمبئی میں ایک جگہ پہنچا تو ایک آدمی مٹھائی لے کر آگیا اور کہا اِس پر ختم شریف پڑھ دو، میں نے پڑھا اور تھوڑی سی مٹھائی کھالی۔ تو فوراً بے ہوش ہوگیا۔ اس نے میری جیب سے پندرہ روپے نکالے اور چلتا بنا۔

ملتان کا جیب تراش فرمایا۔ ملتان شریف میں ہاتھی دیکھنے کیلئے لوگوں کا ہجوم ہوگیا تھا۔ میں وہاں سے گذرا تو اژدھام میں سے ایک لڑکے نے میری جیب میں ہاتھ ڈالا میں نے پکڑ لیا۔ پہلے ایک تھپڑ مارنے کا ارادہ تو کیا مگر اس خیال سے اُس کو چھوڑ دیا کہ شاید یتیم ہو یا طالب علم ہو۔

ہمیانی چرالی فرمایا۔ ایک آدمی ایک لڑکے کو مار رہا تھا یعنی زدوکوب کر رہا تھا۔ کسی نے رحم کھا کر چھڑانا چاہا۔ وہ لڑکا اُس کو لپٹ گیا اور کہا مجھے بچاؤ۔ لیکن مارنے والے آدمی نے اُس لڑکے کو کھینچنا شروع کر دیا۔ جس کو لڑکا چمٹ گیا تھا اُس کے پاس رقم کی ہمیانی تھی تو وہ لڑکے کو کھینچنے کے بہانے اُس کی ہمیانی چرا کر چلا گیا۔

مکھن میں گوبر فرمایا۔ ایک جاٹ آدمی گوبر سے مٹکا بھر کر اوپر تھوڑا سا مکھن رکھ کر بنیئے کے پاس لے آیا۔ اور کہا فی الحال پندرہ روپے دیدیں بازار سے کچھ سودا لے کر آتا ہوں۔ بعد میں مکھن کا وزن کر کے حساب کرلیں گے۔ چنانچہ پندرہ روپے لے کر چلتا ہوا۔ بڑی دیر کے بعد شام کو بنیئے نے مٹکا دیکھا تو گوبر سے بھرا ہوا تھا۔

www.maktabah.org

ٹھگ آدمی

فرمایا۔ ایک ٹھگ آدمی نے پہلے اعلان کرایا کہ میں دن کو لوگوں سے کچھ ٹھگ لوں گا لوگ ہوشیار ہو گئے۔ اُس نے ٹانگہ کرایہ پر لیا۔ اُس پر پردہ لٹکایا اندر چھپ کر بیٹھ گیا۔ اسی حالت میں ایک صراف کے پاس ٹانگہ رکوایا۔ صراف سے کہا سیٹھ صاحب کی بیگم صاحبہ کچھ سونا خریدنا چاہتی ہیں۔ ذرا دکھا دو۔ انہوں نے چھ ہزار روپے کی قیمت کا سونا دیا۔ تو ٹھگ نے لیکر پردہ کے اندر منہ اور ہاتھ اس طرح چھپایا کہ گویا وہ بیگم صاحبہ کو دکھا رہا ہے۔ پھر اتر کر آیا اور کہا بیگم صاحبہ نے فرمایا ہے کہ میں یہ زیورات سیٹھ صاحب کو صرف دکھا کر آجاؤں۔ صراف نے اجازت دیدی۔ وہ ٹانگہ بمع پردہ اور کوچوان کو وہی چھوڑ کر چلا گیا اور واپس نہ آیا۔

فرمایا۔ انگریز کتنا بیوقوف ہے۔ کہ خزانہ کی حفاظت کے لئے چوکیدار کو کھڑا کر دیتے ہیں اسے سمجھا دیتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی نظر آجائے تو تین دفعہ ہلٹ کہو۔ اگر جواب نہ آئے تو گولی مار دو۔ چنانچہ ایک پہریدار سپاہی کا باپ جاٹ آدمی تھا وہ بیٹے کو ملنے آیا تو ایک گلی میں پیشاب کرنے بیٹھ گیا۔ خزانہ یہاں سے قریب تھا۔ اور اُس کے بیٹے کا پہرہ دینے کا نمبر تھا۔ اس نے اُسے تین دفعہ ہلٹ کہا مگر جواب نہ ملا تو اُسنے گولی چلا دی دیکھا تو باپ مر گیا تھا۔

مرزائی تحصیلدار

اسٹیشن باگڑجی سے پانچ بجے کے قریب سکھر تشریف لائے۔ فرمایا۔ ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا ریچھ ہے اس کے ساتھ پانچ کتے ہیں جو اُسے سونگھتے ہیں اور اُسکے ارد گرد گھومتے ہیں اور ناز کرتے ہیں اور مشرقی طرف سے آرہے تھے۔ اِس خواب کی تعبیر اِس طرح ظاہر ہوئی کہ صبح تقریباً دس بجے تھے کہ ایک مرزائی قادیانی تحصیلدار آگیا اُسکے ساتھ چار پانچ نمبردار بھی تھے جو اس کی خوشامد کرتے پھرتے تھے۔ ایک نمبردار نے کہا تحصیلدار کیلئے چارپائی لاؤ۔ میں نے کہا کہاں سے لاؤں؟ میں

www.maktabah.org

خود زمین پر بیٹھا ہوں۔ یہ بھی بیٹھ جائے اتنے میں تحصیلدار نے مجھے کہا کہ آپ مرزا صاحب کی کتابیں اپنے پاس رکھا کریں میں نے کہا کیوں؟ وہ بولا کہ مرزا مجدّد ہے۔ میں نے کہا اس کے مُجدد ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔ تحصیلدار غصّے میں بھر گیا۔ اور جو زمین غیر آباد تھی اُسکو آباد لکھ کر چلا گیا۔ تاکہ آبیانہ وغیرہ زیادہ وصول کر سکے۔

المجلسِ العاشرُ

نور محمد کو خطرات و وساوس

فجر کی نماز کے بعد آپ نے مراقبہ فرمایا۔ مراقبہ سے فارغ ہو کر نور محمد سے ارشاد فرمایا

مجھے ربُّ العٰلمین کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ نور محمد کے دل میں خطرات اور وسواس پیدا ہو رہے ہیں اور پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اُسے کہہ دو! وہ خطرات کو روکے اور تیرے کہنے پر عمل کرے اور جس چیز پر آپ دم کر کے اُسے دیں وہ اس پر حُسنِ اعتقاد رکھے۔ اور بے دین بد عمل لوگوں سے محترز رہے اور علیحدگی اختیار کرے۔ تقویٰ کا بہت خیال رکھے۔ رہی بیماری تو تھوڑی سی کسر باقی رہ گئی ہے انشاء اللہ تعالیٰ فوراً آرام ہو جائے گا۔ اُس کی بیوی بھی اِسی عارضہ اور تکلیف میں مبتلا ہے کیوں کہ نور محمد کا اُس پر بھی اثر پڑتا ہے، نور محمد سے مزید فرمایا۔ نور محمد! بزرگوں کا بتلانا اچھا ہے یا ذات باری تعالیٰ کا؟ جس کے تمام انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام سائل اور محتاج ہیں۔

فرمایا۔ تمام اولیاء کرام میرے ساتھ بڑی محبت اور پیار رکھتے ہیں۔ صاحب کشف ہو تو خود دریافت کرلے کہ میں سچ کہتا ہوں یا جھوٹ بولتا ہوں۔

فرمایا۔ میں ایک بزرگ کی مزار شریف پر بیٹھ کر ختم پڑھ رہا تھا جب ختم کا ثواب دیا

www.makiabah.org

تو اور بزرگ کا نام زبان پر آ گیا تو صاحب مزار نے فرمایا۔ پڑھ تو میرے لئے رہے ہو اور بخش دوسرے کو دیا۔ تو میں نے کہا، اُس بزرگ کا نام میری زبان پر بے اختیار آ گیا ہے۔

نصیحتِ مجدّد علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

فرمایا حضرت مجدد منور الف ثانی قدس سرہٗ کی مزار شریف پر میں نے مراقبہ کیا، تو حضرت مجدّد صاحب نے مجھے مرشدانہ مشفقانہ نصیحت فرمائی۔ جب لاہور میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مزار شریف پر مراقبہ کیا تو آپ نے فرمایا۔ میں بھی تجھے وہی نصیحت کرتا ہوں جو مجدّد صاحب نے کی ہے۔

فرمایا، ایک بزرگ کی مزار پر میں نے مراقبہ کیا، تو کیا دیکھتا ہوں، ایک ریچھ اُس بزرگ کے سامنے ناچتا ہے۔ بزرگ نے فرمایا۔ یہ ریچھ میری اولاد سے ہے کیونکہ یہ بدمذہب ہو گیا ہے اس لئے اسکی یہ صورت ہو گئی ہے۔ بزرگ نے مجھے ایک گھوڑا اور تلوار عطا فرما کر ارشاد فرمایا، اس پلید کو فوراً قتل کر دینا! لیکن یہ بات مجھے نسیان ہو گئی۔ عرصۂ کثیر کے بعد میں نے ایک اور بزرگ کی مزار پر مراقبہ کیا، تو انہوں نے فرمایا۔ گھوڑا اور تلوار جو تجھے دی گئی تھی اُس کام کو کیوں بھلا دیا۔ فرمایا باطنی معاملہ بڑا عجیب ہوتا ہے۔ (دیکھو کہاں کی بات کہاں کے بزرگ کو بھی معلوم ہے۔)

آپ نے اِس کمترین کو ارشاد فرمایا۔ اِس رات کُتیہ کا نوزائدہ بچہ سردی کے سبب چونکتا اور چلاتا رہا۔ مجھے ساری رات نیند نہیں آئی اور دل دکھتا رہا۔ خیال تو یہی تھا کہ اُسے اُٹھا کر اندر لے آؤں مگر اِسلئے رُکا رہا کہ شاید شیطان لوگوں کو بہکا لے۔

فرمایا میں نے سُنا ہے کہ مولوی اللہ دتّہ ایک بیمار کتے کو اُٹھا کر پانی پلا رہا تھا۔ یہ بات اُس میں ذِکر کی بدولت پیدا ہو گئی ہے ورنہ پہلے وہ بڑا سخت آدمی تھا۔ یہ سب نعمت بزرگوں کی صحبت میں حاصل ہوتی ہے۔

www.maktabah.org

چور حضرت جنید کے گھر

فرمایا، ایک چور حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر کو لوٹنے جا رہا تھا۔ تو راستے میں حضرت جنید اُس کو مل گئے۔ اس نے پوچھا تم کون ہو؟ آپ نے فرمایا چور ہوں، اُس نے کہا جنید کا گھر لوٹنے کو جا رہا ہوں، آپ نے فرمایا، چلو میں بھی ساتھ چلتا ہوں آپ نے سارا سامان اُٹھا کر اُسکے حوالے کر دیا۔ وہ لیکر چلا گیا۔ صبح بازار میں وہ سامان فروخت کر رہا تھا۔ آپ کے ایک مرید نے حضرت جنید کا پیراہن پہنچان لیا اور چور کو پکڑ لیا۔ حضرت جنید نے سُنا تو وہاں تشریف لے گئے اور فرمایا اسے چھوڑ دے یہ پیراہن اسی کا ہے۔

شہر بمبئی کا سخی

فرمایا شہر بمبئی میں ایک شخص تھا جسکا نام ذکریا تھا وہ نیک اور سخی تھا۔ وہ کھجوریں تقسیم کر رہا تھا۔ ایک خراسانی کو کھجوریں دیں تو کسی نے اُس کے ہاتھ سے چھین لیں خراسانی نے غصہ میں آکر اُسے قتل کر دیا یعنی ذکریا سخی کو قتل کر دیا جب اُس کا آخری وقت آیا تو کہا میں نے اُس خراسانی کو معاف کر دیا ہے۔ میرے بدلے میں اُس کو قتل نہ کرنا۔

شنیدم کہ مردان راہ خدا | دلِ دشمناں ہم نکردند تنگ
تو با دشمناں دوستی کئے کنی | کہ با دوستاں ات خلافت و جنگ

ترجمہ:۔ میں نے سُنا ہے کہ اللہ کے بندے، دشمنوں کا دل بھی نہیں دکھلاتے ہیں تو دشمن کے ساتھ بھلائی کب کر سکتا ہے، جب کہ دوستوں سے تیری لڑائی اور مخالفت ہے

فرمایا، ایک کتّے نے دوسرے کتّے سے خیریت اور احوال مزاج پوچھا تو اُس نے کہا مجھے نہ گدھے نے تکلیف دی اور نہ گھوڑے نے۔ مجھے اگر کسی نے رنج پہنچایا ہے تو میری اپنی برادری نے پہنچایا ہے۔ ہرچہ کرد با من آشنا کرد۔

www.maktabah.org

شیطان لوگوں کو کیسے لڑاتا ہے

فرمایا حضرت خضر علیہ السلام نے شیطان سے کہا ارے لعین! تو آپس میں لوگوں کو کیسے لڑاتا ہے اُس نے کہا ادھر آؤ! میں ابھی تجربہ کر کے دکھاتا ہوں۔ چنانچہ اس نے تھوڑا سا گڑ لے کر دیوار پر لگا دیا۔ چھپکلی گڑ پر لپکی تو بلی نے اُس پر حملہ کر دیا، یہ دیکھ کر کتّے نے بلّی پر حملہ کر دیا اور مار دیا۔ بلّی کے مالک نے اپنی پالتو بلّی کے بدلے میں کتّے کو مار ڈالا۔ کتّے کے مالک کو غصّہ آ گیا، اُس نے بلّی کے مالک کو قتل کر دیا۔ حضرت خضر علیہ السلام حیران ہو گئے۔

حضرت سیدنا ابوبکر الصدیق اور سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا آپس میں معمولی سا نزاع واقع ہو گیا۔ جب بارگاہ نبوی علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم میں حاضر ہوئے تو آپ نے اصل واقعہ اور سببِ نزاع کے بارے میں پوچھا تو حضرت صدیق اکبر نے عرض کیا۔ حضور! میرا قصور ہے اور حضرت عمر نے عرض کیا حضور! میرا قصور ہے۔ دونوں حضرات نے اپنا عیب دیکھا۔

فرمایا۔ ایک غلام کے ہاتھ سے بادشاہ کے سر پر گرم پانی کا ایک قطرہ گر پڑا بادشاہ نے اُسی وقت حکم سنایا۔ کہ اِس کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے یہ سنتے ہی غلام نے گرم پانی کا سارا لوٹا بادشاہ کے سر پر انڈیل دیا۔ غلام سے پوچھا گیا۔ کہ یہ حرکت تو نے کیوں کی؟ اس نے کہا مجھے پھانسی پر صرف ایک قطرہ کے بدلے چڑھانے کا گناہ بادشاہ کے سر ہو رہا تھا۔ اِسلئے میں نے سارا لوٹا پانی کا ڈال دیا تاکہ میرا گناہ بھی تو کچھ اتنا ہونا چاہیئے جس کا بدلا لیا جائے۔

فرمایا۔ مدینے میں، مدّت سے دو قبیلوں اوس اور خزرج کی لڑائی ہو رہی تھی مگر حضور رسول کریم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے طفیل دونوں قبیلے مسلمان

www.maktabah.org

ہو گئے اور آپس میں بھائی بن گئے۔

المجلس احدیٰ و العشر

کشف و الہام

صبح کی نماز کے بعد مراقبہ کیا گیا، میاں ظہور محمد سے فرمایا! کہ رب العلمین جل شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ظہور محمد کی چھٹی کی درخواست اسلئے منظور نہیں ہوئی کہ اس نے زبان سے یہ کہا تھا کہ درخواست ضرور منظور ہو جائے گی اور انشاء اللہ نہیں کہا تھا۔ وَلَا تقولو الشیئی انی فاعل ذالك غدًا الا ان یشاء اللہ، ترجمہ اور کسی شئے کیلئے یوں نہ کہو کہ میں کل یہ ضرور کروں گا مگر ساتھ انشاء اللہ کہا کرو۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ جتنا قرب زیادہ ہوتا ہے اتنا امتحان بھی زیادہ ہوتا ہے۔

آپ نے سلیم اللہ سے فرمایا کہ تیرے بارے میں یہ ارشاد ہوا ہے۔ کہ خطرہ دل میں نہ لائے کوئی وقت ایسا آئے گا کہ اس پر کشف و اسرار نمودار ہوں گے ہمیشہ استقامت رکھے

فرمایا حضرت مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ۔ طالب ذوق و شوق طالبِ خدا نیست۔

فرمایا۔ جب کوئی کتابوں کا مطالعہ کرے اور مختلف اقوال پڑھے تو یہ اختلاف حجاب بن جاتا ہے۔

فرمایا، اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص میری رضا کا طالب ہو اُسے تین کاموں کی پابندی کرنا پڑے گی۔ ۱ر ذکر بہت کرے۔ ۲ر تقویٰ پر سختی سے پابند ہو۔ ۳ر اے قریشی وہ تیرے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور میرے

www.maktabah.org

ساتھ محبت رکھے۔ یہ تینوں چیزیں درجہ ثواب میں برابر ہیں۔

فرمایا۔ قَالَ بِیْ قَائِلُ اِنِّیْ کَتَبْتُکَ مِنَ الصِّدِّیْقِیْنَ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

ترجمہ: میرے لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے بیشک میں نے تجھے صدیق لکھ دیا ہے۔

فرمایا۔ ایک ہمارے صوفی نے پوچھا کہ اس کے ذکر میں کمی آگئی ہے۔ اس کا کیا سبب ہے؟ میں نے اُسے کہا کہ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے بھینس کا گوشت کھایا ہے اُس نے کہا، ہاں جی کھایا ہے، میں نے کہا وہ بھینس چوری کی تھی۔

سبق آموز نصیحت

فرمایا، بتاؤ! تم لوگ اپنا وطن چھوڑ کر سفر کر کے نوکری اور مزدوری کرتے ہو اور پھر ہندوؤں کے ہاں دنیا بے شمار پڑی ہوئی دیکھتے ہو۔ اُسے چوری کر کے کیوں نہیں اُٹھا لیتے؟ ایک مولوی امام مسجد بیٹھا ہوا تھا اُس نے کہا۔ جناب! صرف حکومت کے ڈر سے نہیں اُٹھاتے۔ آپ نے فرمایا افسوس ہے۔ تم لوگ مجازی حکومت سے تو ڈرتے ہو! مگر جو احکم الحاکمین ہے اور حیّ القیوم ہے اُس ذات سے نہیں ڈرتے۔ اور گناہوں میں رات دن گستاخ بن کر مصروف رہتے ہو۔ فرمایا بتاؤ! ہمارے نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی سنّت اور اُن کی شریعت اچھی ہے یا کہ نہیں؟ بولے ہاں! فرمایا پھر تم اس پیارے رسول کریم علیہ وعلےٰ آلہٖ افضل الصلوٰۃ کے حکم پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ بتاؤ! داڑھی کیوں منڈاتے ہو؟ یہ کس کی مشابہت اختیار کرتے ہو حضرت محبوب کبریا علیہ وآلہٖ افضل الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْہُ۔ جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت رکھے گا وہ اُسی قوم سے ہو گا۔ دیکھو! آج کل ہندوؤں اور مسلمانوں میں اسی تشبہ کی وجہ سے کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا۔ فرمایا، ارے مسلمانو! تمہارا عقل مارا گیا ہے۔ بتاؤ! تمہیں کیا ہو گیا ہے۔

www.maktabah.org

دیکھو! جو کتابیں قبل ازیں مُنزَّل مِنَ اللہ ہیں۔ تورات ہو یا انجیل، زبور ہو یا اور صحیفے، وہ سب اس قرآن مجید کے نزول سے منسوخ ہو گئیں۔ دیکھو ان کے احکام اجزاء اجزاء اور متفرق ہو گئے ہیں۔ لیکن قرآن مجید ویسا ہی ہے جیسا اوّل تھا۔ اس میں تغیّر و تبدیل کوئی نہیں کر سکتا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قلوب میں خوفِ خدا اور خشیت تھی۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت شریف یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سن کر بے ہوش ہو گئے۔ ان کی کچھ نمازیں بھی اس دوران قضا ہو گئیں۔ اور آج تم لوگ قرآن سے اس طرح بیگانے ہو کہ طوطی کی طرح زبان پر تو ہے لیکن دل میں نہیں ہے اور وہ بھی غلط پڑھتے ہو۔ امتحان لیا جائے تو ماشاء اللہ سو میں سے صرف ایک آدمی ہی صحیح پڑھنے والا ظاہر ہو گا۔ ایک بوڑھی عورت تعویذ کیلئے آئی۔ میں نے تاکید کی۔ بوڑھی ! نماز پڑھتی رہنا۔ کہنے لگی۔ پیر جی ! نماز تو مجھے آتی ہی نہیں۔ افسوس اے مسلمانو! تم رات دن اللہ و رسول کی بے فرمانی کر رہے ہو اور پھر رسول کریم علیہ و علیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کی بھی امید رکھتے ہو!

فرمایا، اگر میں تم سے ایک پیسہ بھی مانگوں تو بیشک نہ دینا۔ مجھے کوئی ضرورت بھی نہیں کیونکہ جو تمھیں رزق دیتا ہے وہ مجھے بھی دے گا۔ میں تم سے کیوں مانگوں اور خالق سے مخلوق کو زیادہ کارساز کیوں سمجھوں۔

فرمایا، جو آدمی بے نماز عورت سے شادی کے بعد مجامعت کرے، وہ ایسا سمجھے کہ وہ خنزیر سے مجامعت کر رہا ہے، اسی طرح بے نماز مرد کو بھی عورت ایسا ہی سمجھے زنا بہت ہو گیا ہے اور غیرت اڑ گئی ہے۔ مسلمانو! پردہ چار دیواری بنواؤ اور اپنی بیویوں کو حجاب میں رکھو۔ آٹھ دن معتبر بنتے ہو۔ چار سال انگریز کی قید میں گذارتے ہو! جب ہندو سے قرضہ اٹھاتے ہو۔ سود دینا کرتے ہو۔ وہ سود در سود لگا لگا کر اتنا رقم بڑھا لیتے ہیں کہ

www.maktabah.org

تم قرضہ ادا نہیں کر سکتے۔ آخر میں جیل دیکھتے ہی ہو۔ دہلی میں ایک مولوی صاحب میرے لئے چائے لے آئے۔ میں نے اُسے کہا یہ تو صرف حظِّ نفس کیلئے ہے اس کی ضرورت کیا ہے۔ ایک آدمی کو میں نے کہا۔ تو نے داڑھی کیوں منڈا رکھی ہے اور مونچھیں کیوں بڑھا رکھی ہیں۔ اُس نے جواب دیا کہ آج کل رواج ہو گیا ہے۔ میں نے کہا، تو رواج پر ایمان لایا ہے یا شریعت پر؟ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ۔ بتاؤ ایک شخص سر پر ہیٹ رکھتا ہے پتلون پہنتا ہے وہ انگریز معلوم ہوتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح جسکا کوئی تشبہ اختیار کریگا وہ اُسی فرقہ سے گنا جاتا ہے۔

فرمایا حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ساری رات مراقبہ کرتے تھے اور صبح کو فرماتے تھے۔ شب چہ کوتاہی کرد، رات کیوں چھوٹی ہوگئی۔ اللہ والے بڑے حریص ہوتے ہیں۔

ذِکر کی لذّت

فرمایا ایک بزرگ نے لکھا ہے۔ کہ ذِکر اللہ کی لذّت سو باکرہ عورتوں کی لذّتِ صحبت سے بھی برتر ہے۔ فرمایا فرخ بادشاہ حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آباء واجداد میں سے ہے جب وہ ذِکر کی لذّت سے مالا مال ہوا تو شاہی چھوڑ کر ایک غار میں جا بیٹھا، اب تک وہ پہاڑ فرخ (بادشاہ) کے نام سے مشہور ہے۔

فرمایا۔ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّجْلِسَ مَعَ اللّٰہِ فَیَجْلِسْ مَعَ اَوْلِیَائِہٖ۔ یعنی جس کا ارادہ ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مجلس کرے تو وہ اولیاء کی مجلسوں میں بیٹھا کرے مجنوں کو لیلیٰ کی سنگت اور مجلس کے بغیر آرام نہ آتا تھا۔ ؎

تا بجاروب لا نروبی راہ ★ کئے رسی در مقام الا اللہ

جب تک لا کی جھاڑو سے راستہ صاف نہ کریگا مقامِ الّا اللہ تک کیسے پہنچے گا۔

www.maktabah.org

فرمایا، حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرشد کا نام حضرت نجم الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھا۔ آپ فرماتے ہیں ~ سگ کہ شد منظور نجم الدین سگاں را سرور است یعنی وہ کتّا جو نجم الدین کا منظور نظر ہو گیا وہ تمام کتّوں کا سردار ہو گیا۔

فرمایا جسمانی صحت کا کتنا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ تھوڑی سی مرض عائد ہونے سے مداوات میں تمام تر سعی اور کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن روحانی بیماری میں دل مبتلا ہے۔ اس کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔

فرمایا شرف الدین لاہوری پر حضرت شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا روح نازل ہوا تو فرمایا کہ مُلّا لوگ کلمہ شریف کا معنی صحیح نہیں کرتے۔ کہتے ہیں نہیں کوئی معبود بدوں اللہ کے۔ صرف بتوں کی نفی کرتے ہیں مگر باقی ہر چیز کا اور اپنے وجود کا اثبات کرتے ہیں۔ حالانکہ ماسوا اللہ کی نفی کرنا بھی ضروری ہے۔

فرمایا، ایک بزرگ نے مولہ پرندہ کو دیکھا کہ اس پر باز حملہ کر رہا ہے تو بزرگ نے مولہ کو توجہ باطنی دیدی۔ چنانچہ مولہ باز پر غالب آ گیا۔

ایک چیز تین شکلیں

فرمایا۔ ایک بزرگ نے پانی میں سے گذر فرمایا تو کوئی چیز اُن کے پاؤں میں اٹک گئی فرمایا دوستو! یہ چیز یا تو لوہا ہے۔ یا لکڑی ہے، یا پتھر ہے۔ اب لوگ وہاں جاتے ہیں وہ چیز موجود ہے مگر پتہ نہیں چلتا کہ ان تین میں سے کون سی چیز ہے۔

کشتی کو توجہ سے ٹھہرا دینا

فرمایا، ایک بزرگ کشتی میں سوار تھا۔ دوسرے بزرگ نے توجہ سے اس کشتی کو وہیں روک کر ٹھہرا دیا۔ کشتی والے بزرگ نے توجہ دیکر اس بزرگ کو چلنے سے روک کر کھڑا کر دیا آخر ایک دوسرے سے معافی مانگی اور روانہ ہو گئے۔

www.maktabah.org

مولوی سلیم اللہ نے عرض کیا۔ کہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ میں ایسا چلتا ہوں جیسے یہ دیوار چلتی ہے ان کا یہ کہنا تھا کہ دیوار چل پڑی۔ تو بزرگ نے فرمایا ٹھہر جا! میں تو ویسے بات کر رہا تھا۔

آپ نے فرمایا! جس وقت حضرت شاہ سعید احمد مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اجازتِ خلافت عطا فرمائی۔ تو حضرت دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مرشد کو توجہ ڈالی وہ چلتے ہوئے گر پڑے۔ شاہ صاحب نے فرمایا یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا حضور! بس ذرا توجہ کو آزمانے کا خیال آگیا تھا۔

انگوٹھی اتارنے کا حکم

آپ نے ایک شخص کے ہاتھ میں انگوٹھی دیکھ کر فرمایا۔ اسے اتار دے۔ اُس نے عرض کیا کہ علماء فرماتے ہیں کہ سفر میں انگوٹھی جائز ہے۔ کیونکہ احتمال ہے کہ شاید جرمانہ یا تاوان دینا پڑ جائے۔ تو حضور نے فرمایا۔ ایک شخص دُعا مانگ رہا تھا کہ پہاڑ سونا ہو جائے۔ دوسرے نے یہ سُن کر کہا، اگر تجھ پر اس پہاڑ سے بھی دو ہرا تاوان پڑ جائے تو یہ ایک پہاڑ کیا کرے گا۔ فرمایا تم جو نو مہینہ ماں کے شکم میں رہے تھے، وہاں کون سی انگوٹھی پاس رکھی تھی۔ ارے خدا کے بندے! اللہ تعالیٰ کا بھروسہ رکھو۔ اُسے رزاق ذوالقواۃ المتین سمجھو، ہاں ویسے اگر سونے کی انگوٹھی جیب میں رکھو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اس کا پہننا بالکل حرام ہے۔ البتہ چار ماشہ چاندی انگوٹھی، جائز ہے مگر وہ بھی قاضی یا نمبردار چوکیدار کیلئے۔

اسی انگوٹھی والے شخص نے عرض کیا حضرت بینک سے روپیہ لینا مباح ہے یا کہ حرام؟ آپ نے فرمایا یہ حرام ہے۔ کیونکہ یہ سودی روپیہ ہے اور سود پر لینا حرام ہے وہ بولا مولوی عبدالغفور صاحب ہمایونی نے جائز لکھا ہے۔ آپ نے فرمایا کسی اور مولوی

www.maktabah.org

کو چار آنہ دے دو۔ تو وہ بھی اس مسئلہ میں تم سے متفق ہو جائے گا وہ بولا حضرت سرود جائز ہے یا نہ ؟ آپ نے فرمایا حرام ہیں۔ وہ بولا مولوی عبد الغفور کے گھر تو روزانہ بجتے رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اِعْلِنُوا النِّکَاحَ بِالدَّفِ۔ یعنی دف سے نکاح کا اعلان کرو، تو آیا ہے مگر اس دف کی وضع تو اس ملک میں موجود ہی نہیں۔ اور دف، الگا چھوٹا کم آواز ہوتا ہے، مولوی صاحبان کو دیکھو تو یہ جواز پر بضد ہیں۔ حضرت رسول کریم وعلیٰ آلہٖ افضل الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ اقدس میں تو عورتیں بھی مسجد میں نماز جماعت کے ساتھ پڑھتی تھیں اور اس وقت بالفرض ایک عورت بھی مسجد میں آکر نماز پڑھنا شروع کرے تو بے نمازی بھی نمازی بن جائیں۔

مجلس احد و عشر تمام شد

الحمد للہ ملفوظات فضلیہ علیٰ صاحبہا الرحمۃ کے باب دوم کی مجلس احد و عشر تک حصہ اول آپ نے پڑھا،

دوسرا حصہ بہت جلد منظرِ عام پر لانے کی کوشش کی جائے گی، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بزرگوں کے اقوالِ مبارکہ کو زیادہ سے زیادہ منظرِ عام پر لانے کیلئے اور شائع کرنے کی ہمت عطا فرمائے اور قارئین سے التماس ہے کہ آپ خود بھی پڑھیں اور زیادہ سے زیادہ دوست احباب کو پڑھنے کی ترغیب دیں۔

فقیر خدا بخش مسرور سابقہ بے خرچ

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org